سحابِ نور

مجموعۂ حمد و نعت

یاور وارثی عزیزی نوابی

فروغِ نعت اکادمی پاکستان

مجموعہ حمد و نعت

سحابِ نور

یاور وارثی عزیزی نوابی

فروغِ نعت اکادمی پاکستان

سحابِ نور
مجموعہ حمد و نعت

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ

نام کتاب	:	سحابِ نور
موضوع	:	حمد و نعت
شاعر	:	یاور وارثی عزیزی نوابی
انتخاب	:	صاحبزادہ سید نور الحسن نور (خانقاہ ابوالعلائیہ نوابیہ عزیزیہ فتح پور، انڈیا)
بہ اہتمام	:	سید اعجاز شاہ عاجز (بانی و مہتمم اکادمی فروغ نعت گوجرانوالہ برانچ)
صفحات	:	275
سرورق	:	شاکر القادری
اشاعت	:	بارِ اول
تعداد	:	1000
قیمت	:	600 روپے
طباعت	:	القلم ادارۂ مطبوعات: اٹک، لاہور۔ پاکستان
ناشر	:	اکادمی فروغ نعت پاکستان

بالائی منزل، سادات ماربل ورکس

چھوئی روڈ۔ اٹک پنجاب۔ پاکستان

faroghenaat.org
faroghenaat@gmail.com
03475100111

انتساب

مری نظر مری فکر و شعور تیرے نام
نبی کی نعت کا جام سرور تیرے نام
مرے عزیز حسن میرے راہبر مرے پیر
سحاب نور کے اوراق نور تیرے نام

یاور وارثی عزیزی نوابی

سلکِ جواہر

o ایمان و یقین کی شاعری (سید شاکر القادری، چیئرمین فروغ نعت پاکستان) : 9
o حاجی وارث پاک سے یا وروارثی تک (ڈاکٹر شہزاد احمد، ایم اے پی ایچ ڈی) : 19
o نور کی رم جھم (محمد صہیب ثاقب، فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف) : 33

حمد و مناجات

o تمام مشعلیں اس کی ہیں سب دیے اس کے : 37
o خالق کن فکاں، رب ارض و سما مصطفی کے خدا : 39
o اسی کے گل میں اشارے اسی کے گیسو میں : 41
o نزدیک ترا زرگِ گلو تو : 43
o تابانی شعلہ نمو بھی تیری : 45
o چمن کی زرد دامنی کو دے کے رنگ زار تو : 47
o شاخِ بے برگ کو گلستاں کر : 49
o اڑنے کا سلیقہ دے پرواز کے پر دے دے : 51
o رسول پاک کے در کا فقیر کر مولا : 52

نعتیں

o آتے جاتے ہوئے یہ شام و سحر نعت پڑھیں : 54
o اے احمد آسمانِ عالم : 56
o چمکیں آنکھوں کے دیے چہرے پہ نور آجائے : 60
o ہر سمت سے کر کے سفر ابر عطائے کبریا کوئے نبی تک آ گیا : 62
o خلد بریں ان کے لئے انوارِ طور ان کے لئے ہیں سلسبیل و کوثر و غلمان و حوران کے لئے : 64
o کرم کی شال رحمت کا دوشالا ہم بھی لائیں گے : 66
o ابھی ہوں گھر میں مگر تخیل ہوا میں اڑنے لگا ابھی سے : 67
o گلاب خوشبو لٹا رہے ہیں حضور تشریف لا رہے ہیں : 68
o مدینہ دیکھوں تو بے اختیار ہو جاؤں : 70
o انجم و مہتاب کیا ہیں روشنی کیا چیز ہے : 72
o گونجی اماں اماں کی صدا تو حضور آئے : 74

○ سنگ وہ موم ہو گیا جس کو ملی دعا تری : 76
○ زمانہ ان کی گلی کا فقیر آج بھی ہے : 79
○ زمیں کی حد سے پرے آسماں سے آگے ہے : 81
○ میرے شاہِ دیں مرے محبوب زمن : 82
○ جانب شہر رسول عزم سفر ہے : 84
○ چراغِ محفل ارض وسما ہے نام ترا : 86
○ علم وہنر کا سارا اثاثہ شہر نبی میں ملتا ہے : 88
○ کتنا ہے پر وقار مدینے کا راستہ : 90
○ چاند کو گنبد خضرا کا دریچہ لکھوں : 93
○ آسمانوں کو لپیٹے ہوئے شہپر ہیں مرے : 96
○ روزِ جزا ہے آج نظارا کچھ اور ہے : 98
○ تمام منظر لولاک جھلملائے بہت : 100
○ چراغِ خانہ کعبہ فدا حضور پہ ہے : 102
○ آقا جو کر دے آپ کے دست کرم سے دور : 104
○ موجِ خرامِ بادِ صبا بھی انہیں کی ہے : 106
○ مہرباں محبوبیت کا تاجور ہونے کو ہے : 109
○ قید کے حکم کی تحریر مدینے سے چلے : 112
○ یہ شب یہ نعت نبی کا موسم یہ خوشبوؤں کا خرام دیکھو : 114
○ دشت جاں کے موسم کو خوشگوار کرتا ہے اسم باوقار ان کا : 116
○ وہ نام شہد میں ڈوبی زبان دیتا ہے : 117
○ یہ نعت پاک کا حاصل گماں میں بھی نہ تھا : 119
○ محیط کون ومکاں میں ان سے ہی رقصِ امواجِ زندگی ہے : 120
○ عالم نادیدہ و دیدہ شجر ان کے لئے ہے : 122
○ فکر مری کیا کہتی نعت : 123
○ مرے کریم تو بیدار کر دے بخت مرا : 125
○ وہ در تو کرم کا اک سمندر ہے : 126
○ کھلا ہے شاخِ یقیں پر گل سرور مرا : 127

o دل کی دھڑکن سانس کا چلنا ان کے نام : 129
o حروف ان کے، کلام ان کا، کنائے ان کے اشارے ان کے : 131
o ہماری طلب ہماری دعا مدینے میں ہے : 133
o جو کوئے عشق نبی میں ٹھہر کے دیکھتے ہیں : 134
o عشق نبی کے رنگ ضیا بار دیکھ کر : 135
o دنیا سے نظارے ہیں دگر شہر میں ان کے : 137
o مرے نبی نے بلایا ہے اپنے در پہ مجھے : 139
o خالی دامن مرے سرکار ہیں میری آنکھیں : 141
o خامۂ عشق مرا خم جو ہوا ان کے حضور : 143
o ملبوس بدلتی ہے خزاں نام سے ان کے : 145
o مدینے کے راستے میں ہر اک تھکن کا پڑاو ٹال گیا : 147
o سب وقت مہر بہ لب سارے سبب ہیں خاموش : 149
o خوشبو کے قافلے تو مدینے کو چل پڑے : 150
o لوگ آتے گئے، راہ کھلتی گئی، آگے بڑھتا رہا، قافلہ نعت کا : 152
o وہ در و بام وہ آنگن وہ دریچا دیکھوں : 154
o کوئی محراب نہ دیوار نہ در جانتے ہیں : 156
o جس نے بے نور چراغوں میں اجالے رکھے : 158
o یہ مہر و فلک یہ مہ و اختر بھی انہیں کے : 160
o آسمانِ حسن کے شمس بھی قمر بھی وہ : 162
o فلک پہ چمک رہے ہیں نجوم و شمس و قمر انہیں کے لئے : 164
o غرور و فخر کا نشہ اتار دیتا ہے : 166
o چھڑا ترانہ رحمت وہ کیف و مستی میں : 168
o یہ آرزو ہے اجالا ڈگر ڈگر پہ رہے : 170
o ہاتھ میں لے کے مدینے کا پتہ نکلا ہے : 172
o جس کے گدا اگر افلاک والے میرا نبی ہے میرا نبی ہے : 174
o نظر ہٹے نہ کبھی میری عمر بھر دیکھوں : 176
o چراغ عشق سرور جل رہا ہے : 178

o پھول سے کام لیا جاتا ہے خنجر جیسا : 180
o میرے آقا مرے سرکار کو منظور جو ہو : 182
o کرم آقا کا ہو جائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں : 184
o رسول پاک کے جتنے بھی ماہ پارے ہیں : 186
o درِ نبی پہ خیالات کا قیام ہے کیا : 187
o چاندنی ان کی ہے چاند ان کے ہیں ہالے ان کے : 189
o حیثیت خاک کی ہے عرش علی مانگے ہے : 191
o شاخِ تصورات پر جب بھی کھِلا درِ نبی : 193
o رحمت حق کا ابر برستا رہتا ہے : 195
o غرور دن کا شبوں کی رعونتیں مٹ جائیں : 197
o نظام شمس بدلتے ہیں فیصلے ان کے : 200
o میں ہوں بیمار بہت میری دوا لے آئے : 203
o شریک قافلہ شہر مصطفیٰ ہوں میں : 205
o حاصل ہوا ہے نعت سا روشن دیا مجھے : 208
o اس طرف سیدوالا کی نظر ہونے تک : 210
o جو چاہتے ہیں کہ سانسوں کو ماہتاب لکھیں : 211
o میری جاں بن کے مرے دل میں رہے یاد نبی : 213
o رگ رگ میں رواں عشق شہنشاہ زمن ہے : 214
o رکھی ہے خاکِ طیبہ نگر میرے سامنے : 217
o چومنے سید کونین کا در آ گئے ہیں : 219
o بنا دیا مجھے تو نے گدائے سرور دیں : 221
o ہر مرض کے لئے بے مثل دوا ملتی ہے : 223
o جب سے خیالِ سرور دیں زنجیر ہوا : 225
o رہا ہمیشہ یہ بندہ ترا مرے حق میں : 227
o جہانِ زیست کا سب سے بڑا اعزاز پاتے ہیں : 229
o نماز عشق کا جب میں قیام کرتا ہوں : 231
o دیارِ طیبہ کی خاک پا کر امیر ہوں میں : 233

o چمک رہا ہے مرے دل کا آئینہ کیسا : 235
o حبیب خدا محمدؐ مصطفٰی ہیں وہی : 237
o جب درودوں کے پرے ہم کو سلانے نکلے : 239
o ہو جاتے ہیں پتھر بھی شہکار مدینے میں : 241
o عرش پر ہے نقش پا سوچو ذرا : 243
o لے کے جو نعت کے اشعار کا جام آتے ہیں : 245
o وہ کوچہ ہو کہ رستہ ہو کہ پتھر جاں سے پیارا ہے : 246
o دیتے ہوئے سرکار دو عالم کو صدائیں : 247
o خاکِ پائے سرورِ دیں تک رسائی ہو گئی : 249
o یہ کیا کہ آسماں ہو کہیں پر زمیں کہیں : 251
o اچھی لگتی نہیں مجھ کو گل تر کی خوشبو : 253
o قصر اصنام کو ڈھانے والے : 254
o اے دل مدینہ آ گیا باہر نکل کے آ : 255
o بے مثل آئینہ گر تشریف لا رہے ہیں : 256
o رہنے کی آرزو نہیں شمس و قمر کے ساتھ : 258
o اوراق مقدر پر روشن تحریریں سجدہ کرتی ہیں : 259
o نعت کا فن ہوا آسان تری نسبت سے : 260
o درِ نبی پر پہنچ گیا ہوں : 262
o زمیں کی انتہا آخر کہاں ہے؟ : 264
o چاہئے کیا مجھے اس خلعت و اکرام کے بعد : 266
o جاں کو قرطاس کریں دل کو قلم کرتے ہیں : 267
o جس گلی میں جلوہ فرما سید ابرار ہیں : 268
o مصطفٰی پر ہیں فدا سب خشک و تر؟ ہاں اور کیا : 271
o قحط ہے الفاظ کا کیسے کہوں : 273
o مرے نبی نے سوالی سے نا کہا ہی نہیں : 274

ایمان ویقین کی شاعری

شک یقین کی ضد ہے اور اس کی تعریف کلامیوں نے یوں کی ہے کہ "هُوَ الِاحتِمَالُ مُتَساوِیُ الطَّرفَیْنِ اَی اِحتمالُ تَحَقُّقِ الشَّیءِ وَعَدَمُ تَحَقُّقِ الشَّیءِ "یا " هُوَ التَّرَدُّدُ بَیْنَ النَّقِیْضَیْنِ بِلَا تَرْجِیْحٍ لِأَحَدِهِمَا عَلَی الْآخَرِ، وَقِیْلَ: الشَّكُّ: مَا اسْتَوِیَ طَرفَاهُ، وَهُوَ الْوُقُوفُ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ لَا یَمِیْلُ الْقَلْبُ إِلَی أَحَدِهِمَا. فَإِذَا تَرَجَّحَ أَحدُهُمَا عَلَی الآخِرِ فَهُوَ ظَنٌّ، فإذا طَرَحَهُ فهوَ غَالِبُ الظَّنِّ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْیَقِیْنِ[1] "یعنی شک تو دو اشیا کے مابین مساوی درجے کا تردد اور احتمال ہے۔ اس کے بعد ظن ہے اور بعد میں غالب ظن ہے جو یقین کی مانند ہوتا ہے لیکن یقین پھر بھی نہیں ہوتا۔ اور یقین : "اِعْتِقَادُ الشَّیءِ بِأَنَّهُ کَذَا مَعَ اِعْتِقَادٍ أَنَّهُ لَا یُمْکِنُ إِلَّا کَذَا[2]" ہے۔

دراصل یہ یقین عبدیت ہے ، احسان مندی ہے ، وفا شعاری اور شکرِ نعمت ہے جس کا سب سے زیادہ استحقاق اس خالقِ لم یزل کا ہے جس نے اس کائنات رنگ و بو کو بنا سجا اور نوک پلک سنوار کر انسان کے لیے مقامِ فرحت وانبساط قرار دیا۔ اس گلستانِ رنگ و بو کی زیبائیاں، ہواؤں ، فضاؤں کی رعنائیاں، چرند و پرند کی نغمہ آرائیاں، پہاڑوں کی اٹھان، آبشاروں کی اتران، ٹھنڈے میٹھے چشموں کی جلترنگ، دریاوں کی روانی اور سمندروں کا جوش وخروش اسی خالق حسن و جمال کے حسن لازوال کا پتا دیتے ہیں۔ مصورِ ازل نے اس کائنات کے کینوس میں اتنے رنگ بھر دیئے ہیں کہ لطف لیتے لیتے دل نہ بھرے اور بندہ بے اختیار عش عش کر اٹھے۔

صناعِ ازل کی تخلیق کردہ کائنات کا حسن و جمال اور زیبائش وآرائش دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں عالم رنگ و بو کا ہر ہر منظر دیکھ کر وفورِ شوق کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است پکارتا ہے۔ ہوائے شوق

---

۱ جرجانی، علی بن محمد الزین۔ التعریفات۔ (ط۔1، بیروت: دار الترجمۃ العلمیۃ) 1983، ج:1، ص:128

۲ ایضا: ص:450

فزوں ہوتی ہے اور عقل سلیم بدیہی تجلیات سے منور ہو کر پکار اٹھتی ہے۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ[1]۔ یہ اس کی مخلوق کا حسن و جمال ہے جس کے قتیل چار دانگ عالم میں بکھرے ہوئے ہیں تو اس کے اپنے حسن و جمال کا کیا عالم ہو گا۔ یقیناً وہ حسن و جمال میں مخلوق سے فزوں تر ہے۔ کاریگری اور فن کاری میں زیادہ مکمل، بھرپور اور اثر انگیز ہے، اس کی خوبی و عمدگی پر خوبانِ جہاں قربان و نثار۔

خالق نے یہ تمام رعنائیاں، حسن و جمال کے یہ سارے مناظر کس کے لیے تخلیق کیے؟ یقیناً اپنے حسین ترین شاہکار انسان کے لیے جسے اس نے بہترین صورت میں تخلیق کیا۔ یہ تمام کائنات انسان کے لیے مسخر کر دی: خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً[2]۔

خدا ہر چہ را در زمین آفرید
ہم از بہر تان کرد یکسر پدید
پس از آن نظر کرد بر آسمان
برافراشت ہفت آسمان ناگہان
بیاراست ہفت آسمان روی ہم
بہر چیز داناست از بیش و کم[3]

خالق کی اس حسن و جمال پسندی کے قربان جایئے ہر چیز یوں بنائی کہ صاحب عقل تو بندہ بے دام بن کر رہ جائے۔ وفا شعاری کا تقاضا سوائے اس کے اور کیا ہو گا کہ انسان آنکھیں بند کر کے اس خالق کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہے اور اسے حرزِ جاں بنا کر رکھے۔ بس یہی وفاداری ہے، اسی کا نام ایمان و یقین ہے۔ اور یقیناً یہ کوئی آسان کام نہیں:

خدائی انتظامِ خشک و تر ہے
خداوندا خدائی دردِ سر ہے
مگر یہ بندگی استغفراللہ
یہ دردِ سر نہیں دردِ جگر ہے

1 الانعام:79
2 البقرہ:29
3 منظوم ترجمہ از امید مجد

"تسلیم و رضا اور سوزِ دروں کا یہی مقام ہے جہاں پہنچ کر وجدان گواہی دیتا ہے:

متاعِ بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

علامہ معراج الاسلام لکھتے ہیں:

ایمان دل کی ایک خاص اور ایسی ملکوتی کیفیت، والہانہ پن اور خود سپردگی کا نام ہے جسے پا لینے اور اس سے سرفراز ہونے کے بعد انسان انوکھی حقیقتوں اور ان سنی صداقتوں کو تسلیم کرنے کے لیے قلبی طور پر تیار ہو جاتا ہے اور ان دیکھی راہوں پر اس طرح چل پڑتا ہے گویا وہ پہلے ہی سے ان کا شناسا، ان سے مانوس اور ان کا دلدادہ و چاہنے والا تھا۔ اور ان مستقیم اور سیدھی راہوں سے نامانوس، اجنبی اور بے گانہ نہیں تھا۔ ساتھ ہی وہ ان اقدار کو بھی اپنا لیتا ہے جو ایمان کے نام پر اسے دی جاتی ہیں اور انہیں قبول کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے بھی اس کے دل میں یہ معلوم کرنے کا خیال نہیں آتا کہ ان کے پیچھے دلائل و براہین کی کوئی قوت بھی کارفرما ہے یا نہیں 1

یہ ایمان ویقین کیا ہے؟۔۔۔عرب کے بنجر و تاریک خطے میں پیدا ہونے والا ایک ایسا شخص جس نے کبھی کسی مکتب و مدرسہ کا منہ نہیں دیکھا وہ ایک کتاب پڑھتا پڑھاتا ہے اور دانش و حکمت کی ایسی تعلیم دیتا ہے کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ بقول حافظ شیرازی:

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط نوشت
بہ غمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

اسی امی لقب، نگارِ ہر دو عالم کی اطاعت شعاری، وفاداری اور محبت و الفت: نشانِ ایمان اور منزلِ یقین ہے۔

بہ مصطفیٰ برسان خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبیست

جتنا اس قرآن ناطق پر اعتماد ہوگا، اس کی محبت میں والہانہ پن اور وارفتگی ہوگی۔۔۔ایمان اتنا

---

1 معراج الاسلام۔ منہاج البخاری۔ (ط۔ 1 لاہور: منہاج پبلی کیشنز) 1990ء۔ ص:15
2 حافظ شیرازی۔ دیوان حافظ۔
3 علامہ محمد اقبال۔ کلیات اقبال۔

ہی فزوں تر ہوگا، یقین اتنا ہی کامل ہوتا جائے گا اور خدا سے تعلق اتنا ہی مضبوط ہونے لگے گا قُلۡ إِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ اللهُ [1] ۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوا [2] ۔۔۔ مَنۡ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ اللهَ [3] ۔۔۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوا تَسۡلِيمًا ۔ [4] اور لَا يُؤۡمِنُ أَحَدُكُمۡ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيۡهِ مِنۡ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجۡمَعِينَ [5] ۔ جیسی کئی شہادتیں ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سرورِ عالم، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ سے وفاداری و وفا شعاری ہی اصل ایمان اور اساس دین ہے۔

(۲)

نعت کیا ہے۔۔۔؟ نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی وفاداری اور محبت کا بنیادی لازمہ ہے۔ مَنۡ أَحَبَّ شَيۡئًا أَكۡثَرَ مِنۡ ذِكۡرِهِ [6] کی روایت یہ شہادت دیتی ہے کہ انسانی نفسیات ہے کہ جس چیز سے قلبی تعلق قائم ہو جائے اس کا ذکر کسی نہ کسی بہانے زبان پر جاری رہتا ہے۔ ہمارے ممدوح شاعر حضرت یاور وارثی عزیزی نوابی کا قلب و ذہن بھی محبت رسول ﷺ اور مدینہ طلبی کی کچھ ایسی ہی کیفیات سے معمور ہے۔ وہ اسی لیے نعت گوئی کی صورت میں ذکرِ محبوب ﷺ کو شعار کیے ہوئے ہیں۔

حضرت یاور وارثی عزیزی نوابی جو کہ تاجدارِ سخن حضرت غلام ابراہیم افسر ناروی) شاگردِ حضرت نوح ناروی کے صاحبزادے حضرت وقار برکاتی اور حضرت حق بنارسی سے اصلاح سخن لیتے رہے۔ تصوف کے سلسلہ عالیہ وارثیہ سے وابستگی کے بعد سلسلہ ابوالعلائیہ عزیزیہ نوابیہ میں حضرت سید عزیز الحسن سجادہ نشین خانقاہ ابوالعلائیہ نوابیہ قاضی پور شریف ضلع فتح پور انڈیا کے دست گرفتہ ہوئے۔ اسی بنا پر اپنے نام کے ساتھ وارثی، عزیزی، نوابی نسبتوں کو لگا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس سے قبل آپ کے مجموعہ ہائے نعت ❶ برگِ ثنا ❷ وجدان ❸ محراب اور ❹ پھولوں کی خوش بو (ہندی نعت ومنقبت) 2017 میں شائع ہو چکے ہیں علاوہ ازیں آپ کی غزلیات کا مجموعہ "پسِ غبار" بھی 2015 میں شائع

---

۱ آل عمران:31

۲ الحشر:7

۳ النسا:80

۴ النسا:65

۵ بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الایمان حدیث ۱۵

۶ رواہ ابونعیم والدیلمی عن عائشۃ مرفوعا

ہو چکا ہے ۔نعت و منقبت اور غزل کی شاعری پر آپ عمیق مطالعہ رکھتے ہیں اور آپ کے ان مطالعاتی مضامین و مقالات کا مجموعہ بھی عکس کے زیرِ عنوان ترتیب و تدوین کے مراحل میں ہے ۔ زیرِ نظر مجموعہ حمد و نعت سحاب نور آپ کا پانچواں مجموعہ نعت ہے جسے اکادمی فروغ نعت پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے ۔

یاور وارثی عزیزی نوابی کا نعتیہ سرمایہ ان کے طویل فکری اور فنی سفر کا نتیجہ اور رسولِ کائنات ﷺ کے ساتھ ان کی سچی محبت و ارادت کا دل نشین اظہار یہ ہے ۔ اظہارِ عشق و عقیدت کے ساتھ ساتھ ان کے کلام میں فنی فکری اور اسلوبیاتی خوبصورتیاں بھی قابلِ دید ہیں ان کے ہاں روایت کے ساتھ جڑی ہوئی جدت اور زبان و بیان میں تہذیبی رچاؤ ان کے کلام کو معاصر نعت گوئی میں ایک انفرادیت بخشتی ہیں ۔ جذبے کی گہرائی و گیرائی جب قدرت بیان اور ندرتِ اظہار کے ساتھ آمیخت ہوتی ہے تو قلب و روح میں اتر جانے والے شعر تخلیق ہوتے ہیں ۔

یاور وارثی ایک صاحب نسبت درویش اور صوفی ہیں ۔ وارثی اور ابوالعلائی دونوں نسبتیں انہیں چشتیانہ ذوق و سرمستی بخشتی ہیں اس لیے وہ دلگدازی کی دولت سے مالامال ہیں اور ان کی محبت رسول ﷺ اور نعت گوئی سے عشق تصنع اور بناوٹ پر مبنی نہیں بلکہ وہ قلب و روح کی گہرائیوں سے نعتیہ کلام تخلیق کرتے ہیں اسی لیے ان کا ہر شعر از دل خیزد بر دل ریزد کے مصداق ہے ۔ ان کی سچی محبت اور فنی پختہ کاری کے نتیجہ میں ایسے شعر تخلیق ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کی دھڑکنوں ، باطنی کیفیات اور سوز و گداز کے آئینہ دار ہوتے ہیں بلکہ اپنی تاثر انگیزی کی وجہ سے صاحبانِ دل پر بھی وجدانی کیفیت طاری کر دیتے ہیں ۔

میرے حریم دل میں آ مجھ سے بھی کچھ کلام کر
مجھ کو بھی سرفراز کر میں بھی سنوں صدا تری

نعت ہر مومن کے دل کا وظیفہ ہے ۔ یاور وارثی کے کلام کو اس آئینہ میں دیکھا جائے تو ان کی راسخ الاعتقادی اور ایمانی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے ان کی ایمان و تیقن سے بھرپور شاعری اپنے قاری کے دل کو بھی نورِ ایمان سے منور کرتی نظر آتی ہے ۔ وہ توحید و رسالت کے مقامات سے بخوبی آگاہ و آشنا ہیں ان پر یہ حقائق اس طرح واضح ہیں کہ تشکیک ، شرک اور غلو کا شائبہ تک نہیں ہوتا ۔ مقامِ رسالت کے عرفان میں انہیں خالق کائنات نے ایسا دل ارزانی کیا ہے جو صرف اہل اللہ کا ہی مقدر ہوا کرتا ہے ۔ میری ذاتی رائے ہے کہ نعتِ سرورِ کائنات درحقیقت حمدِ ربِ کائنات ہی ہے ۔ یاور وارثی نے سحاب نور میں حمد بھی کہی ہے اور

نعت بھی ،خوبصورت بات یہ ہے کہ انہوں نے حمد کہی تو اس میں نعت مصطفیٰ ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو بھی بطریق احسن سمو دیا ہے لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حمد و نعت کے مضامین کو یکجا کرتے ہوئے وہ کسی بھی طور تشکیک شرک یا غلو کے شکار نہیں ہوئے۔ یہ ان کی فکری راست روی اور فنی ریاضت کا منہ بولتا ثبوت ہے:

خالق کن فکاں، رب ارض وسما، مصطفیٰ کے خدا
مصطفیٰ پر ہے بس، تیری حمد وثنا، مصطفیٰ کے خدا

یاور وارثی کی نعتیں فنی محاسن اور صوری خوبیوں کا بھی شاہکار ہیں وہ نعت میں غزل کی سادہ وسلیس زبان استعمال کرتے ہیں، نئے قوافی لاتے ہیں اور نئی نئی ردیفیں تراشتے ہیں لیکن نہ تو ان کے قوافی معنویت سے عاری ہوتے ہیں اور نہ ہی ردیفیں محض سامان آرائش، وہ ردیف کو نبا ہنے کا ہنر جانتے ہیں۔ یاور وارثی اپنے نعتیہ کلام میں فنی محاسن لانے کی شعوری کوشش ضرور کرتے ہیں لیکن یہ محاسن لاتے وقت وہ نعت کی مقصدیت اور مقام مصطفیٰ ﷺ کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے:

مصطفیٰ پر ہیں فدا سب خشک وتر؟ ہاں اور کیا
سجدہ کرتے ہیں انہیں سارے شجر؟ ہاں اور کیا

کیا یہ سچ ہے دن میں سورج ان کا در چوما کرے؟
رات میں نعتیں پڑھے بزم قمر؟ ہاں اور کیا

عام طور پر مشاھدے میں آتا ہے کہ عقیدت سے تعلق رکھنے والی شاعری میں خیالات کو نظم تو کر دیا جاتا ہے مگر ان اشعار میں شعری چمک دمک مفقود نظر آتی ہے اور شاعر اپنے مذہبی افکار و خیالات کو منظوم کرتے وقت انہیں اسلوبیاتی اور جمالیاتی سطح پر توانائیاں بخشنے کی یا تو کاوش ہی نہیں کرتے یا پھر وہ اس صلاحیت سے ہی محروم ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی مشاھدے میں آئی ہے کہ بعض صاحبِ اسلوب شاعر بھی اکثر اوقات نعتیہ شاعری میں اپنا مخصوص اسلوب اور شعری آہنگ برقرار نہیں رکھ سکتے۔ لیکن یاور وارثی کا معاملہ جدا ہے، ان کی نعتیہ شاعری کا اسلوب فنی نزاکتوں اور شعری لطافتوں سے خالی نہیں ان کی نعتیہ شاعری میں ایک سلیقہ مندی ہے۔ ان کے اشعار میں فکر اور جذبہ دونوں باہم آمیز ہو کر انہیں تخلیقی رعنائیوں سے مملو کرتے ہیں یہ اشعار دیکھئے:

آنسوؤں کے پھول رستے میں بچھاتا ہے کوئی
قافلے والے مدینے کے لئے تیار ہیں

خامہ خوشبو سے لکھتے ہیں سراوراقِ جاں
محوِ نعتِ سرورِ کونین سب گلزار ہیں

کام میرا ہے بس اتنا کہ لکھوں کاغذ پر
نعت گوئی تو مرے دیدہ نم کرتے ہیں

تھکی ہاری ہوئی انسانیت، سن !
مدینہ آج بھی دارالاماں ہے

لغزش روا نہیں ہے یہاں، اے مرے جنوں !
یہ شہرِ شاہ کون و مکاں ہے، سنبھل کے آ

واسطہ سرورِ کونین ﷺ کا یوں کام آیا
غیب کے ہاتھ مرا ہاتھ بٹانے نکلے

باندھ کر ان کا تصور جو نظر نیچے کی
میرے دامانِ تہی میں ہی خزانے نکلے

شاعری میں محاکات نگاری، لفظی تصویر کشی کو کہتے ہیں، مصور اور شاعر دونوں ہی تصویر کشی کرتے ہیں مصور موقلم اور رنگوں کی مدد سے مختلف مناظر کو کینوس پر اتارتا ہے لیکن شاعر کا کام اس سے کہیں آگے کا ہے لفظوں سے تصویر کشی کرنا کوئی آسان اور معمولی کام نہیں ہے۔ یاور وارثی کی نعتوں میں بہت سے ایسے اشعار ملتے ہیں جو محاکاتی سطح پر انتہائی خوبصورت بیانیے، شاعرانہ قرینے اور تلازماتی خصوصیات کے ساتھ قاری کو متاثر کرتے ہیں۔ چند ایک مثالیں دیکھئے :

آسمانوں کو لپیٹے ہوئے شہپر ہیں مرے
حیرت انگیز رہِ طیبہ میں منظر ہیں مرے

کِھلا جو شاخِ تمنا پہ ان کے نام کا پھول
مسرتوں کے سنہرے پرندے آئے بہت

سب کے دستِ خالی پر دانہ کرم رکھ کر سرفراز کرتے ہیں
سارے آبشار ان کے، ساری وادیاں ان کی، سارا سبزہ زار ان کا

چہار سمتیں ادب سے گنبد کے چار جانب کھڑی ہوئی ہیں
کلس سے مل کر کمانِ مشرق کمانِ مغرب سے مل رہی ہے

دشت و جبل پر چھائی گہری خاموشی
خاموشی کا شور سراپا ان کے نام

خوشبو کے قافلے تو مدینے کو چل پڑے
لیکن یہ کیا کہ پھول کے آنسو نکل پڑے

درِ حضور پہ شاید یہ شام کا سورج
گلاب بھر کے لیے جا رہا ہے تھالی میں

یاور صاحب کی نعتوں میں رسولِ کائنات ﷺ کی محبت، آپ سے جدائی کی تڑپ، دیارِ محبوب کا تذکرہ، اس کے سہانے مناظر کا ذکر بار بار آتا ہے، وہ مسلسل نعت گوئی کی تمنا کا اظہار کرتے ہیں اور یہ تمنا ان کی فطرت میں گندھی ہوئی ہے وہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی حیات فانی اور زندگی جاودانی میں کوئی ایسا مرحلہ اور کوئی ایسا لمحہ نہ آئے جب وہ نعت گوئی کی سعادت سے محروم رہیں۔ اس آرزوئے مدحت گزاری کی شدت دیکھئے :

مرے وجود کا شیرازہ جب بکھر جائے
تو ذرے ذرے سے مدحت گزار ہو جاؤں

کاش اک نعت کبھی خواب کے عالم میں کہوں
جب مری آنکھ کھلے میرے سرہانے نکلے

نعتِ شہِ کونین ﷺ کا دیوانہ جو پایا
واللہ بہت ٹوٹ کے یاور سے ملا ہیں

وہ جب نعت لکھتے ہیں تو ان کو یقین ہوتا ہے کہ مدحت سرائی کے اس کارِعظیم میں تمام کائنات ان کے ساتھ شامل ہے۔ وہ تمام آفاق اور صبح ومسا کو ثنا گوئی میں مصروف پاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں نعت ہی ان کے لیے ذریعہ مغفرت ونجات ہے اسی لیے وہ ہر دم مدحت کی قندیلیں روشن رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ محض نعت گوئی ہی نہیں بلکہ سیرتِ سرورِ عالم کو بھی اپنے لیے مشعل راہ جانتے ہیں اور اپنے نعتیہ اشعار میں جا بجا سیرت طیبہ کے روشن اور گراں بہا حوالوں سے استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ ذکرِ میلاد النبی، معجزات کا بیان، سراپا نگاری، دیارِ شہر یارِ مدینہ کے حسن و جمال کے مناظر اور اس شہرِ جمال افروز میں جینے مرنے کی آرزوان کی خودسپردگی اور والہانہ پن کے تمام تر عکس سمیٹے ہوئے ہیں۔

نعت ایک کائنات ہے اس کا احاطہ کرنا امکان میں نہیں، نعت کبھی مکمل نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ انسانی نطق سرورِ کائنات ﷺ کے اوصاف و شمائل کا کماحقہ تذکرہ کر ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں غالب جیسے عبقری کو بھی ثنائے خواجہ عالم کا کام، خداوندِ عالم پر چھوڑنا پڑتا ہے کہ وہی ذات ہے جو اپنے حبیب ﷺ کی مرتبہ دان ہے۔ یاور وارثی بھی اس درماندگی اور بے بسی کا اظہار کرتے ہیں:

لاکھ جتن تو کر ڈالے
پھر بھی رہے ادھوری نعت

آخر میں اکادمی "فروغِ نعت" پاکستان کے بانی کی حیثیت سے اپنے رب کے حضور شکر گزار ہونا ہے کہ اس نے نہایت مختصر عرصہ میں ہماری توفیقات میں اتنا اضافہ فرمایا کہ ہم اپنے ہمسایہ ملک کے ایک معتبر اور صاحبِ طرز نعت گو شاعر کا مجموعہ نعت ارض پاکستان کے مکینوں کے لیے ایک ارمغان کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مجھ پر خانقاہ ابوالعلائیہ نوابیہ، عزیزیہ فتح پور، بھارت کے صاحبزادہ سید نورالحسن نور مدظلہ کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے جن کی مشاورت مجھے حاصل رہی۔ میں ڈاکٹر عزیز احسن، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر شہزاد احمد اور عزیزی مولانا محمدؐ صہیب ثاقب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس مجموعہ پر اپنی قیمتی آرا سے نوازا۔۔ اکادمی فروغ نعت گوجرانوالہ برانچ کے سرپرست سید اعجاز شاہ عاجز، نورچشمی ریحان الحسن گیلانی اور عزیزی شعبان نظامی کا شکریہ بھی مجھ پر فرض ہے جو میرے دست و بازو ہیں اور مجھے بڑھاپے میں توانائیاں فراہم کرتے ہیں، اللہ ان سب کو اجرِعظیم عطا فرمائے۔

مجھے یقین ہے کہ اہل علم وادب کے ہاں اس "سحابِ نور" کی پذیرائی ہوگی اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ میں اپنے تاثرات کو ایک قطعہ تاریخ اشاعت پر ختم کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ

تعالی یاور وارثی کے اس ھدیہ نعت کو قبول فرمائے اور نور کا یہ سحاب بارگاہِ نبوت میں باریابی حاصل کر کے دلوں اور روحوں کی سیرابی کا باعث بنے۔آمین

وأبيضَ يُستَسقى الغَمامُ بِوَجهِهِ
ثِمالَ اليَتامى عِصمَةٌ للأرامِلِ ۱

قطعہ تاریخ اشاعت

ھندوستاں سے نعت کے روشن ہوئے دیے
ہیں ارض پاک میں بھی اجالے حضور ﷺ کے
سوغات ہے یہ حضرتِ یاور کی ہند سے
یعنی سحابِ نور کے ہر سمت چھا گئے
شاکر فروغِ نعت کے اس کارِ خیر میں
مصروف ہم کو ربِ محمد ﷺ سدا رکھے
دیکھا جو فکر میں مجھے ہاتف نے یوں کہا
تاریخ اس کی از سرِ جنت یہ شعر ہے
یاور کے سر پہ سایہ فگن ہے سحابِ نور
یہ نعتِ مصطفےٰ ﷺ کا ہے اعجاز دیکھئے

۳ + ۲۰۱۴ = ۲۰۱۷

سید شاکر القادری چشتی نظامی
بانی وچیئرمین اکادمی فروغِ نعت پاکستان

---

۱ قصیدہ لامیہ از سیدنا حضرت ابو طالبؓ کا ایک شعر

حاجی وارثِ پاک سے یاورِ وارثی تک

سلاسلِ تصوف و طریقت میں سلسلہ عالیہ وارثیہ کو برصغیر میں حد درجہ اہمیت حاصل ہے، سلسلہ عالیہ وارثیہ کے بانی حضرت حاجی سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا تعلق دیوی شریف بارہ بنکی، یوپی، ہندوستان سے ہے وہ اپنے دور کے معروف روحانی بزرگ اور صوفیا کی صفِ اول میں شامل ہیں وہ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مرادآبادی کے معاصر تھے۔ حاجی وارث علی شاہ مذہبی شارح یا واعظ نہیں تھے انہوں نے خیال اور عمل کے ذریعہ دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ وہ پیغام جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا مقصد تھا، اسے لاکھوں بندگان خدا تک پہنچایا جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کے لیے مرہم شفا ثابت ہوا۔

حکیم سید قربان علی شاہ کے نورِ نظر کو حضرت حافظ سید وارث علی شاہ کے نام نامی کے حوالے سے شہرت حاصل ہے آپ کی پیدائش دیوی شریف میں یکم رمضان المبارک 1238ھ کو ہوئی، آپ حسنی سادات میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب ستائیس (27) واسطوں سے دامادرسول، زوج بتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ آپ کا وصال یکم صفرالمظفر 1323ھ بروز جمعہ بوقت صبح چار بج کر تیرہ منٹ پر ہوا۔ نماز جنازہ حافظ عبدالقیوم وارثی رئیس کرنال (پنجاب) نے پڑھائی بعد از نماز عصر جسد پاک کو سپرد خاک کردیا گیا آپ کا مزار دیوی شریف بارہ بنکی میں آج بھی مرجع خلائق ہے۔

سلسلہ عالیہ وارثیہ کے عقیدت مندوں کا دائرہ بہت وسیع ہے برصغیر کے متعدد معروف شعرا آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں ان قابل ذکر شعرا میں سے بطور تحدیث نعمت صرف چند حضرات کے نام یہ ہیں: بیدم شاہ وارثی مضطر خیرآبادی وارثی، سیماب اکبرآبادی وارثی، افقر موہانی وارثی، حیرت شاہ وارثی، اکبر وارثی میرٹھی، صوفی میرٹھی وارثی، مظفر میرٹھی وارثی، وغیرہم جب کہ میرے کرم فرماؤں میں ستار وارثی بریلوی، عنبر شاہ وارثی، ڈاکٹر سعید وارثی، رشید وارثی، نصیر وارثی، رئیس وارثی، قمر وارثی، اور محمد یامین وارثی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

وارث پاک کے سلسلہ سے تعلق رکھنے والے تمام شعرا عشق رسول ﷺ کے ابدی جذبے سے سرشار ہوتے ہیں اور اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حد درجہ محبت رکھتے ہیں جس کا اظہار ان حضرات

کی مناقب میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے عشقِ رسول اور حب اہل بیت ان حضرات کی سرشت میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

(2)

نعت گوئی صرف ہمارے شعری ادب کی ایک اہم روایت ہی نہیں ہے بلکہ ہماری تہذیب کی ایک ایسی قدر بھی ہے جو ہمیں دنیا کی دوسری اقوام سے ممتاز کرتی ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے گہری وابستگی ہماری شناخت ہے اور ہماری یہ شناخت نعتیہ کلام سے ابھر کر سامنے آتی ہے۔

وارثی رنگ میں ڈوبے شاعر جناب یاور وارثی عزیزی نوابی کا اصل نام غلام اسماعیل ہے، 6 جولائی کو کان پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے آبائی وطن نارہ ضلع الہ آباد (کوشامی) اتر پردیش انڈیا ہے والد گرامی غلام ابراہیم المعروف تاجدار شعر وسخن حضرت افسر ناروی ہیں۔ حضرت وقار برکاتی سے ابتدا میں اور بعدہ حضرت علامہ الحاج حق بنارسی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ شرف بیعت سلسلہ عالیہ وارثیہ سے وابستگی کے بعد تین سال پیشتر سلسلہ ابوالعلائیہ نوابیہ کے حضرت سید عزیز الحسن میاں ابوالعلائی عزیزی نوابی کے دست کرم پر طلبِ بیعت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

نعت گوئی سے گہرا اور قلبی تعلق ہے اور تسلسل کے ساتھ اس میں اضافے کر رہے ہیں قبل ازیں ان کے چار مجموعہ ہائے نعت اور ایک مجموعہ غزل شائع ہو چکے ہیں۔ یاور وارثی نعت اکیڈمی کانپور کے نائب صدر اور ادبی منچ کانپور کے مشیر خاص بھی ہیں۔ نعت و مناقب کے ضمن میں قابل قدر اعزازات حاصل کر چکے ہیں جن میں احسن العلما رنگ ٹرافی، اعزاز امروز، سیدالعلما ٹرافی اور خواجہ غریب نواز ٹرافی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ شری مکند مراری اسمرتی ساہتیہ سنتھان کی جانب سیشری مکند مراری اسمرتی ساہتیہ سمنان کے بھی حامل ہیں۔

مشاغل حیات میں تسلسل کے ساتھ نعت و منقبت کی ترسیل جاری رہتی ہے جب کہ بہاریہ شاعری، تنقیدی مضامین اور نعت و غزل کے عمیق اور مسلسل مطالعہ بھی شامل ہے۔

سحاب نور ترتیب کے لحاظ سے یاور وارثی کا پانچواں نعتیہ مجموعہ کلام ہے جسے 2017 میں اکادمی فروغ نعت پاکستان کے بانی اور سہ ماہی مجلّہ فروغ نعت کے مدیر سید شاکر القادری چشتی نظامی فروغ نعت کے پلیٹ فارم سے بہت اہتمام اور نفاست کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

جناب یاور وارثی کا کلام اپنی اثر انگیزی کی وجہ سے دلوں میں اتر جاتا ہے وہ نعت لکھتے وقت سراپا عقیدت و محبت کے جذبات میں ڈوب جاتے ہیں جس سے پڑھنے والوں پر عجب سرور اور سرشاری کا عالم چھا جاتا ہے۔ وہ اپنے نعتیہ کلام میں ذاتِ رسالت مآب ﷺ سے عقیدت کیساتھ ساتھ تعلیمات

رسالت پر عمل کی تلقین بھی بڑے موثر انداز میں کرتے ہیں۔

یاور وارثی ایک پہلو دار شخصیت کے مالک ہیں وہ ایک شگفتہ نثر لکھنے والے ادیب، کامیاب غزل گو اور نفیس ذوق رکھنے والے نعت گو ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ان سب سے بالاتر ان کی یہ خوبی ہے کہ وہ بادہ حب نبی سے سرشار اور ایمان کے سوز و ساز سے معمور دل رکھتے ہیں، مداح حبیب رب العلمین اور ثنا خوان ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس سے ان کی باطنی پاکیزگی ،فکری جلا اور سرکارِ دو عالم سے محبت اور وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے جو کہ ایمان اور دولت ایمان پر تشکر کے مقتضیات میں سے ہے۔

جناب یاور وارثی کا یہ نعتیہ مجموعہ خالی خولی شاعری نہیں ہے۔ عشق رسول ﷺ میں دلِ گداز کی صورت گری ہے۔ ان کی نعتوں میں لفظ و بیان کی چمک دمک اور اسلوب کی فسوں کاری سے کہیں زیادہ صداقتِ احساس کی روشنی پھیلی نظر آتی ہے۔ وہ اول و آخر عاشقِ صادق ہیں، حبِ رسول ان کا شیوہ ہے۔ سحابِ نور ایسا مجموعہ نعت ہے جس کے کسی ایک شعر میں بھی تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں لیا گیا اس پورے مجموعہ کلام میں وارداتِ قلبی کے مناظر لفظوں کی صورت میں پھیلے نظر آتے ہیں۔

وارثی صاحب کی نعتیہ شاعری میں اول تا آخر رنگ و نور اور کیف و سرور کی فضا موجود ہے ان کی نعت گوئی ہمہ جہت ہے اس میں نعت گوئی سے متعلق اکثر موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے شاعر موصوف نے عنوانات کے تحت شاعری نہیں کی بل کہ یہ عنوانات میرے اخذ کردہ ہیں ان کی شاعری میں مضامین کی بہتات ہے چند عناوین دیکھئے: حمد باری تعالی، مناجات، حمد میں نعت، حمد و نعت میں رنگِ تغزل، عشق رسول، میلاد النبی، عظمت رسول، درود و سلام، عظمتِ مدینہ، سیرت طیبہ، استغاثہ و استمداد، لفظ نعت، مناقب صحابہ، مناقب اہل بیت اور نعت و مناجات میں رنگ وارث وغیرہ، یہ محض عنوانات نہیں بلکہ ان کی شاعری کا کشید کردہ عطر ہے جس کی خوش بو مشام جاں کو معطر کرتی ہے۔

یاور وارثی کی حمد میں ان کے شاعرانہ کمالات، احساسِ بندگی کے مظہر ہیں۔ اللہ تعالی قادر و قیوم ہے مالک و مختار ہے اس کی حمد و ثنا کے حقدار تو صرف انبیائے کرام علیہم السلام ہی ہیں۔ سردار انبیا خاتم المرسلیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو حمد باری تعالی کے جو طریقے اور قرینے تعلیم فرمائے ہیں ان پر امت مسلمہ آج بھی عمل پیرا ہے اور ہر فرد اپنے اپنے انداز میں صبح و مسا اپنے رب کی حمد و ثنا میں مشغول ہے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جنہیں خدا نے طبع موزوں اور فکرِ سلیم سے بھی نوازا ہے۔ یاور وارثی بھی انہی خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں:

تمام مشعلیں اس کی ہیں سب دیے اس کے
مہ و نجوم میں ہوتے ہیں تذکرے اس کے

نظروں سے مری نہاں ہے لیکن
رہتا ہے ہمیشہ رو برو تو

الفاظ بھی تیرے ہیں معانی بھی ترے
شیرینی شہدِ گفت و گو بھی تیری

مندرجہ بالا اشعار میں اللہ تعالی کی ربوبیت، عظمت اور بڑائی کے تذکرے دل لبھانے والے انداز میں کیے ہیں ان کے حمدیہ اشعار میں الفاظ معنی آشنا ہوتے ہیں اور معانی کو مختلف جہات ملتی ہیں۔ انہوں نے بارگاہ قاضی الحاجات میں مناجات بھی کہی ہے اور ان کی مناجات میں اجتماعیت اور امت مسلمہ کا درد پنہاں ہے۔

دل میں رکھے ہوئے بتوں کو نکال
یا الٰہی ہمیں مسلماں کر

غیروں کو بنا دیں ہم اسلام کا دیوانہ
وہ خلق و مروت دے وہ علم و ہنر دے دے

یاور وارثی نے مناجاتی رنگ میں صرف ذاتی نہیں بل کہ اجتماعی رنج و الم کی منظرکشی کی ہے ان کی مناجاتیں آسان، عام فہم اور موثر ہیں وہ اپنے اسلاف کی دیرینہ روایات، خلق و مروت اور علم و ہنر کو ہر انداز میں بیان کرتے نظر آتے ہیں حمد میں نعت کہنا اور نعت میں حمد کہنا شعرائے کرام کا محبوب مشغلہ رہا ہے یاور وارثی نے بھی اس روایت کو خوبصورت انداز میں آگے بڑھایا ہے:

ثنا حبیب کی اس کے ہے زندگی میری
مرے لیے ہیں مفاہیم و قافیے اس کے

عشق سرکار کا دل پہ تحریر کر کوئی تدبیر کر
یاد آئے سبق ہم کو بھولا ہوا مصطفٰی کے خدا

امیرِ شہر کے پنجے سے دے رہائی مجھے
نبی کی زلف کرم کا اسیر کر مولا

یہ جناب یاور وارثی کے وہ اشعار ہیں جو انہوں نے حمد کے دوران کہے ان اشعار میں حمد، التجا اور

نعت تینوں کمال سادگی اور تازگی کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنے تاثر کو دو بالا کر رہے ہیں۔

وہ شعرائے کرام جو دشتِ غزل سے گلستان نعت میں داخل ہوتے ہیں ان کے ہاں رنگ تغزل کی بہتات ہوتی ہے یہ ایسی بارگاہ ہے جہاں گل و بلبل، لب و رخسار اور زلف یار کے حسن ناپائیدار سے لذت گفتار کشید نہیں کی جاتی بلکہ یہاں چشمِ نم، گریہ پیہم اور دل پاکیزہ کی شنوائی ہوتی ہے جناب یاور وارثی کی نعت میں رنگ تغزل کی بھی کارفرمائی ہے:

تھکے جو رقص جنوں سے مرے بدن کا مزاج
تو پھر فدائے سراجِ منیر کر مولا

آتے جاتے ہوئے یہ شام و سحر نعت پڑھیں
خوش بوئیں رقص کریں برگ و ثمر نعت پڑھیں

ایک لمحہ نہ ہوں خاموش ہمارے لبِ شوق
پڑھ چکیں نعت تو ہم بار دگر نعت پڑھیں

انہی کی انجمن بھی سجی ہے روِش روِش
بکھری چمن چمن میں نوا بھی انہی کی ہے

محشر کی دھوپ بھی گل و گل زار بن گئی
یاور کو زیرِ دامنِ سرکار دیکھ کر

کرلوں محفوظ ان آنکھوں میں ہواؤں کا خرام
ابرِ رحمت سے بہاروں کا برسنا دیکھوں

توڑ کر کفر کی تاریک شبی کا جادو
رنگ رحمت کے فضاؤں میں اچھالے رکھے

اداسی گھومتی رہتی ہے دل کے باغ میں لیکن
جب آقا یاد آئیں سارے منظر مسکراتے ہیں

حمد و نعت میں رنگ تغزل کے اس باب میں صرف پہلا شعر مناجاتیہ ہے باقی تمام اشعار نعت میں

رنگ تغزل کے شاھد ہیں شاعر نے غزل کے تجربات کو نعت کے ساتھ خوبصورتی سے ہم رنگ وآہنگ کیا ہے۔

یاوروارثی کی نعتیہ شاعری کا بنیادی وصف یہی ہے کہ ان کے گریہ نیم شبی میں ذاتی اوراجتماعی دونوں نوعیت کے کرب کا احساس ملتا ہے یوں ان کی نعت گوئی با مقصد قرار پاتی ہے۔ مضمون واسلوب کے اعتبار سے ہم ان کی شاعری کو عشقیہ کہہ سکتے ہیں اور مقبول و پسندیدہ انداز بھی یہی ہے۔ اس انداز کی نعتوں میں محبت اور شیفتگی کا جذبہ غالب رہتا ہے اور آپ ﷺ کی صفات قدسیہ سے زیادہ آپ کی ذات سے وابستہ جذبات اور واردات قلبی کا اظہار ہوتا ہے۔ نعت کا یہ انداز جذب وکیف اور عشق وسرمستی میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے لیکن سرمستی وسرشاری کے اس عالم میں بھی آداب بارگاہ رسالت کا دامن چھوٹتا نظر نہیں آتا۔ ذات نبوی کے متعلقات کا ذکر بھی حسن ادب کے ساتھ ہوتا ہے، شمائل نبویہ، مسجد نبوی کی فضاؤں، سنہری جالیوں، مواجہ شریف کے پرکیف مناظر اور گنبد خضری کے پرکیف مناظر اشعار کے پیکر میں ڈھل کر وجد آور کیفیت پیدا کردیتے ہیں۔

یاورورارثی کی شاعری میں عشقیہ انداز کے اشعار زیادہ تعداد میں ہیں۔ ان کے یہ اشعار مئے حب نبی سے سرشار ہیں۔ حبِ نبی ایک ایسا جذبہ ہے جس کی کیفیت بظاہر اپنے اوپر طاری نہیں کی جا سکتی، یہ ایک ظاہری اور وقتی نوعیت کی کیفیت نہیں بل کہ اس کا تعلق چشم نم اور قلب تپاں سے ہے۔ یہ کیفیت ابدی اور دوامی ہے جو شاعر کو ساری زندگی بادہ حب نبی سے سرشار رکھتی ہے اور سرفرازی کی دولت سے بھی مالامال کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی کی مقبولیت موزونیت طبع سے نہیں بل کہ اللہ اور رسول کریم کے کرم سے مشروط ہے:

آقا کے عشق نے جو عطا کر دیا ہمیں
سینے میں خیمہ زن وہ شرارا کچھ اور ہے

سحر ہو شام ہو رہتا ہے بس حضور حضور
مرا تمام گھرانہ فدا حضور پہ ہے

غم نبی کی ملی جو لذت تو پھینک کر تاج عیش و راحت
کہیں بہاریں تڑپ رہی ہیں کہیں پہ شبنم سسک رہی ہے

عشق نبی ﷺ کے رنگ ضیا بار دیکھ کر
جی خوش ہوا ہے اب در و دیوار دیکھ کر

رکتے نہیں آنکھوں سے برستے ہوئے آنسو
عشاق کا اٹھتا نہیں سر شہر میں ان کے

عشق کا شعور بھی حسن کا غرور بھی
بابِ عشق بھی وہی عشق کی ڈگر بھی وہ

سرور و ہوش آغوش میں ہونے لگتے ہیں
نبی کے عشق سے اچھا بھی کوئی جام ہے کیا؟

شعر گوئی کا ہنر آتا ہے لیکن یاور
نعت گوئی کیلئے عشق ترا مانگے ہیں

غرور دن کا شبوں کی رعونتیں مٹ جائیں
نبی کا عشق ہو روشن تو ظلمتیں مٹ جائیں

عشقِ خدا کے جام جہاں سے بٹنے تھے
عشقِ نبی ﷺ اس میخانے کا پیر ہوا

نبی کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت یعنی دنیائے ہست و بود میں آمد انسانیت کے لئے مینارہ رنگ و نور ہے، سرچشمہ رشد و ھدایت ہے میلادِ مصطفیٰ کے ترانے ہر دور میں منظوم ہوتے رہے ہیں اور آج بھی ہو رہے ہیں سرکار کی آمد درحقیقت غم و آلام سے نجات کا باعث ہے:

گلاب خوش بو لٹا رہے ہیں حضور تشریف لا رہے ہیں
پرندے شاخوں پہ گا رہے ہیں حضور تشریف لا رہے ہیں

چمک رہی ہیں غریب آنکھیں دمک رہے ہیں یتیم چہرے
اسیر خوشیاں منا رہے ہیں حضور تشریف لا رہے ہیں

گونجی اماں! اماں! کی صدا تو حضور آئے
غم نے اٹھایا دستِ دعا تو حضور آئے

ہمیشہ بارشِ رحمت سے تر رہیں در و بام
ہمیشہ محفل میلاد میرے گھر پہ رہے

شب میلادِ آقا کی ہے آمد
غم و آلام کا دن ڈھل رہا ہے

یاور وارثی نے بھی میلاد النبی کے سرمدی نغمات کو قادر الکلامی اور خوش بیانی کے ساتھ منظوم کیا ہے حضور ﷺ کی آمد سے پہلے کے حالات، آپ کی آمد کی کیفیات آپ کی رحمت للعالمینی کے مظاہر اور رنج غم کے مٹ جانے کے مضامین کے حامل اشعار کو کس سادگی اور پرکاری سے نظم کیا ہے اس کے بارے میں مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ کہ عیاں راچہ بیاں۔

عظمت رسول کا موضوع نعتیہ شاعری کا وقار ہے ہر شاعر اپنی بساط کے مطابق نعت گوئی میں درحقیقت عظمت رسول ہی بیان کرتا ہے۔ عظیم آقا کی رفعت و عظمت سب سے سوا اور برتر ہے یاور وارثی کے ہاں بھی ایسے مضامین کی بہتات ہے:

زمیں کی حد سے پرے آسمان سے آگے
مرے نبی کا مکاں ہر مکان سے آگے

میرے سرکار کا قد ناپنے والو۔ سن لو !
حشر کیا ہوا گر اک تیر مدینے سے چلے

کشش کا وصف جو تھا گفتگو میں آقا کی
کسی کہانی کسی داستان میں بھی نہ تھا

معیار زندگی سے نہ واقف تھے آئنے
آنکھیں کھلیں رسول کا کردار دیکھ کر

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں تمام مومنین کو نبی مکرم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اور درود و سلام شروع دن سے ہی امت مسلمہ کا طور طریقہ رہا ہے درود و سلام بھی نعت ہی کے زمرے میں ہے بعض شعرائے کرام نے درود و سلام کے شعبہ میں قابل قدر اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں یاور وارثی بھی اس روایت کے امین اور پاسدار ہیں:

ہیں جتنے لوگ درودوں سے سینچنے والے
بقدرِ ظرف چمن ہیں ہرے بھرے ان کے

ضرور تو بھی مجھے یاد کر رہا ہو گا
درود پڑھ کے تجھے یاد کر رہا ہوں میں

ہم محو تھے قیام و سلام و درود میں
یہ کیا ہوا کہ یار کی تیوری پہ بل پڑے

مدینہ مطہرہ کی عظمت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے سیدِ کائنات اس سرزمین پر آرام فرما ہیں اس شہرِ جمال و کمال کے فضائل میں بے شمارا حادیث و روایات وارد ہوئی ہیں اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرنے والا ہر شخص مدینۃ النبی کو عزیز رکھتا ہے یاور وارثی بھی شانِ مدینہ والہانہ انداز میں بیان کرتے ہیں اور اس شہرِ بے مثال میں حاضری کی تمنا کو مقصدِ حیات جانتے ہیں:

کتنا ہے پُر وقار مدینے کا راستہ
دیکھوں تو ایک بار مدینے کا راستہ

پاٹ دے وقت کی یہ کھائی مرے ربِّ کریم
اس طرف طیبہ ہے اِس پار ہیں میری آنکھیں

سیرتِ صاحبِ لولاک ﷺ پر کتابوں کی تعداد ان گنت ہے ہر کتابِ سیرت کا انداز جدا جدا ہے اور ہر تصنیف و تالیف الگ انداز فکر کی ترجمان ہے شعرائے کرام اپنی نعت گوئی میں سیرت پاک کے مضامین رقم کرتے ہیں یاور وارثی نے نہایت سادہ انداز اختیار کیا اخلاق کی طاقت کو فکر و قلم کی جان بنایا اور نہایت آسان پیرایے میں سیرت پاک کا شعور دیا ہے سیرت طیبہ سے متعلق یہ اشعار خاصہ کی چیز ہیں ۔

ترے طریقے کو فطرت بناؤں میں اپنی
کسی بھی حال میں لہجہ نہ ہو کرخت مرا

ان کی سیرت کے چمکتے ہوئے اوراق پڑھو
عفو و بخشش کے ہیں انداز نرالے ان کے

آج بھی سارے زمانے کو ہے مسحور کیے
تیرے کردار کے سرسبز شجر کی خوشبو

استغاثہ واستمداد کا پہلو ہماری نعت گوئی کا لازمی حصہ ہے شعرائے کرام نے مشکل کی گھڑی میں اللہ کے حضور استغاثہ واستمداد پیش کیا ہے یارسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی امیدوں کا آخری مرکز بنا کر استغاثے اور استمدادیے کے نذرانے پیش کیے ہیں۔
جناب یاور وارثی کی شاعری میں بھی کہیں کہیں استغاثے کی گونج سنائی دیتی ہے۔

حضور آپ ہی کوئی علاج بتلائیں
جہاں میں رہتا ہوں اپنے ہیں کم پرائے بہت

چاہتے ہیں آپ سے یا مصطفیٰ کوئی علاج
ہم خود اپنے روز و شب سے آج کل بیزار ہیں

نعتیہ شاعری ہماری شعری روایت کا ایک قابل قدر جزو ہے۔ مدحت رسول دراصل شاعری ہی کا نہیں، بلکہ ہمارے ایمان کا بھی حصہ ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم موجب تخلیق کائنات ہیں۔ وارثی صاحب نے اپنے ان اشعار میں مدحت و نعت کو موضوع سخن بنایا ہے۔ ذیل کے اشعار میں شاعر کا رنگ سخن زوروں پر ہے لفظ نعت کے مضمون کو نت نئے انداز سے منظوم کیا ہے۔

بیٹھا ہوا ہوں خیمہ نعت رسول میں
آفات و حادثات سے رنج و الم سے دور

مدحتِ سرکار میں مصروف ہیں جو لوگ پیہم
ہر نیا پیرایہ عرض ہنر ان کے لیے ہے

لوگ آتے گئے راہ کھلتی گئی آگے بڑھتا رہا قافلہ نعت کا
نعت محبوب سے پیار ہے اس قدر خود خدا بن گیا رہنما نعت کا

جب بھی توصیفِ شہِ دیں میں قلم اٹھ جائے
نعتِ سرکار ملے، یادِ خدا مل جائے

جب سے میں نعت کے گلزار میں آبیٹھا ہوں
بزم یارانِ طرح دار خفا ملتی ہے

نبی کی نعت تو خود اپنے آپ ہوتی ہے
نہ سوچتا ہوں نہ کچھ اہتمام کرتا ہوں

میں مدحت مصطفٰی ہوں مجھ کو نہ کم سمجھنا
غزل رُباعی، قصیدہ سب کی مشیر ہوں میں

نعت کہنے کو جو اشکوں سے کیا میں نے وضو
حرف بھی عطر کے دریا میں نہانے نکلے

کاش اک نعت کبھی خواب کے عالم میں کہوں
جب مری آنکھ کھلے میرے سرہانے نکلے

پڑھتا ہے کوئی نعت نبی جھوم جھوم کر
ہونٹوں پہ مرحبا ہے کہیں آفرین ہے

نعتوں سے دور دور جو اہل ہنر رہے
انصاف کر سکے نہ وہ اپنے ہنر کے ساتھ

یاور وارثی کا نعتیہ اثاثہ ختمی مرتبت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حضور نذرانہ عقیدت و محبت ہے۔ ہر صفحے پر مدحت کی ایک نئی شمع جگمگاتی اور ہر سطر توصیف ختم المرسلین کی ایک نئی کرن روشنی بکھیرتی نظر آتی ہے سپاس گزاری کی یہ رنگارنگی جس محنت، ریاضت، احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ اس شعری سرمائے کے صفحات میں یک جا کی گئی ہے وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔

اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت یافتہ اور تربیت کردہ صحابہ کرام علیہم الرضوان رہتی دنیا تک غلامان رسول کا اولین نقش ہیں صحابہ کرام کی زندگیاں پرتو رسول کا اعلیٰ ترین نمونہ ہیں۔ جسے اللہ کے رسول سے محبت ہے اسے آپ کے جان نثار صحابہ سے بھی ضرور محبت ہوگی۔ یاور وارثی صاحب نے اکثر اپنی نعتوں میں صحابہ کرام کی توصیف بھی منظوم کی ہے۔

گدائے رحمت عالم کو خالق عالم
متاعِ تذکرہ چار یار دیتا ہے

اپنی اک اک سانس کر دی ہے فدائے مصطفیٰ
بے مثالی کی مثال آقا کے چاروں یار ہیں

جناب یاور وارثی نے اس سے پہلے کے مجموعہ حمد و نعت میں خصوصیت اور قدرے اہتمام کے ساتھ مناقب صحابہ و اہل بیت اطہار، اولیا اللہ و بزرگان دین کو موضوع بنایا ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے اہل بیت اطہار شعرا کا من پسند موضوع رہے ہیں۔ یاور وارثی ایک تو وارثی ہیں اور دوسرے محبِّ اہل بیت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر نعتیہ اشعار میں نواسہ رسول جگر گوشہ بتول سیدنا امام عالی مقام حضرت حسین اور خاتون جنت نورِ نظر مصطفیٰ، زوجہ مرتضیٰ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیھم کے اکثر تذکار ملتے ہیں۔

نوکِ خامہ سے لہو بن کے سیاہی ٹپکے
جب میں نورِ نظر فاطمہ زھرا لکھوں

رو رہے ہیں در و دیوار دریچے ہیں اداس
کربلا کے لیے شبیر مدینے سے چلے

تذکرہ ان کے گھرانے کی نجابت کا ہے
آدمیت کے سبھی نام و نسب ہیں خاموش

کس طرح کوئی کرے ان کی بزرگی کا حساب
ہیں حسین اور حسن گود کے پالے ان کے

ہوگی کیا اس پیرہن کی قدر و قیمت پوچھیے
جس کو حاصل دست زہرا کی سلائی ہوگئی

فاطمہ ہوں کہ حسن ہوں کہ حسین اعظم
کتنی اچھی ہے ترے برگ و ثمر کی خوشبو

وارثی ہواور اہل بیت پاک سے محبت نہ ہو۔ یہ ناممکن ہے وارثی شعرا کے ہاں اہلِ بیت کی محبت کی چھاپ بہت گہری ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مجموعہ حمد ونعت سے عبارت ہے مگراس میں بھی اکثر مناقب اہل بیت پاک کا ذکرمل جاتا ہے۔

وارثی سلسلے کے نعت گو شعرامیں رنگ وارث بہت شدو مد کے ساتھ موجود ہوتا ہے جس کا برملا، برجستہ اور برمحل اظہاران کی نعت گوئی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ دیگر سلاسل کے شعرا میں کہیں کہیں اپنی نسبت کا اظہارتو ضرور ملتا ہے مگر سلسلہ عالیہ وارثیہ کے جیسی شدو مد عنقا ہے۔ یاورورارثی کی نعت گوئی میں رنگ وارث ولولہ خیز مسرت آمیز اور رقت انگیز انداز کی قوس قزح لیے ہوئے ہے۔ یہ اشعار قرب وارث اور تعلق وارث کی علامت ہیں۔

دے کے یاور کو عشق وارثِ پاک
وارثی رنگ کو نمایاں کر

چلو نا یاور دیارِ وارث میں چل کے مانگو مراد اپنی
کہ توڑ دیتے ہیں اک نظر سے طلسم غم ماہ پارے ان کے

سحاب نور یاور وارثی کا پانچواں مجموعہ نعت ہے۔ پچھلے چار مجموعوں کی طرح یہ بھی ان کے لہو میں جاری و ساری عشق رسول کی ایک زندہ گواہی ہے۔ جناب یاور وارثی عشق رسول کے رموز سے پوری طرح واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عشق کی حد درجہ سرشاری کے عالم میں بھی شریعت کے تقاضوں کو ایک لمحے کے لیے بھی محو نہیں کرتے ان کے نعتیہ کلام میں حقیقتِ رسالت اور کار رسالت، دونوں ہی موضوعات پر انتہائی موثر اور دل نشین انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

(3)

سید شاکر القادری چشتی نظامی، بانی اکادمی فروغ نعت پاکستان، ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے دنیائے نعت کو سحاب نور سے نوازا۔ سحاب نور ہندوستان کے وارثی نعت گو جناب یاور وارثی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے خوشبوئے نعت کا یہ خوبصورت جھونکا ہندوستان سے آکر پاکستان کے خوشبوئے نعت میں ضم ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا نے فاصلوں کو ختم کر کے قربتوں کو بڑھا دیا ہے۔ اس کا استعمال جہاں بہت سارے منفی اثرات کا حامل ہے وہاں اس میں معاشرہ کے لیے بے پایاں صحت مند سرگرمیوں کے لیے بھی گنجائشیں موجود ہیں۔ شاکر القادری کا یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے اس میڈیا کو نعت کے فروغ کے لیے

استعمال کیا اور بہت جلد فروغ نعت کے سوشل میڈیا گروپ میں برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا بھر سے لوگ شامل ہوئے۔ شاکر القادری اور یاور وارثی کا تعلق بھی اسی حوالے سے قائم ہوا اور اب انہوں نے یاور وارثی کو پاکستان کی دنیائے نعت کا بھی دوست بنا دیا ہے۔

سید شاکر القادری ہمارے عہد کے ایک قابل احترام نعت گو ہیں۔ فروغِ نعت کی دنیا میں سہ ماہی فروغ نعت اٹک کے ذریعے نعتیہ ادب میں بے مثال اضافہ کر رہے ہیں۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والا فروغ نعت اٹک معیار کی ضمانت ہے۔ مسائل و مشکلات کے باوجود دن بدن فروغ نعت اٹک نعتیہ دستاویزات کو عام کر رہا ہے۔ بہت کم عرصے میں فروغِ نعت اٹک نے نعتیہ ادب میں اپنی حیثیت کو مستحکم کر لیا ہے۔ نعتیہ صحافت میں اس مجلّہ کا شمار صف اول کے رسائل میں ہوتا ہے۔

ادارہ فروغ نعت کے روح رواں شاکر القادری فارسی کی نعت گوئی میں بھی ید طولی رکھتے ہیں انکی یہ خوبی عصر حاضر کے نعت گو شعرا میں انہیں ممتاز کرتی ہے نعتیہ ادب میں تنقید نعت کے حوالے سے ان کی صائب رائے اور با مقصد تنقید کو حد درجہ اہمیت حاصل ہے تحریکی آدمی ہیں ہمہ وقت برسر پیکار رہتے ہیں سلیقے اور قرینے سے اشاعتی کام کو خوبصورت بناتے ہیں۔

سحابِ نور یقیناً پاک و ہند کے لیے نور کا سحاب ثابت ہو گا۔ نعت کے ذریعے دونوں ملکوں میں نفرتیں ختم اور قربتیں پروان چڑھیں گی۔ سحاب نور درحقیت دونوں ممالک کے لیے سحابِ رحمت ہے۔ خدا کرے شاکر القادری اس احسن کارخیر میں مزید اضافے کرتے رہیں۔

مزاج کی نفاست حسن طباعت کو بھی چار چاند لگاتی ہے سحاب نور کی خوبصورت اشاعت پر دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد (ایم اے، پی ایچ ڈی)
مدیر، حمد و نعت کراچی۔۔۔مرکز حمد و نعت، کراچی
ہفتہ 22 جولائی 2017

نور کی رم جھم

محمد صہیب ثاقب، فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا پاکستان

سید شاکر القادری صاحب کا حکم نامہ موصول ہوا ہے کہ سحاب نور پہ کچھ لکھ دوں۔ یہ ان کی ذرہ نوازی ہے کہ انہوں نے مجھے اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کا شرف بخشا ہے ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ نعت کے عنوان سے کچھ لکھ سکوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس صنف عظیم پر تبصرہ کرنے والے کے لیے وہی اصول وضوابط ضروری ہیں کہ جو نعت نگار کے لیے ہیں اوران سے عہدہ برآ ہونا کس قدر مشکل ہے، یہ سطور لکھتے ہوئے مجھے اس نزاکت کا احساس ہورہا ہے تاہم میں ذکر رسول ﷺ کی برکتیں سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سحاب، سحاب کی جمع ہے اور سحاب ایسے بادل کو کہتے ہیں جو اپنے ساتھ بارش لے کر آتا ہے۔ گویا سحاب نور، نور کی بارش برسانے والے بادلوں کا مجموعہ ہے۔ اگر آپ اس مجموعہ کا مطالعہ کریں تو یقیناً اسے اسم بہ مسمی پائیں گے۔ میں نے اس مجموعہ کا مطالعہ کرتے نور کی اس رم جھم کو اپنے قلب و جاں پر اترتے ہوئے محسوس کیا ہے۔

سحاب نور کے شاعر جناب یاور وارثی سے میری ذاتی شناسائی نہیں ہے تاہم اس مجموعہ کا مطالعہ کرتے ہوئے میں نے ان کی شخصیت کی کئی جہتیں دریافت کی ہیں۔ وارثی صاحب استاد شاعر ہیں، ان کی ساری زندگی ادب کے مطالعہ اور تخلیق میں گزری ہے۔ میری معلومات کے مطابق ان کے چار مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں، سحاب نور ان کا پانچواں مجموعہ نعت ہے۔ کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کا سفر زیست نعت سے شروع ہوتا ہے اور نعت پر مختتم ہوتا ہے۔

سحاب نور کا آغاز حمد سے ہوتا ہے؛ حمد سے نعتیہ مجموعہ کا آغاز فاتح الکتاب کا درجہ رکھتا ہے۔ حمد کیا ہے؟ ہر خوبی و کمال جس کا ظہور ارادہ واختیار سے ہو، کی ستائش کو حمد کہتے ہیں۔ اس ہستی کی حمد کیونکر ممکن ہے کہ جو مہ و نجوم کا خالق ہے، جو شب سیاہ کو رتجگے کا حاصل دیتا ہے، وہ جس کے چراغ سے ہر چراغ روشن ہے، جو نہاں ہے تو روبرو بھی ہے، وہ جس کی آیات انفس و آفاق میں نمایاں ہیں جو کسی بھی ہوشمند کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں۔ یاور وارثی کی حمد میں جا بجا انہی آیات اور قدرتوں کا ذکر ملتا ہے۔

چمن کی زرد دامنی کو دے کے رنگ زار تو
شجر شجر کو بخش دے نشاطِ افتخار تو

یاور ان سب آیات میں کہیں خود کو تلاش کرتے ہیں اور کہیں خدا کو تلاش کرتے ہیں اور بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں

میرا سب کچھ ترا، تیرا سب کچھ مرا، ماسوا کچھ نہیں
تو ہی آئے نظر، آئینہ آئینہ، مصطفےٰ کے خدا

یاور وارثی کے ہاں حمد کے مضامین روایتی ہیں لیکن لب و لہجہ کی تازگی اور اظہار کی طرفگی نے ان مضامین کو ایک نئے پیراہن سے مزین کیا ہے۔ حمد کے بعد کچھ مناجات ہیں، یہ فطری بات ہے کہ انسان خدائے وحدہ کی عظمت اور شان کے بیان کے بعد اس کے سامنے اپنی حاجات کا ذکر کرتا ہے۔ مناجات، دراصل انسان کے ان احساسات کا بیان ہے جو خواہش کے طویل المدتی عرصہ کو محیط ہوتے ہیں۔ مناجات بھی حمد کا درجہ رکھتی ہیں کہ ان میں طلب، استغاثہ یا ندا اسی ذات کو ہے جو ہر شے کو اس کی استعداد ازلی کے مطابق درجہ بہ درجہ نکتہ کمال تک پہنچانے والی ہے۔ ان مناجات میں شخصی اور قومی احوال کے بیان اور ان کی حاجت روائی کیسا تھ عشق رسول ﷺ کی طلب بھی ہے جو یاور وارثی کے رجحانات کی توضیح کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے اور یہی طلب ان کی نعت کا نقطہ آغاز بھی ہے۔

رسول پاک کے در کا فقیر کر مولا
بہت غریب ہوں مجھ کو امیر کر مولا

نعت ایک معنوی اور روحانی صنف سخن ہے؛ ایک ایسی صنف جس کی مخصوص ہیئت نہیں، کوئی بھی صنف سخن منتخب کیجیے اور نعت کہہ لیجیے !

نعت کیا ہے؟ نعت جستجوئے رسول ہے، نعت معجز نما ہے بلکہ نعت معجزہ ہے۔ نعت آئینہ بھی ہے، ایسا آئینہ جس میں شخصی، قومی اور ملی احوال بہ آسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ نعت ہوش وخرد سے کام لینے کا نام ہے۔ نعت فکر وفن کی آمیزش ہی نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی ہم جہتی کا نصب العین بھی ہے۔ نعت بہ توفیق الٰہی ہے، متاع ہنر چراغ راہ تو ہے لیکن منزل نہیں

کیا فکر کی جولانی، کیا عرضِ ہنرمندی
توصیف پیمبر ہے، توفیق خداوندی

یاور نہ صرف یہ کہ نعمت نعت سے نوازے گئے ہیں بلکہ وہ نعت، نعت کے اطراف اور اس کے معنوی اور فنی پہلوؤں پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں۔ یاور وارثی کا تعلق شعرا کے اس قبیل سے ہے جو کلاسیکیت کا پیرو ہے۔ ان کے ہاں زبان کی سلاست، محاورہ کا رکھ رکھاؤ اور محاسن شعری کا لحاظ نمایاں ہے۔ انہیں اس بات کا بھی ادراک ہے کہ نعت محض محاسن کی نمائش، الفاظ کی آرائش، زور بیان اور قوت تخیل کا

نام نہیں بلکہ نعت تو عشق رسول ﷺ کے تقدس کے وجود میں ڈھل کر تشکیل پاتی ہے۔

فکر مری کیا کہتی نعت
عشق نبی نے کہہ لی نعت

حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے ظلمتیں چھٹیں، آئینے مسکرانے لگے ہیں، یہ کتنی سہانی گھڑی ہے، گلاب خوشبو لٹارہے ہیں، قوس قزح کے رنگ چمک رہے ہیں، صبا کے جھونکے خوشیوں کے پیغام لارہے ہیں، نجوم فلک ردائے نوری بچھارہے ہیں، یتیم خوشیاں منارہے ہیں، حور و غلماں دھومیں مچارہے ہیں اور جبریل علیہ السلام خدا کا پیام سنارہے ہیں:

گیا زمانہ وہ ظلمتوں کا، نہیں ہے اب خوف پتھروں کا
سب آئینے مسکرارہے ہیں، حضور تشریف لارہے ہیں

داستان عالم کی رنگینیاں اسی ﷺ ذات کی بدولت ہیں، وہ جس کی مسکراہٹ خاکدانِ عالم کو روشنی عطا کرتی ہے، وہ جس کا نام نامی محفل ارض و سما کا چراغ ہے، گرمیٔ حیات اسی کے دم سے ہے۔

تو خونِ رگِ حیات کونین
تو قوتِ استخوانِ عالم

سیرت، نعت کا اہم ترین موضوع ہے۔ حقیقی نعت گو اسوہ رسول ﷺ کے جملہ پہلوؤں پر نظر رکھتا ہے۔ اردو نعت کی روایت میں بہ نسبت دیگر مضامین، سیرت کو کماحقہ بیان نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ فی زمانہ بیان سیرت کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ سیرت ہی وہ طریق ہے کہ جس پر چل کر ہم شخصی و معاشرتی مسائل کو حل کر سکتے ہیں اور اسلامی تشخص کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

میرے آقا کے شب و روز پہ ڈالے جو نظر
زندگی کرنے کا دنیا کو شعور آجائے

محبت اور تعلق خاطر وہ چراغ ہے جو نفرت اور عداوت کی ظلمات کو مٹا دیتا ہے اور ایک سچے محبّ کو اس تعلق کا کس قدر احساس ہوتا ہے یاور وارثی اس کا اظہار یوں کرتے ہیں

عشق سرکار کا سینے میں جلالے جو چراغ
میرا دشمن بھی اگر ہو اسے اپنا لکھوں

حضور ﷺ اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود، کس قدر عبادت گزار ہیں کہ معبود حقیقی بھی قیام میں تنصیف کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ جب طوالت شب بھی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتی ہے، اللہ کا وہ سب سے برگزیدہ بندہ، وہ عبد شکور رکوع و سجود میں مستغرق رہتا ہے۔ یاور وارثی نے بڑی ہوش مندی کیساتھ، سیرت کے اس پہلو

کو بھی بیان کیا ہے

طوالت شب تھکی تھکی ہے، سحر کی آغوش ڈھونڈتی ہے
نبی کے قعدے، نبی کے سجدے، نبی کا طول قیام دیکھو!

یہ کائنات رنگینیوں کا مجموعہ ہے؛ ہر گام پہ روشنیوں کے چراغ جل رہے ہیں۔ ہزاروں مناظر بینا کو دعوت نظارہ دیتے نظر آتے ہیں۔ چشم و بالا پہاڑ، بہتے جھرنے، ابلتے ہوئے چشمے، برف پوش وادیاں الغرض جہاں دیکھیے ایک عجیب دنیا ہے لیکن ایک محبّ اور سالک کو وہی نظارہ متعجب کرتا ہے جہاں اس کے حبیب کا مسکن ہو!

دریا کے اس طرف بھی ہیں منظر حسین مگر
سرکار ہیں جہاں وہ کنارا کچھ اور ہے

عشق جب ماسوا سے بڑھ جاتا ہے تو دوریوں کا قصہ مختصر ہونے لگتا ہے، سیل غم تھمنے لگتا ہے اور قلب سکون آشنا ہونے لگتا ہے ایسے میں ایک عاشق صادق کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ وہ پلک جھپکتے اس دیار نور و نکہت کی فضاؤں میں آجائے جہاں حبیب دو جہاں ﷺ جلوہ فراز ہیں۔

دل کو عجلت ہے بہت اور دور ہے ان کی گلی
آج یاور امتحان بال و پر ہونے کو ہے

یاور وارثی کی نعت گنجینۂ معنی کا ہے، فنی طائفہ نظر سے دیکھا جائے تو ان کی بیشتر نعتیں، اساتذہ کی زمینوں میں کہی گئی ہیں جو کہ ان کی شاعرانہ مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کسی بھی معروف زمین میں کچھ کہنا آسان نہیں ہے کیونکہ ان پہلوؤں سے اجتناب کرنا جو برتے جا چکے ہوں، نئے امکانات دریافت کرنا اور انہیں اظہار کی انفرادیت عطا کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ یاور کے ہاں مضامین کی رنگارنگی بھی ہے اور وہ ایک بات کو سو رنگ سے باندھنے کا ہنر بھی رکھتے ہیں۔ ان کا اشہب فکر سنگلاخ زمینوں میں بھی نہایت سرعت اور مستی کیساتھ گزرتا ہے۔ سحاب نور کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس میں کم و بیش تمام مروجہ بحور میں نعت کہنے کی شعوری کوشش کی گئی ہے۔ یاور وارثی کے نزدیک نعت، قرطاس و قلم کے معتبر رشتے کا نام ہے، نہ صرف یہ بلکہ وہ مدحت کی قندیل کو بخشش کا ذریعہ خیال کرتے اور نعت کو اثاثۂ جاں تصور کرتے ہیں

ان کا گھر ہے میرا دل
میرا اثاثہ ان کی نعت

خدا کی رحمت کا بادل ہر ایک پہ برستا ہے، وہ یاور وارثی پہ بھی برسا ہے اور انہوں نے ان قطرات نور کو سحاب نور کی صورت جمع کیا ہے اور ہم تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ خدا انہیں سرسبز و شاداب رکھے!

حمد

تمام مشعلیں اُس کی ہیں سب دیے اُس کے
مہ و نجُوم میں ہوتے ہیں تذکرے اُس کے

تہی نہیں کوئی دامن جہانِ ہستی میں
شبِ سیاہ کو حاصل ہیں رتجگے اس کے

کسی گلی ، کسی کوچے ، کسی دیار کا ہو
ہر اک چراغ ہے روشن چراغ سے اس کے

ہمارے بس میں کہاں ہے سمجھ سکیں مضمون
ہمیں دکھاتے ہیں رستہ اشاریے اس کے

افق کے پار بھی ہم چھوڑ آئے نقشِ قدم
ہماری ناؤ کو چپو جو مل گئے اس کے

ہوا ہے دستِ عطا جس پہ مہرباں اس کا
دیے جلائے ہیں بڑھ کر ہواؤں نے اس کے

شجر ہیں میکدے، ساقی ہے شاخسار اُس کی
پھلوں کے جَام میں مشروب ہیں بھرے اس کے

ہے جگنوؤں کی چمک لاالہٰ! کا نغمہ
ہیں تتلیوں کے لبوں پر ترائیلے اس کے

بنا کے ایک ورق رہ گزارِ وحشت کو
لکھے ہَواؤں نے سانیٹ نئے نئے اس کے

نگاہ بس یہی دو چار گام جَاتی ہے
بہت طویل ہیں رحمت کے سلسلے اس کے

ہماری کور نگاہی سمجھ نہیں پاتی
کتابِ نور میں لکھے تو ہیں پتے اس کے

ثنا حبیبؐ کی اُس کے ہے زندگی میری
مرے لئے ہیں مفاہیم و قافیے اس کے

صدائے کُن سے جو اذنِ سفر ملا یاؔور
روانہ ہوگئے صدیوں کے قافلے اس کے

☆

خالقِ کُن فکاں ، ربِ ارض و سما ، مصطفیٰؐ کے خدا
مصطفیٰؐ پر ہے بس ، تیری حمد و ثنا ، مصطفیٰؐ کے خدا

ہم حریصِ کرم ، تو عطا ہی عطا ، مصطفیٰؐ کے خدا
رکھ ہمارے لئے بابِ رحمت کھلا مصطفیٰؐ کے خدا

تیری مرضی پہ ہے تو جو چاہے بڑھے پیاس اتنی کہ بس
ایک قطرہ بنے کل سمندر ترا مصطفیٰؐ کے خدا

صرف تیری رضا، میرا مطلُوب ہو، میرا مقصود ہو
ہو عبادت مری، بے طلب، بے ریا، مصطفیٰؐ کے خدا

سب ستارے ترے، ساری سمتیں تری، سارے رستے ترے
خالقِ دو جہاں اے مرے رہنما، مصطفیٰؐ کے خدا

میرا سب کچھ ترا، تیرا سب کچھ مرا، ماسوا کچھ نہیں
تو ہی آئے نظر ، آئینہ، آئینہ ، مصطفیٰؐ کے خدا

تیری قدرت ہے وہ حرف کُن کی تجھے کچھ ضرورت نہ تھی
خلق کرتا جہاں ، اک اشارا ترا ، مصطفیؐ کے خدا

تیرا دستِ کرم توڑ دیتا ہے سب ہتھ کڑی بیڑیاں
تو ہی بخشے ہمیں ، روشنی اور ہوا ، مصطفیؐ کے خدا

ایک ہی شاخ میں ، اتنی نیرنگیاں ، اتنی حیرانیاں
ہر ثمر کو دیا اک الگ ذائقہ ، مصطفیؐ کے خدا

باغِ اُمید میں اک شجر اور ہے ، بے عبا ، بے قبا
منتظر ہے ترے ابرِ الطاف کا مصطفیؐ کے خدا

عشقِ سرکار کا دل پہ تحریر کر ، کوئی تدبیر کر
یاد آئے سبق ہم کو بھولا ہوا ، مصطفیؐ کے خدا

یاؔورِ وارثی کے لئے زندگی کر دے آسان تو
مصطفیؐ کے خدا ، مصطفیؐ کے خدا ، مصطفیؐ کے خدا

☆

اُسی کے گُل میں اشارے اُسی کے گیسو میں
رواں دواں ہے وہی موج خوشبو میں

اسی نے دشتِ تماشا کو طول و عرض دیئے
اسی نے رَم کے شرارے بھرے ہیں آہو میں

وہی ہے انجمنِ دل میں ہم نشیں میرا
اسی کی دستکیں سنتا ہوں اپنے پہلو میں

مری گرفت سے باہر ہوں کیوں افق اس کے
''اسی کا زورِ تصرف ہے دست و بازو میں''

وہ جس کو چاہے کرے سائبانِ ابر عطا
وہ چاہتا ہے تو چلتے ہیں قافلے لُو میں

اسی کی لَو سے ہے روشن فضائے عارض و لب
اسی کے انجم و مہتاب چشم و ابرو میں

کسی کو بھیج کے اس نے مٹا دیئے وہ نقوش
جو موجِ آب بنا کر گئی تھی بالُو میں

ہوا بھی چھُولے تو جُھک جائے اک طرف یا اَور
اسی کے عدل کا اظہار ہے ترازُو میں

☆

☆

نزدیک تر از رگِ گلو تو
ہر موجِ نفس کی آبرو تو

نظروں سے مری نہاں ہے لیکن
رہتا ہے ہمیشہ روبرو تو

دے گُل کو بشارتِ تبسم
پہنا کے قبائے رنگ و بو تو

تیری ہی عطا ہے نطق و گفتار
سرمایۂ بزمِ گفتگو تو

ہر رنگ میں آئینہ تری ذات
بارش تو ، سبزہ تو ، نمو تو

ہر خلقتِ آب و گِل میں تو ہے
قریہ قریہ ہے کو بہ کو تو

کیا میری فراست و بصیرت
ہے وجہِ ہزیمتِ عدو تو

یآور کی طرح ہزاروں یآور
چاہے تو بنا دے ہو بہو تو

☆

☆

تابانیِ شعلۂ نمو بھی تیری
بیتابیِ موجِ رنگ و بُو بھی تیری

ساحل بھی ترے ہیں آبجو بھی تیری
موجوں کی تلاش و جستجو بھی تیری

ہے پرچمِ حرفِ حق بھی تیرا یارب
ہم بھی ہیں ترے صفِ عدو بھی تیری

تیری ہی متاعِ آبلہ پائی بھی
صحرائے تشنگی کی خو بھی تیری

زنجیرِ قفس بھی شعلۂ حسرت بھی
آوازِ پرندِ خوش گلو بھی تیری

اَشکوں سے تربہ تر یہ دامن بھی ترا
اور دستِ دعا کی آبرو بھی تیری

آدابِ نشست ولب کشائی بھی ترے
جبریلؑ بھی تیرے گفتگو بھی تیری

پیراہنِ تار تار بھی تیرا ہے
مشاقِ سوزنِ رفو بھی تیری

اُمیدِ گل و ثمر بھی تیری ہی عطا
دل بھی ترا شاخِ آرزو بھی تیری

الفاظ بھی تیرے ہیں معانی بھی ترے
شیرینیِ شہدِ گفتگو بھی تیری

زخموں سے ٹپک رہی ہے قطرہ قطرہ
یارب یہ صدائے ہاؤ ہو بھی تیری

اندازِ خرامِ صبحِ روشن بھی ترا
رفتارِ شبِ سیاہ رو بھی تیری

وہ سینۂ آب جو پہ کرتی پرواز
چڑیوں کی قطارِ خوب رو بھی تیری

یاؔور کا یہ دامنِ تہی بھی تیرا
گنجینہ ترا عطا کی خو بھی تیری

☆

چمن کی زرد دامنی کو دے کے رنگ زار تو
شجر شجر کو بخش دے نشاطِ افتخار تو

سلگتے آفتاب کو تو ابر کا نقاب دے
بکھیرتا ہے دشت میں خزانۂ بہار تو

جہانِ ہست و بُود کی تمام ملک ہے تری
جسے بھی چاہے بخش دے وقار و افتخار تو

بدل سکے ترے سوا کوئی نہ تیرے فیصلے
گدا کو سرخرو کرے بنا کے تاجدار تو

ہزار ڈھونڈنے پہ بھی کوئی کمی نہ مل سکے
تمام خلقتِ جہاں بنائے شاہکار تو

تجھے جو یاد کر لیا تو راز ہم پہ یہ کھلا
خزانۂ سکون تو ہے دولتِ قرار تو

ترے غرور کی نظر کو ناگوار ہو اگر
تو گلستاں کو دفعتاً بنادے خارزار تو

دریچۂ جمال میں بٹھا کے ماہتاب کو
بچھا دے آسمان پر نجوم بیشمار تو

مری نگاہ کو اڑا حدِ خیال سے پرے
مری فضائے دید کو بنادے بے غبار تو

تو خالقِ عظیم ہے رحیم ہے کریم ہے
مرے لئے بھی خلق کر متاعِ اعتبار تو

دماغ و دل کو کھا رہی ہیں الجھنوں کی دیمکیں
ہمارے خاندان پر نوازشیں اتار تو

میانِ رہ گزار ہی چمک اٹھیں گی منزلیں
خدا کا نام لے کے دیکھ یاؔور ایک بار تو

☆

مناجات

☆

شاخِ بے برگ کو گلستاں کر
ہم نوائے ہوائے پیچاں کر

شعلۂ رومی و غزالی بھیج
مشعلِ زندگی فروزاں کر

بے اماں دشت، سر پہ سورج ہے
حسن کی زلف کو پریشاں کر

شمسِ نصف النہار حق کو بنا
سرنگوں ہر صلیبِ خنداں کر

خاک کو دے نمو کے نذرانے
ابرِ بے فیض کو گریزاں کر

دے قبا برگ و بار کی مولیٰ
سبز و شاداب شاخِ عریاں کر

فرش ہو عرش ہو خلا ہو کہ دل
زیرِ پا ہر فصیلِ امکاں کر

مجھ کو کوئے حبیبؐ تک پہونچا
دور سینے سے دردِ ہجراں کر

روبرو دل کے رکھ جمال اس کا
آئینہ ہے تو اِس کو حیراں کر

دل میں رکھے ہوئے بتوں کو نکال
یا الٰہی ہمیں مسلماں کر

دے کے یآور کو عشق وارثؒ پاک
وارثی رنگ کو نمایاں کر

☆

☆

اُڑنے کا سلیقہ دے پرواز کے پرؔ دے دے
ہو جس میں رضا تیری وہ راہ گزر دے دے

زخموں کو ہرا کردے آہوں میں اثر دے دے
اس دامنِ خالی کو یارب یہ گہُر دے دے

اٹھے ہوئے ہاتھوں کو مایوس نہ کر یارب
مقبول دعاؤں کا ان کو بھی ثمر دے دے

ہم کو بھی تمنا ہے جنت کے اجاؔلے کی
ماں باپ کی خدمت کا پرنور گہر دے دے

یارب مجھے دشمن کا احسان چکانا ہے
دے حوصلہ خالد کا ، طارق کا جگر دے دے

غیروں کو بنا دیں ہم اسلام کا دیوانہ
وہ خلق و مروت دے ، وہ علم و ہنر دے دے

دولت نہ سہی یارب ، ثروت نہ سہی یارب
یاؔور کے گھرانے کو توقیرِ دِگر دے دے

☆

رسولِ پاک کے در کا فقیر کر مولا
بہت غریب ہوں مجھ کو امیر کر مولا

جو رہروانِ مدینہ کو راہ دکھلائے
مجھے وہ سنگِ مسافت کا تیر کر مولا

امیرِ شہر کے پنجے سے دے رہائی مجھے
نبیؐ کی زلفِ کرم کا اسیر کر مولا

سیاہ رات ہے ، جنگل ہے اور میں تنہا
نوازشاتِ نبیؐ کو نصیر کر مولا

مجھے بھی نقشِ کفِ پائے مصطفیٰؐ سے نواز
مجھے بھی کاہکشاں کی لکیر کر مولا

تھکے جو رقصِ جنوں سے مرے بدن کا مزاج
تو پھر فدائے سراجِ منیرؐ کر مولا

خیال و فکر کو پاکیزگی عطا کر دے
سخن کو نعت نگاری کا پیر کر مولا

نظر کو محرمِ نظارۂ مدینہ کر
تصورات کو روشن ضمیر کر مولا

نبیؐ کی مدح نگاری کا شوق ہو جن کو
اُن اہلِ فن کو ادیبِ شہیر کر مولا

لحد میں یاؔورِ ناکارہ جب پہونچ جائے
تو سہل شدتِ منکر نکیر کر مولا

نعتیں

☆

آتے جاتے ہوئے یہ شام و سحر نعت پڑھیں
خوشبوئیں رقص کریں برگ و ثمر نعت پڑھیں

آمدِ سرورِ کونینؐ کی آتی ہے گھڑی
قافلے شب کے جھکائے ہوئے سَر نعت پڑھیں

ایک اِک موج سمندر کی پڑھے نعتِ رسولؐ
سب صدف نعت پڑھیں، سارے گہر نعت پڑھیں

جس گھڑی آئے دریچے پہ افق کے سورج
صبح دم ساتھ پرندوں کے شجر نعت پڑھیں

یہ شبِ آمدِ سرکارؐ ، یہ سوتا ہوا شہر
آج کی رات تو وہ ہے کہ کھنڈر نعت پڑھیں

زندگی کا ہو کوئی موڑ ، کوئی منزل ہو
آرزو ہے کہ مرے نورِ نظر نعت پڑھیں

پھر وہ جذبہ ہو عطا بدر و احد کے آقاؐ
زیرِ شمشیر ترے خاک بسر نعت پڑھیں

یاد کرکے وہ مدینے کے سہانے منظر
حسرتیں دل کی پسِ دیدۂ تر نعت پڑھیں

ایک لمحہ نہ ہوں خاموش ہمارے لبِ شوق
پڑھ چکیں نعت تو ہم بارِ دگر نعت پڑھیں

منتظر حشر کے ہیں روز ازل سے یاؔور
پل پہ بچھ جائیں تو جبریلؑ کے پر نعت پڑھیں

☆

☆

اے احمدِ آسمانِ عالم
تجھ پر ہیں فدا شہانِ عالم

گُل پیکر و مہ رُخانِ عالم
ہیں تیرے فقیر جَانِ عالم

محمُودؐ و احمدؐ و محمدﷺ
کہتی ہے تجھے زبانِ عالم

تو نام سے مدحتِ مکمل
تو ذات سے سائبانِ عالم

حیران تری فصاحتوں پر
ہر افصح افصحانِ عالم

عالم تری ذات کا ہیں صدقہ
ہے نام ترا نشانِ عالم

ہر گام سجے ہیں خوان تیرے
اے مالک و میزبانِ عالم

ہم بے کس و بے نوا ہیں تیرے
تو مونس و مہربانِ عالم

حل ہوتا ہے خاکِ پا سے تیری
ہر مسئلۂ گمانِ عالم

تفسیرِ کتابِ نور تو ہے
اے نکتۂ نکتہ دانِ عالم

ہے تیرے ہی تذکرے سے قائم
رنگینئ داستانِ عالم

اے وہ کہ خدا کا تو ہے محبوب ﷺ
بندے ترے صاحبانِ عالم

گنبد ترا عرش کا عمامہ
در ہے ترا آسمانِ عالم

والعصر ، ہے تیری مسکراہٹ
روشن گرِ خاکدانِ عالم

حسنینؑ ہیں تیرا نور آقا
گھر ہے ترا شمع دانِ عالم

وہ گھر ترا وہ ترا مدینہ
ہے کعبۂ عاشقانِ عالم

پاتے ہیں ترے ہی در کا صدقہ
جتنے ہیں گداگرانِ عالم

کیا چیز ہے خاکِ راہ تیری
کیا سمجھیں گے عامیانِ عالم

آمد تری گلستانِ گُل میں
ہے باعثِ عز و شانِ عالم

زد میں ہیں تری نشانے تیرے
ہاتھوں میں ترے کمانِ عالم

تو خونِ رگِ حیاتِ کونین
تو قوتِ استخوانِ عالم

جو تیرے غلام کا ہو ہمسر
کوئی نہیں درمیانِ عالم

روشن ہیں ترے چراغِ رخ سے
سب آئینہ زادگانِ عالم

لکھا ہے جبیں پہ نام تیرا
ہے مِلک تری مکانِ عالم

حامی تو مرا ہے مجھ کو غم کیا
دے دوں گا میں امتحانِ عالم

لاریب ہے اسمِ پاک تیرا
شیرینیٔ بر لسانِ عالم

کیا مدح بیاں کرے گا یاؔور
بے علم و بے زبانِ عالم

☆

☆

چمکیں آنکھوں کے دیے چہرے پہ نور آجائے
نام سرکارؐ کا لینے سے سرور آجائے

میرے آقاؐ کے شب و روز پہ ڈالے جو نگاہ
زندگی کرنے کا دنیا کو شعور آجائے

آرزو ہے جو پھروں کوچۂ تنہائی میں
ساتھ دینے کے لئے یادِ حضورؐ آجائے

ہاتھ پر رکھ دے ہوا کوچۂ آقاؐ کا غبار
یوں جو ہو مجھ کو مقدر پہ غرور آجائے

میرے کشکول میں کچھ آئے نہ آئے لیکن
سکّۂ رحمتِ سرکارؐ ضرور آجائے

نامِ سرکارِ دوعالم جو لبوں پر ٹھہرے
روشنی کر کے اندھیروں کو عبور آجائے

چھوڑ کر کوچۂ سرکار کو جائے نہ غلام
ساتھ دینے کو اگر خلد کی حور آجائے

یہ تمنا مرے سینے میں مچلتی ہے بہت
نعت ہونٹوں پہ ہو اور یومِ نشور آجائے

ہر گھڑی کرتی ہے اعلان یہ خاکِ طیبہ
ہو چکا ہو جو کوئی زخموں سے چور آجائے

حشر کی دھوپ ستاتی ہو جسے وہ یاوَر
جانب سایۂ دامانِ حضور آجائے

☆

☆

ہر سمت سے کر کے سفر ابر عطائے کبریا کوئے نبیؐ تک آ گیا
دیکھا جو یہ منظر حسیں وجدان بولا قافلہ کوئے نبیؐ تک آ گیا

فضلِ خدائے کن فکاں میرا مقدر پا گیا کوئے نبیؐ تک آ گیا
بھولی کہانی بن گیا رنج و الم کا راستہ کوئے نبیؐ تک آ گیا

مانا جنوں کا مشورہ سنگِ رہِ طیبہ نگر بن کر ہوا یوں کامراں
اہلِ خرد کی ٹھوکریں کھاتا ہوا یہ دل مرا کوئے نبیؐ تک آ گیا

تاریکیوں کے لشکری ہر گام پر ہر موڑ پر آمادۂ پیکار تھے
لیکن مرا رخشِ جنوں نعتِ نبیؐ پڑھتا ہوا کوئے نبیؐ تک آ گیا

ہر اک دیارِ آرزو کرتا رہا تحریر بس ناکامیاں ، محرومیاں
دل کو سکوں ملنے لگا جب کاروانِ التجا کوئے نبیؐ تک آ گیا

ہاں بس یہی ہے وہ گھڑی تقدیر جس کی ہے بڑی ہونے کو ہے ذکرِ نبیؐ
اے چشمِ نم کر لے وضو اب بڑھتے بڑھتے تذکرہ کوئے نبیؐ تک آ گیا

ہوتا رہا مجھ پر کرم راہِ عروج و ارتقاء طے کر کے پہونچا بام پر
پہلے کیا طوفِ حرم پھر چوم کر غارِ حرا کوئے نبیؐ تک آ گیا

بن کر چراغِ رہنما یادِ رسولِؐ دوجہاں ہمدم ہوئی رہبر ہوئی
لب پر سجائے نغمۂ صد مرحبا صل علیٰ کوئے نبیؐ تک آ گیا

در مصطفےٰؐ کا چومنے سینے سے نکلی آرزو آنکھوں میں آنسو آگئے
دل جھوم کر کہنے لگا ، کوئے نبیؐ تک آ گیا کوئے نبیؐ تک آ گیا

ہر ایک کو راحت ملی سب پر مساوات و کرم کی بارشیں ہونے لگیں
سیرت نبیؐ کی دیکھ کر دنیا کا ہر چھوٹا بڑا کوئے نبیؐ تک آ گیا

زندانِ ذلت ڈھہ گیا کوئے حقارت سے مجھے آخر رہائی مل گئی
تقدیر نے کی یاوری ، یاؔور بہت اچھا ہوا کوئے نبیؐ تک آ گیا

☆

☆

خلدِ بریں اُن کے لئے انوارِ طور اُن کے لئے ہیں سلسبیل و کوثر و غلمان و حور اُن کے لئے
عرشِ بریں تحت الثریٰ سارے مکیں سارے مکاں تخلیق رب نے کر دیئے نزدیک و دور ان کیلئے

ہے ابتدا تا انتہا یہ کائناتِ رنگ و بو اُن کی عطا و جود سے خوئے تحرک کی امیں
ہے اتحاد و انتشار اجزا کا اُن کے واسطے کن کی صدا ان کے لئے آوازِ صور اُن کے لئے

ہر بات اُن کی نور ہے ہر کام اُن کا نور ہے پیغام اُن کا نور ہے آقاؐ سراپا نور ہیں
اللہ نے بخشا انہیں نوری بدن نوری قبا بھیجا لباسِ حرف میں قرآں کا نور اُن کے لئے

تاجِ شفاعت کے امیں محمودؐ و حامدؐ ہیں وہی ہیں قابلِ تعریف وہ ہیں مقصدِ توصیف وہ
مزملؐ و مدثرؐ و طٰہٰؐ لقب یٰسینؐ لقب احمدؐ محمدؐ مصطفٰےؐ حضرت حضور اُن کے لئے

عرفان کی راہیں کھلیں آگاہیوں کے در کھلے اِفہام اور تفہیم کے ہر گام پر دفتر کھلے
احساس کی جہتیں سبھی لیں بوسئہ پائے نبیؐ عین الشعور ان کے لئے تحت الشعور اُن کے لئے

پرواز کے پاتے ہیں پر ان کے لئے شمس وقمر دن رات ان کے واسطے کرتے ہیں قرنوں کا سفر
ہر باغ میں ہر شاخ پر بام و در و دیوار پر برپا رہے شام و سحر بزم طیور ان کے لئے

کیا حیثیت منجدھار کی موجِ بلا کیا چیز ہے ایمان ہے اس بات پر ساحل ملے گا بالیقیں
ان کا اشارہ ہے تو پھر کیوں جان کی پروا کروں ہنستے ہوئے دریائے غم کر لوں عبور ان کے لئے

رب کی رضا کے واسطے نوکِ سناں کو سر دیا اور ان کی امت کے لئے قربان گھر بھر کر دیا
اے کربلا کی سرزمیں ہے یاد تجھ کو یا نہیں شبیرؑ کا پیکر ہوا زخموں سے چور ان کے لئے

اے شاعرانِ نعت تم پر خاص یہ انعام ہے لب پر تمہارے ہر گھڑی محبوبِ رب کا نام ہے
جو سامعینِ نعت ہیں جو قارئینِ نعت ہیں ارزاں ہوئی ہے دولتِ کیف وسرور ان کے لئے

عشقِ نبیؐ کے نور سے روشن ہر اک چہرہ لگے ہر سو اغثنی یا رسول اللّٰہ کا نعرہ لگے
رحمت کی بارش ہو یہاں یعنی خدا ہو مہرباں دن رات ہو رطب اللساں یوں کا پنور اُن کے لئے

اُن کے لئے آنسو بہا اُن کے لئے رکھ آنکھ نم اپنی جبینِ شوق رکھ ان کے درِ اقدس پہ خم
کیا فکر تجھ کو خوف کیا ہرگز نہ کر فکرِ جزا یاؔور لواءِ حمد ہے روزِ نشور ان کے لئے

☆

☆

کرم کی شال رحمت کا دوشالا ہم بھی لائینگے
درِ سرکارؐ سے نعمت کا تھالا ہم بھی لائینگے

ہمارے واسطے وہ آبِ کوثر سے بھی اچھا ہے
خدا چاہے تو روضے کا غسالا ہم بھی لائینگے

پہن کر جس کو مہر و ماہ کو ملتی ہے تابانی
لباس اُن کی گلی کی خاک والا ہم بھی لائینگے

رسولِ پاکؐ کے غارِ حرا کی جلوہ سامانی !
بھکاری ہم بھی ہیں تیرا اجالا ہم بھی لائینگے

فرشتے بھی جہاں کی بھیک لیکر عیش کرتے ہیں
اُسی لنگر سے یاؔور اک نوالا ہم بھی لائینگے

☆

☆

ابھی ہوں گھر میں مگر تخیل ہوا میں اڑنے لگا ابھی سے
مری نظر میں چمک رہا ہے مدینۂ مصطفیٰ ابھی سے

ابھی مدینے کے راستے میں سفر کے اسباب ہی ہوئے ہیں
قدم مرے چومنے لگی ہے جبینِ بادِ صبا ابھی سے

سلام آقاؐ کو پیش کرنے ابھی میں پہونچا نہیں مدینے
مرے مقدر کے آسماں پر گھرا ہے ابر عطا ابھی سے

اُدھر ابھی سے عطا و جود و کرم کے دفتر کھُلے ہوئے ہیں
اِدھر تمنا کئے ہوئے ہے دراز دستِ دعا ابھی سے

خدا ہی جانے جو حال ہوگا درِ نبیؐ پر پہونچ کے یاور
ابھی تو پہلا قدم اٹھا ہے خوشی کی ہے انتہا ابھی سے

☆

☆

گلاب خوشبو لٹا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں
پرندے شاخوں پہ گا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

وہ خادمِ شاہِ دیںؐ کو دیکھو وہ جبرئیلِؑ امیں کو دیکھو
پیام رب کا سنا رہے ہیں، حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

چمک رہی ہیں غریب آنکھیں دمک رہے ہیں یتیم چہرے
اسیر خوشیاں منا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

گیا زمانہ وہ ظلمتوں کا نہیں ہے اب خوف پتھروں کا
سب آئینے مسکرا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

وہ آئیں حواؑ، وہ آئیں مریمؑ، وہ حضرتِ ہاجرہؑ بھی آئیں
کہ سب کے سردار آ رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

کریم ابنِ کریم ہیں وہ رحیم ابنِ رحیم ہیں وہ
صبا کے پیغام آ رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

ترانے آمد کے گا رہے ہیں تمام غِلماں تمام حوریں
مَلَک بھی دھومیں مچا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

سُرور اتنا کہاں تھا پہلے سکون اتنا کہاں تھا پہلے
تمام منظر بتا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

نجوم و مہتاب کے اجالے مکانِ اقدس میں آمنہؓ کے
ردائے نوری بچھا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

قدم سِتم کا اُکھڑ رہا ہے نظامِ ہستی بدل رہا ہے
پرَے شیاطیں کے جا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

بناؤ بگڑا ہوا مقدر سناؤ اشعارِ نعت یاؔور
فلک پہ تارے بھی گا رہے ہیں حضورؐ تشریف لا رہے ہیں

☆

☆

مدینہ دیکھوں تو بے اختیار ہو جاؤں
جنوں کو نذر کروں خود نثار ہو جاؤں

کسی نگاہ کو بھاتا نہیں ہوں میں آقاؐ
ملے جو لمس ترا شاہکار ہو جاؤں

چلیں جو تیرے گداگر تو ساتھ چلنے لگوں
میں تیرے کوچے میں بیٹھا غبُار ہو جاؤں

جو تیرے چاہنے والے چلیں تری جانب
یہ آرزو ہے کہ میں رہ گزار ہو جاؤں

مرے وجود کا شیرازہ جب بکھر جائے
تو ذرّے ذرّے سے مدحت گزار ہو جاؤں

بجھوں تو مجھ کو ہٹائے نہ کوئی در سے ترے
جلوں تو یوں کہ چراغِ مزار ہو جاؤں

ترے غلام کا جو زر خرید ہو آقاؐ
میں اُس غلام کا خدمت گزار ہو جاؤں

جو دوسری طرف آئے نظر تری صورت
تو ایک جِست میں دریا کے پار ہو جاؤں

تری گلی کے علاوہ کہیں نہیں ممکن
بھکاریوں میں رہوں ،شہریار ہو جاؤں

جو تیرا ذکر کروں ، دل لہو لہو ہو جائے
جو تیرا نام سنوں بے قرار ہو جاؤں

بغیر تیرے تعلق کے غیر ممکن ہے
ترا بنے تو میں یاؔور کا یار ہو جاؤں

☆

☆

انجم و مہتاب کیا ہیں روشنی کیا چیز ہے
مصطفیٰؐ کے اک تبسم سے بڑی کیا چیز ہے

در پہ آقاؐ کے پہنچنے کا شرف حاصل تو ہو
میں جنوں قربان کردوں آگہی کیا چیز ہے

کچھ بھی کر سکتی نہیں آقاؐ کی مرضی کے بغیر
موت ہے قربان اُن پر زندگی کیا چیز ہے

اُن کا دامانِ کرم حاصل جو ہو جائے تو پھر
مال و زر کیا چیز ہیں اُن کی کمی کیا چیز ہے

مصطفیٰؐ کے غم سے بڑھ کر کوئی بھی دولت نہیں
یہ نہ حاصل ہو تو آنکھوں کی نمی کیا چیز ہے

ان کے صدقے ہی تو ہاتھ آیا جہانِ رنگ و بو
ہو نہ اُن کا نعت خواں تو آدمی کیا چیز ہے

مالکِ کل اور شکستہ سی چٹائی پر بسر
مصطفیٰؐ سے جا کے پوچھو سادگی کیا چیز ہے

تیرے دل کے در پہ تالا دشمنی کا ہے لگا
تجھ کو کیا معلوم در پر حاضری کیا چیز ہے

جان و دل سے یوں ہوئے بوبکرؓ آقاؐ پر نثار
دولتِ فاروقؓ و عثمانؓ و علیؑ کیا چیز ہے

جاؤ ابراہیم ادہمؒ سے کرو جا کر سوال
کس کو کہتے ہیں فقیری ،سروری کیا چیز ہے

میں نہ اس کے بدلے یاؔور دولتِ کونین لوں
جذبۂ عشقِ نبیؐ سے قیمتی کیا چیز ہے

☆

☆

گونجی اماں اماں کی صدا تو حضورؐ آئے
غم نے اٹھایا دستِ دعا تو حضورؐ آئے

اقرا کی روشنی میں نہانے کے واسطے
غارِ حرا نے مانگی دعا تو حضورؐ آئے

آنکھیں نداموں کے گہر رولتی رہیں
نم ہو گئی زمینِ وفا تو حضورؐ آئے

باغِ نشاط و نور میں خوشبو کے ساز پر
رقصاں ہوئی جو بادِ صبا تو حضورؐ آئے

دنیا تھی مہربان تو گھیرے ہوئے تھے غم
اللہ مہربان ہوا تو حضورؐ آئے

خیرات انبساط کی دینے کے واسطے
درِ خلد زندگی کا کھُلا تو حضورؐ آئے

اعلانِ حق کے واسطے آجایئے حضور
فاراں کی چوٹیوں نے کہا ، تو حضورؐ آئے

محشر کی سخت دھوپ تھی کہرام تھا بپا
مانگا گیا جو لطف خدا تو حضورؐ آئے

پوشیدہ جس کے بطن میں تھا سرِّ کائنات
گونجی وہ دلنواز صدا تو حضورؐ آئے

قوسِ قزح کے رنگ چمکتے ہیں جس طرح
بادل کثافتوں کا چھٹا تو حضورؐ آئے

بادِ خزاں کے قافلۂ بے جہات سے
کوئی بھی راستہ نہ بچا تو حضورؐ آئے

یاؔور رواں دواں تھا چراغوں کا قافلہ
زور آندھیوں کا بڑھنے لگا تو حضورؐ آئے

☆

☆

سنگ وہ موم ہوگیا جس کو ملی دعا تری
یہ ہے بڑا کرم ترا ، یہ ہے بڑی عطا تری

تیرے طفیل آسماں چومے زمین کے قدم
نعت پڑھے افق افق صبح و مسا شہاؐ تری

تیرے لئے فراز سب ، تیرے کمال ہیں عجب
مہر و مہِ فلک ترے ، نور ترا ، ضیا تری

جو بھی ہے درمیان سب تیری رضا کے نام ہے
شامِ ابد ترا حرم ، صبحِ ازل ادا تری

خرچ کبھی نہ میں کروں رکھوں بہت سنبھال کر
تجھ سے اگر ملے مجھے دولتِ نقشِ پا تری

تو جو کہے تو دیکھ لوں پھر سے ترے دیار کو
بات کوئی مرے نبیؐ رد نہ کرے خدا تری

وسعتِ کائنات میں تیری مثال ہی نہیں
عکس ہیں دلنشیں ترے، ذات ہے آئینہ تری

میرے حریمِ دل میں آ مجھ سے بھی کچھ کلام کر
مجھ کو بھی سرفراز کر میں بھی سنوں صدا تری

موجِ بہار ہے تری ، تیرے خیال میں مگن
موسمِ خوشنما ترا ، ابر ترے ، ہوا تری

سب کو عطا کیا گیا صدقہ ترے جمال کا
رنگ میں ہے چمک تری، پھول میں ہے ضیا تری

طائرِ سدرہ ہے ترا خادمِ در مرے نبی
عرش ہوا ہے سرخرو چوم کے خاک پا تری

عالمِ حشر ہو کہ وہ بزمِ جہانِ خاک ہو
کام ہمارے آئے گی مشعلِ رہنما تری

تیرا عظیم مدح خواں تیرا بوصیریؒ محترم
اُس کا بڑا مقام ہے اُس کو ملی ردا تری

لاکھوں کروڑوں سورما راہ میں ہیں پڑے ہوئے
یاؔورِ بے بصر بھلا مدح کرے گا کیا تری

☆

☆

زمانہ اُن کی گلی کا فقیر آج بھی ہے
نوازشات کی طیبہ نظیر آج بھی ہے

دلِ فسردہ کی دہلیز پر بخطِ جلی
کھنچی ہوئی ترے غم کی لکیر آج بھی ہے

ترا خیال ہی بدرِ منیر کل بھی تھا
ترا خیال ہی بدرِ منیر آج بھی ہے

کوئی بھی خطہ ہو دنیا کا کوئی گوشہ ہو
نبیؐ کی زلفِ کرم کا اسیر آج بھی ہے

سپرد کرکے دل و جاں میں مطمئن ہوں بہت
ترا ہی نقشِ قدم میرا پیر آج بھی ہے

تری ہی راہ پہ چلنے سے کام بنتے ہیں
تری ہی راہ مری دستگیر آج بھی ہے

جسے ملی ہیں تری ہم نشینیاں آقاؐ
ترے گداؤں میں سب سے امیر آج بھی ہے

اک ایک حرف سند ہے زمانے بھر کے لئے
ترا کہا ہوا آفاق گیر آج بھی ہے

جو تیرے پاؤں کی ٹھوکر میں آگیا پتھر
مثالِ آئینہ روشن ضمیر آج بھی ہے

جو روشنی ہے قبا شب کی چاک کرتی ہوئی
چراغِ طاقِ حرم کی سفیر آج بھی ہے

تری کمانِ بدن سے کبھی جو نکلا تھا
ہوا کے پاس وہ خوشبو کا تیر آج بھی ہے

خدائے پاک نے بخشا ہے یہ وقار اس کو
مرا رسولؐ علیم و خبیر آج بھی ہے

رضا رسولؐ کی یاؔور عزیز ہے جس کو
اُسی کے واسطے ربِ قدیر آج بھی ہے

☆

☆

زمیں کی حد سے پرے آسماں سے آگے ہے
مرے نبیؐ کا مکاں ہر مکاں سے آگے ہے

قدم حضورؐ کا عرش علیٰ کے سینے پر
نظر حضورؐ کی وہم و گماں سے آگے ہے

خدائے پاک کے مہمان کا عروج تو دیکھ
قیامِ سرحدِ کون و مکاں سے آگے ہے

ہٹاتا جاتا ہے ہر راہ کی رکاوٹ کو
کرم نبیؐ کا مرے کارواں سے آگے ہے

کہا جو لکھنے کو میں نے ، مرا قلم بولا
نبی کا مرتبہ حرف و بیاں سے آگے ہے

مدینہ عکس ہے اُن کے درِ مقدس کا
درِ رسولِؐ خدا اس جہاں سے آگے ہے

کھڑا ہوا ہوں درِ مصطفیٰؐ پہ میں یاؔور
نگاہ محفلِ سیارگاں سے آگے ہے

☆

میرے شاہِ دیں مرے محبوبؐ زمن
مہکا مہکا ہے تری یادوں کا چمن

ہر اک رمز تجھ پہ کھلا تجھ پہ عیاں
سو سو بار تجھ پہ فدا علم و فن

ہے قرآن مدح میں تیری مرے شاہؐ
کیا تعریف تیری کرے میرا سخن

تجھ سا کوئی نور سراپا ہے کہاں
تو ہی تو ہے نور قبا نور بدن

کاغذ پر اتر نہیں سکتا ترا روپ
ہے معذور جو بھی ہے تصویر کا فن

سر سے پیر تک ہے مثالی ترا جسم
گیسو ابر ، دانت ترے درِ عدن

طیبہ کی ہی خاک بنے میرا لباس
طیبہ کی ہی خاک بنے میرا کفن

ہے آقائےؐ کون و مکاں کی جو گلی
ہو اے کاش وہ مرا گھر میرا وطن

جب بھی نعتِ شاہؐ اُمم کوئی پڑھے
آجاتے ہیں وجد میں صحرا میں ہرن

وہ ہیں اور ساتھ میں ہے ابر کرم
میں ہوں اور شعلۂ زنجیر و رسن

یاؔور میرا قول ہے تصدیق شدہ
طیبہ میں ہی دور ہوں سب رنج و محن

☆

☆

جانبِ شہرِ رسولؐ عزمِ سفر ہے
عرش کی اونچائیوں پہ رخشِ نظر ہے

ان کا کرم بالیقیں ثمر بہ ثمر ہے
ان کی عطا بے گماں شجر بہ شجر ہے

شاہِؐ امم کی نظر حصار ہے میرا
شاہِ امم کا خیال میری سپر ہے

نامِ رسولِؐ کریم لب پہ ہے روشن
بزمِ تمنا ہے اور دیدۂ تر ہے

آنکھ ہے دروازہ میرے دل کے مکاں کا
دل جسے کہتے ہیں وہ رسولؐ کا گھر ہے

ہم نے سجائی ہے بزمِ ذکر جو اُن کی
آئیں گے سرکارؐ بھی سنی یہ خبر ہے

صرف یہ نورِ حبیبؐ رب کا ہے صدقہ
رشک کے قابل جو نورِ شمس و قمر ہے

کوئی جواب اس کا مل سکا نہ جہاں میں
نقشِ قدم مصطفیٰؐ کا آئینہ گھر ہے

ابرِ کرم ! جاَن کر کرم تری عادت
کوئی کیسے زیبِ تن قبائے شرر ہے

آ بھی مرے خوش ادا جمال سراپا
دل میں بسی تیری یاد شام و سحر ہے

حاملِ امی لقب وہ ذات ہے یاؔور
جس پہ فدا کائناتِ علم و ہنر ہے

☆

☆

چراغِ محفلِ ارض و سما ہے نام ترا
نگار خانۂ نور و ضیا ہے نام ترا

اگرچہ تجھ کو چھپے چودہ سو برس گزرے
ہنوز حاملِ دستِ عطا ہے نام ترا

اک ایک دستِ سوالی پہ ہے رقم یہ کلام
عطا ، نوازش و جود و سخا ہے نام ترا

ازل کے سینے پہ تیرا ہی نام کندہ ہے
جبینِ عرش پہ لکھا ہوا ہے نام ترا

مرے رسولؐ ! حبیبِؐ خدا ہے ذات تری
مرے رسولؐ ! حبیبِؐ خدا ہے نام ترا

نہ تیری مثل کوئی ہے ، نہ نام کی ہے مثال
تمام خلقِ خدا سے جدا ہے نام ترا

سوال ہی نہیں اللہ التجا نہ سنے
کرم نواز پسِ التجا ہے نام ترا

ہزار جانیں بھی اس پر نثار ہیں میری
بہت عزیز مجھے باخدا ہے نام ترا

تصورات بھی قیمت لگا نہیں سکتے
دُرِ یتیم ! دُرِ بے بہا ہے نام ترا

کوئی نہیں ہے اگر میرا ہمنوا تو نہ ہو
مرا بھروسہ مرا آسرا ہے نام ترا

لبوں پہ آتا ہے یاؔور کے جس گھڑی آقا
بڑا سکون اُسے بخشتا ہے نام ترا

☆

☆

عِلم و ہنر کا سارا اثاثہ شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے
جہل و جہالت سے چھٹکارا شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے

رستے سارے سرورِ دیں کے نقشِ قدم سے روشن ہیں
بھولے بھٹکے دل کو رستہ شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے

کس نے کہا ہے در در بھٹکو ، رنج و الم کے مارو ! آؤ
سب کو سکونِ دل کا تحفہ شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے

رات کے لمحے دنیا کو جب بانہوں میں بھر لیتے ہیں
نور میں ڈوبا ہر نظارہ شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے

پھول بچھائیں اپنی نظریں چاند بچھائے اپنی کرن
قدم قدم پر حسن کچھ ایسا شہرِ نبیؐ میں ملتا ہے

جب بھی سینہ چھوڑ کے جائے ڈھونڈنے جب بھی نکلوں میں
سچ کہتا ہوں یہ دل میرا شہر نبیؐ میں ملتا ہے

جا نہ سکے تو بزمِ تصور شام و سحر برپا رکھے
شہرِ نبیؐ کا چاہنے والا شہر نبیؐ میں ملتا ہے

رنگ برنگے بادل آ کر شہرِ نبیؐ کو تکتے ہیں
بام بام پر رنگ سنہرا شہر نبیؐ میں ملتا ہے

عشقِ نبیؐ کے سکّے دے کر جو بھی چاہے لے آئے
جنت جانے کا پروانہ شہر نبیؐ میں ملتا ہے

اس منصب سے اے یآور ہے ساری دنیا ہی محروم
نور کا مرکز گنبدِ خضرا شہر نبیؐ میں ملتا ہے

☆

☆

کتنا ہے پروقار مدینے کا راستہ
دیکھو تو ایک بار مدینے کا راستہ

میری نظر نے سرحدِ مکّہ سے طیبہ تک
دیکھا ہے بے غبار مدینے کا راستہ

مجھ کو خبر کہاں تھی کہ مجھ سے حقیر کا
کرتا ہے انتظار مدینے کا راستہ

محبوبِ کردگار ہیں سرکارِ دو جہاں
ہے جانِ ہر بہار مدینے کا راستہ

ایسا حسین راستہ پایا نہیں کہیں
یعنی ہے شاہکار مدینے کا راستہ

سرکارِ دو جہاں پہ درودوں کی ڈالیاں
بھیجے ہے بے شمار مدینے کا راستہ

تا عمر دیکھنے کی کرے آرزو بہت
دیکھے جو ایک بار مدینے کا راستہ

مجھ کو ہی بس سکوں کے ثمر بخشتا نہیں
سب کا ہے غمگسار مدینے کا راستہ

جنت سے پہلے مل نہ سکے گی جہان میں
رکھتا ہے وہ بہار مدینے کا راستہ

رحمت کا آئینہ ہیں مدینے کے بام و در
رحمت کا آبشار مدینے کا راستہ

زندانِ اضطراب میں جو شخص قید ہو
بخشے اُسے قرار مدینے کا راستہ

ہوتے ہیں ہم گناہ کی راہوں پہ گامزن
روتا ہے زار زار مدینے کا راستہ

ہم عاشقانِ کوچۂ سرکارؐ کے لئے
ہے وجہِ افتخار مدینے کا راستہ

جو سچے دل سے سوئے دیارِ رسولؐ جائے
کرتا ہے اس کو پیار مدینے کا راستہ

شہروں کا تاجدار مدینہ رسولؐ کا
رستوں کا تاجدار مدینے کا راستہ

آسیبِ رنج و غم نہ قریب آ سکے کبھی
کرتا ہے یوں حصار مدینے کا راستہ

آقاؐ نے پھر بلایا جو اپنے دیار میں
چوموں گا بار بار مدینے کا راستہ

ہر راہیِ مدینہ کو یاآور قدم قدم
بخشے کرم کے ہار مدینے کا راستہ

☆

☆

چاند کو گنبد خضرا کا دریچہ لکھوں
عرش کو سنگِ درِ سیدؐ والا لکھوں

خاک کو رہ گزرِ نور مجلّیٰ لکھوں
بزمِ کونین کو اک نقشِ کفِ پا لکھوں

شاہِؐ دیں شاہِؐ امم سیدِؐ والا لکھوں
اپنی ہر سانس پہ نامِ شہِؐ بطحا لکھوں

کم سے کم مدحِ شہِ دیںؐ ہے یہ میرے نزدیک
حاملِ تاجِ ازل ، مالکِ عقبیٰ لکھوں

اُن کی ہنستی ہوئی آنکھوں میں اگر جھانک سکوں
قابَ قوسین کی محفل کا خلاصہ لکھوں

تشنگی لوٹ کے آئے نہ کبھی پھر نزدیک
اُن سے اک قطرہ جو پاؤں اسے دریا لکھوں

مندمل جو نہ کسی اور دوا سے ہو پائے
تو اسے زخمِ فراقِ شہِؐ بطحا لکھوں

عشقِ سرکارؐ کا سینے میں جلالے جو چراغ
میرا دشمن بھی اگر ہو اسے اپنا لکھوں

مغفرت کے لئے مدحت کی جلاؤں قندیل
نعتِ سرکارؐ کو بخشش کا ذریعہ لکھوں

اپنے سینے کو لکھوں ان کی گزرگاہِ کرم
آنکھ کو ان کی گلی ، دل کو مدینہ لکھوں

میرے آقاؐ کی طرف سے جو عطا ہو مجھ کو
دل کے کاغذ پہ وہی حرفِ تمنا لکھوں

حاضری کا جو شرف پھر مجھے حاصل ہو جائے
شکریہ سیدِؐ کونین ، دوبارا لکھوں

اے درِ سیدِؐ عالم ترے ذرّات کو میں
چاند سورج کے چمکنے کا وسیلہ لکھوں

جس سے گھبرائے گا خورشید سرِ حشر، اُسے
دامنِ سیدؐ کونین کا سایہ لکھوں

نوکِ خامہ سے لہو بن کے سیاہی ٹپکے
جب میں نورِ نظرِ فاطمہؑ زہرا لکھوں

میرے آقاؐ کا کرم کہہ اٹھے سبحان اللہ
آرزو ہے کہ کبھی شعر اک ایسا لکھوں

کاش وہ دن بھی کبھی آئے مرے شاہِؐ امم
بچے بچے کو ترا چاہنے والا لکھوں

وسعتیں اتنی ملیں شہر کو تیرے آقاؐ
جس جگہ رہتا ہوں اس کو بھی مدینہ لکھوں

خامۂ عشق جو آجائے میسر یاؔور
وجد میں آکے میں آقاؐ کا سراپا لکھوں

☆

☆

آسمانوں کو لپیٹے ہوئے شہپر ہیں مرے
حیرت انگیز رہِ طیبہ میں منظر ہیں مرے

آنکھ ہو ہاتھ ہو دل ہو کہ ہوں سانسوں کے سفیر
ان کی خدمت کیلئے وقف دلاور ہیں مرے

چوم لیتی ہیں جہاں پاتی ہیں آنکھیں میری
سنگ پارے بھی ترے کوچے کے دلبر ہیں مرے

تیرے اک لمس کی پیاسی مری موجیں آقاؐ
منتظر تیری عنایت کے سمندر ہیں مرے

شہر اُن کا نہیں میں چھوڑ کے جانے والا
تکیہ جذبات کا ہے راستے بستر ہیں مرے

رحمتیں ان کی مجھے بھول نہیں سکتی ہیں
سب مقاماتِ توجہ سر محشر ہیں مرے

جن میں کھِلتے تھے تری مدح کے گلشن آقاؐ
کس لئے آج خیالات وہ پتھر ہیں مرے

ایک ٹھوکر سے بنادے انہیں گوہر آقاؐ
تیرے قدموں میں پڑے فکر کے پتھر ہیں مرے

سب کے ہونٹوں پہ جلے اسم محمد ﷺ کا چراغ
انبیا سب ہیں مرے، سارے پیمبر ہیں مرے

جب سے خیرات ترے کوچے کی پائی میں نے
سارے شاہانِ زمانہ پڑے در پر ہیں مرے

وار میں پیٹھ پہ کرتا نہیں ہرگز یاؔور
سینۂ دشمنِ سرکارؐ میں خنجر ہیں مرے

☆

☆

روزِ جزا ہے آج نظارا کچھ اور ہے
لیکن مرے نبیؐ کا اشارا کچھ اور ہے

دنیا میں اور بھی ہیں سہارے بہت مگر
آقاؐ کی رحمتوں کا سہارا کچھ اور ہے

آرام گاہِ سرورِؐ کونین ہے جہاں
مسجد کچھ اور ہے وہ منارا کچھ اور ہے

دریا کے اِس طرف بھی ہیں منظر حسیں مگر
سرکارؐ ہیں جہاں وہ کنارا کچھ اور ہے

حاصل ہمیں ہے دامنِ سرکارؐ میں اماں
رتبہ بروزِ حشر ہمارا کچھ اور ہے

اُترن سبھی بزرگوں کی رکھتی ہے اہمیت
محبوبِؐ کبریا کا اتارا کچھ اور ہے

اعلان کر رہا ہے یہ صحرائے کربلا
دستِ شہِؐ امم کا سنوارا کچھ اور ہے

تم آخری رسولؐ کی امت ہو دوستو !
دنیا پہ اختیار تمہارا کچھ اور ہے

روٹی کا ایک ٹکڑا بھی شاہی سے کم نہیں
بخشیں جو مصطفےٰؐ وہ گزارا کچھ اور ہے

آقاؐ کے عشق نے جو عطا کر دیا ہمیں
سینے میں خیمہ زن وہ شرارا کچھ اور ہے

جس کو درِ رسولؐ سے حاصل ہو روشنی
وہ چاند اور کچھ ہے وہ تارا کچھ اور ہے

ہم والہانہ لیتے ہیں بوسہ جو خاک کا
کوئے نبیؐ سے رشتہ ہمارا کچھ اور ہے

جس کے سرِ ورق پہ ہو نامِ شہِؐ اُمم
یاؔور وہ زندگی کا شمارا کچھ اور ہے

☆

☆

تمام منظرِ لولاک جھلملائے بہت
نبیؐ کی یاد جو آئی تو اشک آئے بہت

فضا میں مدحِ نبیؐ کے حروف جب بکھرے
نجوم و ماہ سرِ بزم جگمگائے بہت

خیال چومنے نکلا جو نقش پائے نبیؐ
قدم قدم پہ ملے رحمتوں کے سائے بہت

غلامِ سرورِؐ دیں کا مکاں رہا محفوظ
اگرچہ شہر میں طوفانِ سنگ آئے بہت

عجیب حال ہے آقاؐ ہمارے کوچے کا
یہاں پہ روشنیاں کم ہیں اور سائے بہت

ہوائے کوئے شہِؐ دیں نے دل پہ دستک دی
پھر اس کے بعد مرے زخم مسکرائے بہت

کھِلا جو شاخِ تمنا پہ ان کے نام کا پھول
مسرتوں کے سنہرے پرندے آئے بہت

خیالِ گنبدِ خضرا جو ساتھ چلنے لگا
ہراس و خوف کے آسیب تھرتھرائے بہت

حضورؐ آپ ہی کوئی علاج بتلائیں
جہاں مَیں رہتا ہوں اپنے ہیں کم پرائے بہت

جھلستی دھوپ کے سینے پہ لکھ دیا جو وہ نام
نوازشات و عنایت کے ابر چھائے بہت

خدا نے جس کو دیئے ہوں تصورات کے پر
یہ مشورہ ہے مدینہ وہ آئے جَائے بہت

گئے جو ان کی گلی میں تو یوں ہوا یاؔور
مقدروں نے گہر عظمتوں کے پائے بہت

☆

☆

چراغِ خانۂ کعبہ فدا حضورؐ پہ ہے
وقارِ عرشِ معلیٰ فدا حضورؐ پہ ہے

فدا حضور پہ ہے حسنِ جنتِ رضواں
بہارِ گلشنِ دنیا فدا حضورؐ پہ ہے

حضور آئے تو بے مثل و بے مثال ہوئی
فضائے شہرِ مدینہ فدا حضورؐ پہ ہے

سب اپنے اپنے زمانے میں ذکر کرتے رہے
ہر اک رسولؐ خدا کا فدا حضورؐ پہ ہے

جسے وجود خدا نے دیا قدم بہ قدم
وہ آبجوئے نظارا فدا حضورؐ پہ ہے

خنک مزاج بنے انتظار میں ان کے
کڑکتی دھوپ کا صحرا فدا حضورؐ پہ ہے

تمام آئینے یہ کہہ کے ہو گئے خاموش
مرا جہانِ تمنا فدا حضورؐ پہ ہے

جھکا ہے گنبدِ خضرا کو چومنے کے لئے
یہ آسمان بھی کیسا فدا حضورؐ پہ ہے

سوا حضورؐ کے کچھ اور سوچتی ہی نہیں
مری زباں مرا لہجہ فدا حضورؐ پہ ہے

روش روش کی جبیں پر لکھا ہے نامِ حضور
ہر ایک پھول ہمارا فدا حضورؐ پہ ہے

سحر ہو شام ہو رہتا ہے بس حضورؐ حضورؐ
مرا تمام گھرانہ فدا حضور پہ ہے

غبارِ راہِ مدینہ سے روشنی پائی
مرا چمکتا ستارا فدا حضورؐ پہ ہے

درِ حضورؐ نے ارزاں کیا ہے اے یآور
سخن وری کا اجالا فدا حضورؐ پہ ہے

☆

☆

آقاؐ جو کردے آپ کے دستِ کرم سے دور
رکھتا ہوں اس خوشی کو بہت چشمِ نم سے دور

رکھ لیں مجھے بھی باغِ عنایات میں حضورؐ
ہو جاؤں تا کہ کشمکشِ بیش و کم سے دور

سرکارؐ کی نگاہ کا یہ انتخاب ہے
رہتا نہیں ہوں اس لئے بابِ حرم سے دور

دنیا کو جستجو ہے عبث حسن زار کی
آقائےؐ کائنات کے نقشِ قدم سے دور

کونین دسترس میں ہیں سرکارؐ کے مگر
سوتے ہیں وہ چٹائی پہ جاہ و حشم سے دور

بیٹھا ہوا ہوں خیمۂ نعتِ رسولؐ میں
آفات و حادثات سے رنج و الم سے دور

آقاؐ نے زندگی کا سلیقہ عطا کیا
ہم ہو گئے حیات کے ہر پیچ و خم سے دور

اے اسمِ پاک سرورِ کونین ! پاس آ
کردے مری تلاش کو تریاق و سم سے دور

دامن جو آنسوؤں سے ہوا تر تو یہ لگا
دستِ نوازشات نہیں چشمِ نم سے دور

ابھرا افق پہ ذہن کے کاغذ پہ آگیا
مضمونِ نعت رہ نہیں سکتا قلم سے دور

دیکھا جو میں نے ذرۂ کوئے شہِ اُمم
یاؔور میں ہوگیا کششِ جامِ جم سے دور

☆

☆

موجِ خرامِ بادِ صبا بھی انہیں کی ہے
تزئینِ باغِ صلِّ علیٰ بھی انہیں کی ہے

اُن کے ہی جاں نثار ہیں رن بھی انہیں کے نام
احمد ﷺ ہے ان کا نام وفا بھی انہیں کی ہے

ان کی ہی انجمن بھی سجی ہے روش روش
بکھری چمن چمن میں نوا بھی انہیں کی ہے

خوشبو کے واسطے پرِ پرواز ان کے ہیں
گل بھی انہیں کے اور ہوا بھی انہیں کی ہے

ممکن نہیں کہ فصلِ جراحت ہری رہے
میں بھی انہیں کا، خاکِ شفا بھی انہیں کی ہے

سیرابیاں ہیں ان کی نگاہوں کی منتظر
پیاسے بھی ان کے، جوئے عطا بھی انہیں کی ہے

عصیاں شعار ان کے تبسم کے ہیں حریص
یعنی ادائے عفوِ خطا بھی انہیں کی ہے

مرضی ہے ان کی بابِ اثر وا ہو یا نہ ہو
میں بھی انہیں کا میری دعا بھی انہیں کی ہے

پتھر کو بولنے کا سلیقہ وہی سکھائیں
انگلی ہو آبجو یہ ادا بھی انہیں کی ہے

دیدار کو ترستی یہ آنکھیں بھی ان کی ہیں
حائل جو درمیاں ہے ردا بھی انہیں کی ہے

ان کی ہی نعت پڑھتے ہیں سب جھومتے شجر
پھولوں کے لب پہ مدح و ثنا بھی انہیں کی ہے

ہے چاند کا سفر بھی انہیں کی فضاؤں میں
بزمِ نجوم نورِ قبا بھی انہیں کی ہے

پانی پہ برگ و گل کا سفر بھی انہیں کے نام
اور آبجوئے نغمہ سرا بھی انہیں کی ہے

روزِ ازل بھی صدر نشیں تھی انہیں کی ذات
سب کو تلاش روزِ جزا بھی انہیں کی ہے

ان کے ہی واسطے ہے کلامِ خدا کی گونج
اور گفتگوئے غارِ حرا بھی انہیں کی ہے

ان کی عطا سے حرف ملے ہیں زبان کو
میرے لبوں پہ یادِ خدا بھی انہیں کی ہے

لپٹے جو دھند میں ہیں وہ منظر انہیں کے ہیں
شمعِ سرِ فصیلِ انا بھی انہیں کی ہے

ان کے ہی رنگ زار ہیں ان کی ہی وادیاں
تا حدِّ ممکنات گھٹا بھی انہیں کی ہے

شاخِ تہی پہ آتی بہاریں انہیں کی ہیں
سرمستیِ ہوائے عطا بھی انہیں کی ہے

تخلیقِ کائنات بھی ہے ان کے واسطے
مطلوب میرے رب کو رضا بھی انہیں کی ہے

ان کے ہی کشف زار ہیں ان کی ہی حیرتیں
یاآور کلیدِ کوہِ ندا بھی انہیں کی ہے

☆

☆

مہرباں محبوبیت کا تاجور ہونے کو ہے
اب یہ دنیا کا خذف رشکِ گہر ہونے کو ہے

ذرۂ طیبہ کا مسکن میرا گھر ہونے کو ہے
روشنی ہی روشنی اب یہ کھنڈر ہونے کو ہے

اٹھنے والی ہے نگاہِ رحمۃً لِلعالمیںﷺ
دفترِ عصیاں مرا زیر و زبر ہونے کو ہے

آنے والا ہے وہ جس کی منتظر تھی کائنات
ختم پر آئی شبِ ہجراں سحر ہونے کو ہے

ہونے والے ہیں عمرؓ اب آشنائے انقلاب
بد نگاہی لمحہ بھر میں خوش نظر ہونے کو ہے

نقشِ پائے مصطفیٰؐ کے چلنے والے ہیں چراغ
در حقیقت رہ گزر اب رہ گزر ہونے کو ہے

چلنے والی ہیں نظامِ مصطفیٰؐ کی آندھیاں
سطوتِ مینارِ بابل خاکِ در ہونے کو ہے

فکر کرتی ہے طوافِ عظمتِ شاہؐ امم
رشتہ قرطاس و قلم کا معتبر ہونے کو ہے

رکھنے والے ہیں مرے سرکارؐ سینے پر قدم
راستے کا ایک پتھر تاجور ہونے کو ہے

اب بصیرت پانے والی ہے بصارت کی جگہ
نام پر ان کے فدا اک چشم تر ہونے کو ہے

خوشبوؤں کے قافلے ڈالے ہیں ڈیرا شام سے
خانۂ دل رحمتِ عالمؐ کا گھر ہونے کو ہے

جبرئیل و رف رف و براق پیچھے رہ گئے
اوج کی اب آخری منزل بھی سر ہونے کو ہے

سیلِ غم تھمنے لگا ، دل کو سکوں ملنے لگا
یعنی قصہ دوریوں کا مختصر ہونے کو ہے

دل کو عجلت ہے بہت اور دور ہے ان کی گلی
آج یاؔور امتحانِ بال و پر ہونے کو ہے

☆

☆

قید کے حکم کی تحریر مدینے سے چلے
میں یہاں سے چلوں، زنجیر مدینے سے چلے

برق سا بن کے گرا فرقت و دوری کا خیال
اہل دل صورتِ تصویر مدینے سے چلے

یاد تڑپاتی تھی جن کو بہت اپنے گھر کی
وہ بھی افسردہ و دلگیر مدینے سے چلے

رات تاریک ہے ، جنگل ہے ، مسافر تنہا
نکہتِ زلفِ گرہ گیر مدینے سے چلے

جس کی اک ضرب میں ہے سارے اندھیروں کا علاج
پھر وہ کردار کی شمشیر مدینے سے چلے

گھر مہکتا رہے دن بھر مرا پھولوں کی طرح
شام آجائے تو تنویر مدینے سے چلے

چاہتا ہوں کہ بدن پر ہو مدینے کا غبار
کاش اِس خواب کی تعبیر مدینے سے چلے

جب مجھے ذلت و تحقیر سے دیکھا جائے
دولتِ عزت و توقیر مدینے سے چلے

میرے سرکارؐ کا قد ناپنے والو سوچو
حشر کیا ہو اگر اک تیر مدینے سے چلے

رو رہے ہیں در و دیوار، دریچے ہیں اُداس
کربلا کے لئے شبیرؑ مدینے سے چلے

خواجہؒ کردارِ شہِؐ دیں کا عمامہ پہنے
بن کے قرآن کی تفسیر مدینے سے چلے
(ق)
اب ہے اجمیر کی تقدیر بدلنے والی
اہل فن ماہر تعمیر مدینے سے چلے

ساری دنیا کہے سرکارؐ کا منگتا یاؔور
یوں مرا راتب تقدیر مدینے سے چلے

☆

☆

یہ شب یہ نعتِ نبیؐ کا موسم یہ خوشبوؤں کا خرام دیکھو
ہر ایک لب پر کھلا ہوا ہے گُلِ درود و سلام دیکھو

نگینِ ارضی ہے ان کا گنبد معینِ عالم ہے ذات ان کی
جبینِ عرشِ علیٰ پہ روشن ہے میرے آقاؐ کا نام دیکھو

دیارِ سرورؐ میں جا کے دیکھو بہارِ محبوبیت کا جوبن
چراغِ وحدت کی روشنی میں فضائے بیت الحرام دیکھو

شفاعتوں کا حسین منظر میانِ محشر نظر سے گزرا
اب ان کے ہاتھوں سے پی رہے ہیں غلام کوثر کے جام دیکھو

طوالتِ شب تھکی تھکی ہے، سحر کی آغوش ڈھونڈتی ہے
نبیؐ کے قعدے، نبیؐ کے سجدے، نبیؐ کا طولِ قیام دیکھو

یہاں کے باغوں کی سیر کرنے میں دیر کیسی گریز کیسا
دیارِ مدحت میں آگئے ہو تو صبح دیکھو نہ شام دیکھو

نگارِ یادِ رسولؐ اکرم درِ عقیدت پہ لکھ گئی ہے
مرے حوالے کرو پھر اپنے مکانِ دل کا نظام دیکھو

تم اپنے گھر سے لپٹ کے روتے ہو کیا ملے گا یہاں سے یاؔور
نبیؐ کے محراب و در کو چومو نبیؐ کے دیوار و بام دیکھو

☆

☆

دشت جاں کے موسم کو خوشگوار کرتا ہے اسمِ باوقار انؐ کا
آہوئے تکلم کو بخشتا ہے جولانی مشکِ اعتبار انؐ کا

وقت کے اندھیروں کی ہر دبیز چادر کو تار تار کرتا ہے
گمشدہ زمانوں کا یوں سراغ دیتا ہے سنگِ رہ گزار انؐ کا

دشمنوں کی صف میں تھی، دھوپ کی تمازت بھی، آبلوں کی زحمت بھی
یاد جب کیا ان کو گردباد کی صورت مل گیا حصار انؐ کا

سب کے دستِ خالی پر دانۂ کرم رکھ کر سرفراز کرتے ہیں
سارے آبشار ان کے، ساری وادیاں انکی، سارا سبزہ زار انؐ کا

ان کا نام لیتے ہی آتشیں نظارے سب، بجھ گئے شرارے سب
ابر جھوم کر برسے، آ گیا مری جانب موسمِ بہار انؐ کا

زندگی کی راہوں میں یاؔور ایک لمحہ بھی مشکلوں سے ملتا ہے
دل تو چاہتا یہ ہے، رات دن کیا کرتے ذکر بار بار انؐ کا

☆

☆

وہ نام شہد میں ڈوبی زبان دیتا ہے
وہ نام نور کی چادر سی تان دیتا ہے

وہ نام احمدؐ و محمودؐ ہے محمدؐ ہے
وہ نام عرش کو مسند کی شان دیتا ہے

وہ نام ذہن کو افکار کا خزینہ دے
وہ نام حرف کو معنی کی جان دیتا ہے

وہ نام بنتا ہے پروازِ شوق کی بنیاد
وہ نام طائرِ حق کو اڑان دیتا ہے

وہ نام بند نہیں کرتا درِ نوازش کے
وہ نام بھیک کرم کی ہر آن دیتا ہے

وہ نام چاند ستاروں سے بھر دے دل کی زمیں
وہ نام ہم کو نئے آسمان دیتا ہے

وہ نام پھول کو دے رنگ و بو کا گنجینہ
وہ نام سنگ کو شستہ زبان دیتا ہے

وہ گمرہی کو دکھائے یقین کا رستہ
وہ نام دربدری کو مکان دیتا ہے

محبت اس کو ہے اپنوں سے جس قدر یاؔور
وہ نام غیر پہ بھی اتنا دھیان دیتا ہے

☆

☆

یہ نعت پاک کا حاصل گمان میں بھی نہ تھا
سکون اتنا کسی سائبان میں بھی نہ تھا

نبیؐ کے ذکر نے اس کو بھی کر دیا روشن
''چراغ سامنے والے مکان میں بھی نہ تھا''

نبیؐ کے یوم ولادت پہ آمنہؓ کے گھر
جو اہتمام ہوا ، آسمان میں بھی نہ تھا

کشش کا وصف جو تھا گفتگو میں آقا کی
کسی کہانی کسی داستان میں بھی نہ تھا

غموں کا بوجھ جو لے کر چلا تھا میں گھر سے
مدینے پہونچا تو وہ میرے دھیان میں بھی نہ تھا

جو ہاشمی در و دیوار کر گیا روشن
چراغ ایسا کسی خاندان میں بھی نہ تھا

درِ نبیؐ پہ پہونچنے کے بعد اے یاؔور
سکوت میں جو مزا تھا بیان میں بھی نہ تھا

☆

☆

محیطِ کون و مکاں میں اُنؐ سے ہی رقصِ امواجِ زندگی ہے
ہر ایک شے بزمِ رنگ و بو کی اُنہیں کے بارے میں سوچتی ہے

وہی تبسم کہ جس سے شاخِ نفس ازل سے ہری بھری ہے
اُسی تبسم کا ایک صدقہ نظامِ شمسی کی روشنی ہے

سمندروں کا سکوت جب ٹوٹتا نہیں ہے کسی بھی صورت
تو موج ساحل کے پاؤں پڑ کر پتہ مدینے کا پوچھتی ہے

سخاوتیں چاندنی کی صورت تمام جنگل میں بچھ گئی ہیں
چراغِ عزمِ سفر کی لو میں خیالِ آقاؐ کی روشنی ہے

چمن کی خوشبو بکھر بکھر کر تلاش کرتی ہے اپنا مرکز
گلابِ روئے رسولؐ کی جستجو میں تتلی بھٹک رہی ہے

نقاب ایک ایک کرکے رازِ نہاں کے چہرے سے اُٹھ رہے ہیں
نگاہ اُنؐ کے درِ مقدس کی خاک آنکھوں میں مَل رہی ہے

غمِ نبیؐ کی ملی جو لذت تو پھینک کر تاجِ عیش و راحت
کہیں بہاریں تڑپ رہی ہیں کہیں پہ شبنم سِسک رہی ہے

چہار سمتیں ادب سے گنبد کے چَار جَانب کھڑی ہوئی ہیں
کلس سے مل کر کمانِ مشرق کمانِ مغرب سے مل رہی ہے

غبار کے چودہ پردے حائل ہیں پھر بھی تاریکیوں کی صف میں
عجب سراسیمگی ہے طاری ، عجیب سی کھلبلی پڑی ہے

اُنہیںؐ کے دستِ عطا سے یاؔور ہمارے دامن بھرے ہوئے ہیں
کرم نوازی اُنہیںؐ کی ہم کو کھلا رہی ہے پِلا رہی ہے

☆

☆

عالمِ نادیدہ و دیدہ شجر اُن کے لئے ہے
سر خمیدہ ایک اک شاخِ ثمر اُن کے لئے ہے

مدحتِ سرکارؐ میں مصروف ہیں جو لوگ پیہم
ہر نیا پیرایۂ عرضِ ہنر اُن کے لئے ہے

جن کو حاصل ہوگئی پتوار اسمِ مصطفےٰؐ کی
موجِ طوفاں سے گزرنے کا ہنر اُن کے لئے ہے

میں تو نا اُمید اُن کی چشمِ رحمت سے نہیں ہوں
ٹوٹا پھوٹا جیسا بھی ہے میرا گھر اُن کیلئے ہے

عرش تو اک منزلِ راہِ سفر ہے مصطفیٰؐ کی
ماورائے عرش بھی اک رہ گزر اُن کے لئے ہے

ہوگیا پیراہنِ خاکِ مدینہ جن کو حاصل
دل بچھائے راہ میں ہر دیدہ ور اُن کیلئے ہے

دل کبوتر بن چکے ہیں جو درِ آقاؐ کے یاؔور
دُرِّ ایمان و یقینِ معتبر اُن کے لئے ہے

☆

فکر مری کیا کہتی نعت
عشقِ نبیؐ نے کہہ لی نعت

صفحۂ دل پر جب اُتری
پورے چاند سی چمکی نعت

شبنم شبنم نعت کی چھوٹ
صبح کا منظر یعنی نعت

لاکھ جتن تو کر ڈالے
پھر بھی رہی ادھوری نعت

میری اور مدینے کی
پاٹ دے دوری تو ہی نعت

عشقِ نبیؐ سے عاری تھا
ہائے نہ اُس نے سمجھی نعت

سامنے ہوتا اُن کا در
کاش کبھی یوں ہوتی نعت

میری طرف سے لیتا جا
زائرِ طیبہ میری نعت

اُنؐ کا گھر ہے میرا دل
میرا اثاثہ اُنؐ کی نعت

خوش بو مجھ سے لپٹ گئی
جب بھی میں نے سوچی نعت

جھوم رہی ہے بزمِ سخن
سنکر یاؔور میری نعت

☆

☆

مرے کریمؐ تو بیدار کر دے بخت مرا
پڑا ہے راہ میں تیری دلِ دولخت مرا

ترے ہی بس میں ہیں سفاکیاں سمندر کی
نحیف میں ہوں بہت، امتحاں ہے سخت مرا

زمانہ ہنس نہ سکے اقتدار پر تیرے
تو جیسا شاہ ہے ویسا ہو تاج و تخت مرا

ترے طریقے کو فطرت بناؤں میں اپنی
کسی بھی حال میں لہجہ نہ ہو کرخت مرا

ہر ایک جنبشِ لب پر ترا ہی نام آئے
ترا خیال میانِ سفر ہو رخت مرا

ترے کرم کی بہار آفریں ہواؤں سے
ہرا بھرا ہے بہت فکر کا درخت مرا

نبیؐ کے ذکر کی محفل سجاؤں میں یاؔور
تو ہو محیط فضائے بسیط تخت مرا

☆

وہ در تو کرم کا اک سمندر ہے
اس در پہ نثار سیلِ منظر ہے

عالم ہے مکاں، مکان میں وہ ہیں
ہر گوشۂ لامکاں منور ہے

انوار کی بارشِ مسلسل سے
تابندہ و تابناک منظر ہے

ہیں قافلۂ نفس کے رہبر وہ
کس اوج پہ زیست کا مقدر ہے

مہتاب ہے کیا ؟ شمار اس کا کیا ؟
خورشید فلک ترا گداگر ہے

وہ معجزۂ جنابِ اسماعیلؑ
زم زم ترا ، شاخِ حوضِ کوثر ہے

آنکھوں سے رواں دواں ہیں یا آوراشک
دل محوِ خیالِ بزمِ سرورؐ ہے

☆

کھلا ہے شاخِ یقیں پر گُلِ سرور مرا
بلاوا آئے گا اُس شہر سے ضرور مرا

وہ خاکِ طیبہ جو ہے مخزنِ ضیا و کرم
اتار دے گی ہر اک نشۂ غرور مرا

مسرتوں کے چمن میں کہ دشتِ غم میں رہوں
خیال رکھتے ہیں ہر حال میں حضورؐ مرا

ہنسے گی زیست مرے حال پر حضورؐ مرے
ہوا جو شیشۂ احساس چور چور مرا

رہوں جو گھر میں تو خورشید بن کے ساتھ رہے
جو گھر سے نکلوں تو ہو راہبر وہ نور مرا

جو آفتابِ حرا کی ضیا سے روشن ہیں
اُنہیں ستاروں سے روشن ہے کانپور مرا

غبارِ کوئے نبیؐ بن کے حاضری دوں میں
سلام پیش کرے نغمۂ طیور مرا

ملے جو خاکِ رہِ مصطفےٰؐ مرے سر کو
جہاں میں ذکر ہو یاؔور قریب و دور مرا

☆

☆

دل کی دھڑکن سانس کا چلنا اُنؐ کے نام
میرا اپنا جو تھا لکھا اُنؐ کے نام

شام سویرے میں جو کچھ ہے اُنؐ کا ہے
شام ہے اُنؐ کے نام سویرا اُنؐ کے نام

جیسے چاہیں جب بھی چاہیں نذر کروں
میرے خون کا اک اک قطرہ اُنؐ کے نام

ننھی منی رنگ برنگی چڑیوں کا
گلشن گلشن سیر سپاٹا اُنؐ کے نام

انؐ کے کرم سے میرے چراغوں کا شب و روز
تیز ہوا کی زد پر جلنا اُنؐ کے نام

جاہ و جلالِ خانۂ کعبہ اُنؐ کے لئے
حسن و جمالِ گنبد خضرا اُنؐ کے نام

بادِ صبا کے لمس سے ہونا سینہ چاک
پھولوں کا کھلنا مرجھانا اُن کے نام

اہل زمیں کا تکتے رہنا حیرت سے
شاخِ فلک کا جگ مگ کرنا اُنؐ کے نام

میری زباں کی ہر اک حرکت اُنؐ کے لئے
میرے دل کا ہر دروازہ اُنؐ کے نام

سوکھی زبانوں کی سیرابی کا منظر
آبِ کرم کا کھل کے برسنا اُنؐ کے نام

دشت و جبل پر چھائی گہری خاموشی
خاموشی کا شور شرابا اُنؐ کے نام

جب ہو گہری نیند کا غلبہ اے یآور
ایسے وقت میں سوکر اُٹھنا اُنؐ کے نام

☆

حروف اُنؐ کے، کلام اُنؐ کا، کنائے اُنؐ کے اشارے اُنؐ کے
مجاز و تشبیہ و استعارہ ہیں در پہ دامن پسارے اُنؐ کے

نہیں ہے کوئی بھی ایسی دوری کہ یہ بھی ہے صورتِ حضوری
خیال اُنؐ کی ہی ذاتِ اقدس کا درمیاں ہے ہمارے اُنؐ کے

گلوں پہ یہ شبنمی ستارے روش روش خوشبوؤں کے دھارے
متاعِ فکر و خیال ہیں سب حسین و دلکش نظارے اُنؐ کے

سیاہِ تیرہ شبی سے کہنا، بھٹکنا ممکن نہیں ہمارا
چراغ جتنے ہیں جگنوؤں کے پَروں میں روشن ہیں سارے اُنؐ کے

نوازشات وکرم کے بادل ہر ایک گوشے پہ جم کے برسے
مسافرِ دشتِ تشنگی نے جو نام ادب سے پکارے اُنؐ کے

چمک سے جن کی ہر ایک چپہ ہماری دھرتی کا ضوفشاں ہے
انہیں کا عکس جمیل ہیں وہ تمام مہتاب پارے اُنؐ کے

وہ جن کے جود و عطا کے صدقے مہک رہا ہے وجود تیرا
مجھے بھی بادِ صبا سنادے وہ قول سب پیارے پیارے اُنؐ کے

سمجھ کے کمزور مجھ کو دنیا نے اپنی ٹھوکر پہ رکھ لیا تھا
غرورِ قوت نے پاؤں چومے ہوئے جو حاصل سہارے اُنؐ کے

بھنور کے ظلم وستم نے مجھ کو گلے گلے تک نگل لیا تھا
کہ دفعتاً خود لپک کے آئے مجھے بچانے کنارے اُنؐ کے

ہر ایک برفاب منظری میں شفق کی سرخی اتار دوں گا
مرے لہو میں رواں ہیں جب تک حرارتیں اور شرارے اُنؐ کے

چلو نا یاؔور دیارِ وارثؒ میں چل کے مانگو مراد اپنی
کہ توڑ دیتے ہیں اک نظر سے طلسمِ غم ماہ پارے اُنؐ کے

☆

☆

ہماری طلب ہماری دعا مدینے میں ہے
وہ عرش نشیں حبیبِ خدا مدینے میں ہے

چلے تو جِلَو میں اپنے بہار لے کے چلے
ہیں جس پہ فدا ہم ایسی ہوا مدینے میں ہے

جہاں بھی گیا وہاں سے ملا جواب مجھے
جو حشر میں کام دے وہ ردا مدینے میں ہے

زمانے میں جس کی ملتی نہیں مثال کوئی
گہر وہ حسین و بیش بہا مدینے میں ہے

تلاشِ سکون و امن میں در بہ در نہ بھٹک
کہیں جو نہ مل سکا بخدا مدینے میں ہے

کرو نہ یہاں سے یاؔور اُسی طرف کا سفر
سراجِ حرم چراغِ حرا مدینے میں ہے

☆

☆

جو کوئے عشق نبیؐ میں ٹھہر کے دیکھتے ہیں
نئے فراز عروجِ نظر کے دیکھتے ہیں

جب اشک پارے تری چشم تر کے دیکھتے ہیں
مہ و نجوم بہت بن سنور کے دیکھتے ہیں

تجھے زبان ہلانے کی کیا ضرورت ہے
ترے غلام اشارے نظر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے قبر میں تشریف لائینگے آقاؐ
تو جسم و جاں کی حدوں سے گزر کے دیکھتے ہیں

مرے رسولؐ اُنہیں اذنِ سرفرازی دے
جو لوگ خواب تری رہ گزر کے دیکھتے ہیں

گھنے درختوں کے سائے ، جمال کا عالم
درِ نبیؐ پہ سرِ شام اتر کے دیکھتے ہیں

جو عشق سرورِؐ دیں کی کتاب ہو یاآور
وہ چہرہ ، آئنے طیبہ نگر کے دیکھتے ہیں

☆

عشق نبیؐ کے رنگ ضیا بار دیکھ کر
جی خوش ہوا ہے اب در و دیوار دیکھ کر

بیمار اونٹنی پہ جب آقاؐ ہوئے سوار
حیراں تھا رخشِ وقت بھی رفتار دیکھ کر

عالم عجب ہے گنبدِ خضریٰ کی دید کا
پیاس اور بڑھتی جاتی ہے ہر بار دیکھ کر

اک اک شعاعِ مہر نے سجدے کئے ہزار
شہرِ نبیؐ کے ثابت و سیار دیکھ کر

معیارِ زندگی سے نہ واقف تھے آئینے
آنکھیں کھلیں رسولؐ کا کردار دیکھ کر

تعلیمِ مصطفیٰؐ پہ زمانے کو رشک ہے
یارانۂ مہاجر و انصار دیکھ کر

میرا قلم رسولؐ پہ پڑھنے لگا درود
دامانِ دل میں دولت افکار دیکھ کر

سینے سے دل جو نکلا تو آنکھوں میں آ رُکا
وہ کیفیت ہوئی درِ سرکارؐ دیکھ کر

انؐ کے کرم پہ مجھ کو ہے اس درجہ اعتماد
رکھتا ہوں پاؤں راہ کو دشوار دیکھ کر

اٹھوں تو یا نبیؐ کا وظیفہ لبوں پہ ہو
نیند آئے عکس گنبد سرکارؐ دیکھ کر

بے جان کر گئیں تھیں سفر کی صعوبتیں
جان آگئی مدینے کے آثار دیکھ کر

محشر کی دھوپ بھی گل و گلزار بن گئی
یاؔور کو زیر دامن سرکارؐ دیکھ کر

☆

☆

دنیا سے نظارے ہیں دگر شہر میں اُنؐ کے
ہیں نکہت و انوار کے گھر شہر میں اُنؐ کے

بن جاتا ہے ہر قطرہ گہر شہر میں اُنؐ کے
ہاں کھُل کے برس دیدۂ تر ! شہر میں اُنؐ کے

دل سوچنے لگتا ہے فرشتہ نہ کہیں ہو
جس شخص سے ملتی ہے نظر شہر میں انؐ کے

قانون سے مجبور ہیں ، رکنا نہیں ممکن
چھوڑ آیئے دل اور نظر شہر میں اُنؐ کے

معراج ہو آنکھوں کی تو دل کا ہو اثاثہ
اک لمحہ جو ہو جائے بسر شہر میں اُنؐ کے

اُس شہر میں نقصان کا امکان نہیں ہے
ملتے ہیں گلے شمس و قمر شہر میں اُنؐ کے

پھرتا ہے لئے گنجِ گراں اُن ﷺ کی عطا کا
جاتا ہے تہی دست اگر شہر میں اُن ﷺ کے

لینے کے لئے عزت و توقیر کے ٹکڑے
پھرتے ہیں فلک خاک بسر شہر میں اُن ﷺ کے

اظہار نہ ہو جائے کہیں بے ادبی کا
جلتے ہیں تخیل کے بھی پر شہر میں اُن ﷺ کے

رکتے نہیں آنکھوں سے برستے ہوئے آنسو
عشاق کا اٹھتا نہیں سر شہر میں اُن ﷺ کے

اے خالقِ کونین ہمیں ایسا بنا دے
ہو ذہن کہیں دل ہو مگر شہر میں اُن ﷺ کے

ہے کعبہ میں حج کے شجرِ نور کا سایہ
ملتا ہے مگر اُس کا ثمر شہر میں اُن ﷺ کے

مقبول ہر اک حرفِ دُعا ہوتا ہے یاؔور
ہر آہ کو ملتا ہے اثر شہر میں اُن ﷺ کے

☆

مرے نبیؐ نے بلایا ہے اپنے در پہ مجھے
عروج سارے لئے پھر رہے ہیں سر پہ مجھے

گناہگار پہ ایسا کرم بھی ہوتا ہے
خدائے پاک نے بھیجی خبر یہ گھر پہ مجھے

اُنہیں کے قدموں میں بچھتا رہے وجود مرا
اُنہیں کا ساتھ ملے اُن کی رہ گزر پہ مجھے

ہو دھوپ تیز تو اُنؐ کے کرم کا سایہ ہو
نہیں یقین کسی سایۂ شجر پہ مجھے

برسنا تو بھی درِ مصطفےٰؐ پہ اے مرے دل!
ابھی بھروسہ نہیں اپنی چشمِ تر پہ مجھے

مہ و نجوم مری مٹھیوں میں آجائیں
ملے جو رکھنے کو نعل رسول سر پہ مجھے

جدھر نگاہ گئی اُن ؐ کی روشنی دیکھی
اُنہیں ؐ کا نام نظر آیا خشک و تر پہ مجھے

ہواؤ ! شعلۂ عشقِ رسول ؐ لے آنا
چراغِ شوق جلانا ہے اپنے گھر پہ مجھے

انہیں ؐ کے حسن کا ہے عکس پھول میں یا اَور
انہیں ؐ کا نام نظر آیا ہر شجر پہ مجھے

☆

☆

خالی دامن مرے سرکارؐ ہیں میری آنکھیں
طالبِ دولت دیدار ہیں میری آنکھیں

آپؐ کا گنبد خضرا نہ اگر دیکھ سکیں
میں یہ سمجھوں گا کہ بیکار ہیں میری آنکھیں

چوم لیتی ہیں محبت سے جہاں دیکھتی ہیں
نام سرکارؐ سے ضوبار ہیں میری آنکھیں

لکھتے جاتے ہیں مرے اشک مرے دامن پر
محو نعت شہِ ابرارؐ ہیں میری آنکھیں

تیرا احساں ہو اگر خاکِ مدینہ لا دے
اے ہوا ! مفلس و بیمار ہیں میری آنکھیں

پاٹ دے وقت کی یہ کھائی مرے ربِّ کریم
اُس طرف طیبہ ہے اِس پار ہیں میری آنکھیں

ایک ٹھوکر سے انہیں بخش دیں معراجِ کمال
آپ کے قدموں میں سرکارؐ ہیں میری آنکھیں

پڑھ رہی ہیں قدم شاہِ اممؐ کے اوراق
حجرۂ خواب میں بیدار ہیں میری آنکھیں

کاش ملتا یہ شرف مجھ کو کہ میں کہہ سکتا
شاھدِ ہجرتِ سرکارؐ ہیں میری آنکھیں

جب سے خاکِ درِ سرکارؐ ملی ہے میں نے
لوگ کہنے لگے شہکار ہیں میری آنکھیں

بخش دے میرے خدا گوہرِ اشک رحمت
مثل کشکول طلبگار ہیں میری آنکھیں

سرفراز اتنا کرے کوچۂ رحمت کا غبار
کہہ سکوں میں کہ ثمر بار ہیں میری آنکھیں

بوسہ لینا ہے انہیں کوئے نبیؐ کا یاؔور
اس لئے جسم کا سنگار ہیں میری آنکھیں

☆

خامۂ عشق مرا خم جو ہوا اُنؐ کے حضور
ایک لمحے کے لئے اٹھ نہ سکا اُن کے حضور

میں گنہگار ہوں اُنؐ کا ، جو گیا اُنؐ کے حضور
شرم سے اوڑھ لی اشکوں کی ردا اُنؐ کے حضور

اے جنوں میرے جنوں ! ہوش میں آ اُنؐ کے حضور
دل کو قدموں میں بچھا سر کو جھکا انؐ کے حضور

صرف آواز کی پستی نہیں کافی ہوتی
سانس بھی بے ادب آنا ہے برا انؐ کے حضور

سخت نادان ہے شوخی پہ اتر آتا ہے
رکھ مرے دل پہ نظر خوف خدا انؐ کے حضور

نہ زباں کھول سکا میں نہ ملے حرف مجھے
بات کہنے کی جو تھی کہہ نہ سکا انؐ کے حضور

سینہ خالی جو ملا ، فکر ہوئی مجھ کو سوا
میں نے پوچھا ، ہے کہاں؟ دل نے کہا ، اُنؐ کے حضور

صرف جسموں سے کہاں بات بنا کرتی ہے
فائدہ کیا ہے اگر دل نہ گیا انؐ کے حضور

ہو گیا کام مرا ختم یہیں پر یاؔور
رکھ دیا میں نے ہر اک حرف دعا انؐ کے حضور

☆

☆

ملبوس بدلتی ہے خزاں نام سے انؐ کے
کھِلتا ہے بہت گلشن جاں نام سے انؐ کے

روشن ہوا مٹی کا مکاں نام سے انؐ کے
پایا شرف نام و نشاں نام سے انؐ کے

طوفان ہے کیا ، حیثیتِ آبِ فنا کیا ،
رکھ دیجئے بنیاد مکاں نام سے انؐ کے

سرشار ہر اک تیر کا ہوتا ہے مقدر
توفیق کو ملتی ہے کماں نام سے انؐ کے

نادیدہ غزالوں کا پتہ دیتی ہے خوشبو
کھُلتا ہے درِ رازِ نہاں نام سے انؐ کے

کچھ برگ و گل و شاخِ ثمر پر نہیں موقوف
خاروں کو بھی ملتی ہے زباں نام سے انؐ کے

ایوانِ حقیقت میں حقیقت کے سوا کیا
ہیں دور بہت وہم و گماں نام سے انؐ کے

تا عمر کسی عطر کی حاجت نہ رہے گی
ہو جائے معطر جو زباں نام سے انؐ کے

ہر اوج کا سر خم ہوا اس حرف کے آگے
کوئی ابھی واقف ہی کہاں نام سے انؐ کے

ناپید تھی دریائے تکلم میں روانی
پیدا ہوئیں امواجِ بیاں نام سے انؐ کے

نظروں میں قضا ناچتی رہتی ہے مسلسل
ہر رات لرزتی ہے میاں نام سے انؐ کے

مینارِ محبت کی طرف غور سے دیکھو
یکجا ہیں بلال اور اذاں نام سے انؐ کے

محمودؐ ہیں احمدؐ ہیں محمّد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں وہ یاور
قدر اُنؐ کی ہوئی ہم پہ عیاں نام سے انؐ کے

☆

مدینے کے راستے میں ہر اک تھکن کا پڑاؤ ٹال گیا
ہواؤں کے ساتھ اُڑتا ہوا ہمارا پَرِ خیال گیا

خیالِ درِ رسولِ خدا خیال کو یوں اُجال گیا
وہ خطۂ جاں چمکنے لگا جدھر بھی مرا خیال گیا

رسولِ خدا کا در ہے وہ در جہاں پہ نہیں "نہیں" کا گزر
نہ بات کسی کی ٹالی گئی نہ خالی کوئی سوال گیا

جو دھوپ غموں کی بڑھنے لگی جو گرم ہوائیں چلنے لگیں
تو ٹوٹتے حوصلوں کو مرے خیال ترا سنبھال گیا

جو میں نے سمجھ لیا کہ نہیں ہے ہجر کی شب کا کوئی علاج
تو نعت کا ایک شعر مرے ، بدن میں لہو اچھال گیا

دیارِ نبیؐ تھا پیشِ نگاہ ، دل میں رکی نہ غیر کی چاہ
جو اپنے پرائے مجھ کو ملے ، میں سب کی نظر کو ٹال گیا

مزاج تھا مثل سنگ مرا ، عجیب تھا پہلے رنگ مرا
جو سیرتِ مصطفےؐ پہ پڑی نگاہ تو اشتعال گیا

نبیؐ کا غلام سیل بلا سے آنکھ ملا رہا تھا مگر
خدا کے کرم کے سائے میں تھا ، نہ جان گئی نہ مال گیا

وہ خاک ہوا شرارِ غرور چھو کے گزر گیا تھا جسے
وہ پھول ہوا جو دانۂ دل کو راہ نبیؐ میں ڈال گیا

سکوں سے تہی تھی بزم جہاں ، تھی بزم سرور بزم فغاں
ہے میرا نبیؐ حبیب خدا جو رنگ عطا اچھال گیا

نہ جہل نے تیرا ساتھ دیا نہ فخر بچانے آیا تجھے
وہ دیکھ ترا غرور ترے غرور پہ خاک ڈال گیا

زمانے کے تاجروں نے ہمیں امیر زمانہ مان لیا
جو یاآور اصول شہ سے ملے زیاں کا ہر احتمال گیا

☆

سب وتد مہر بہ لب سارے سبب ہیں خاموش
پیش گفتارِ نبیؐ اہل ادب ہیں خاموش

انؐ کے دربار میں حاضر ہوں میں مجرم کی طرح
میرا دل بول رہا ہے مرے لب ہیں خاموش

تذکرہ انؐ کے گھرانے کی نجابت کا ہے
آدمیت کے سبھی نام و نسب ہیں خاموش

میرے آقاؐ کی زباں پر ہے کلام ربی
جن کو دعوائے زباں ہے وہ عرب ہیں خاموش

نغمہ زن رحمتِ سرکار مدینے میں ہے
رب کے سب سلسلۂ قہر وغضب ہیں خاموش

سایہ افگن ہوئی مظلوم پہ شفقت اُنؐ کی
شوق تھا جن کو بہت ظلم کا، اب ہیں خاموش

ہے ہتھیلی پہ مری خاک مدینہ یاؔور
ماہ و انجم کے لبِ تابش وتب ہیں خاموش

☆

خوشبو کے قافلے تو مدینے کو چل پڑے
لیکن یہ کیا کہ پھول کے آنسو نکل پڑے

بادِ صبا تو آئی ہے اُنؐ کے دیار سے
دے وہ خبر، خوشی سے مرا دل اچھل پڑے

ہم محو تھے قیام و سلام و درود میں
یہ کیا ہوا کہ یار کی تیوری پہ بل پڑے

سانسیں تو لے رہے ہو مگر یہ رہے خیال
ایسا نہ ہو کہ یادِ نبیؐ میں خلل پڑے

میں زندگی کی بھیک مدینے میں مانگ لوں
پھر اس کے بعد مجھ پہ نگاہِ اجل پڑے

صدیاں بھی کم ہیں گنبد خضرا کی دید کو
لیکن ہمارے حصے میں دو چار پل پڑے

تاثیر اُنؐ کے نام کی کچھ یوں ہے جس طرح
بے آب دشت میں کوئی چشمہ اُبل پڑے

یاؔور خدا کرے کہ گنوائے نہ ایک پل
نکلے بدن سے جان ، مدینے کو چل پڑے

☆

☆

لوگ آتے گئے ، راہ کھلتی گئی ، آگے بڑھتا رہا ، قافلہ نعت کا
نعتِ محبوبؐ سے پیار ہے اس قدر خود خدا بن گیا رہنما نعت کا

وہ نہ رکھتے اگر سر پہ دست کرم سخت دشوار تھا مرحلہ نعت کا
ان کی تائید سے ہے مرے ہاتھ میں جگمگاتا ہوا آئینہ نعت کا

مصطفٰےؐ کی ثنا ختم اسی پر ہوئی ، ختم اسی پر ہے تعریف نعت نبیؐ
بعد رب العلیٰ ذات محبوب رب ، بعد حمد خدا مرتبہ نعت کا

بوند بھر روشنی کو ترستے رہے سورجوں کی طرف لوگ تکتے رہے
کوئے ادراک میں طاق انفاس پر میں نے روشن کیا اک دیا نعت کا

جس قدر ہوسکے دیکھتے جایئے جس قدر ہو سکے سوچتے جایئے
بزمِ کونین ہو جس کی وسعت میں گم اس قدر ہے بڑا دائرہ نعت کا

ساحلِ فکر پر دیکھ کر روشنی جوئے حرف و نوا موجزن ہوگئی
جستجو کے دیئے جب بھی روشن کئے گوہر بے بہا مل گیا نعت کا

دل سے آنے لگی یہ صدا ہر گھڑی تشنہ آنکھیں مری کہہ رہی ہیں یہی
جلد پہونچا مجھے ان کی دہلیز تک اے خدا اے خدا دے صلہ نعت کا

اس سے کم میں نہ آئے گا دل کو سکوں اس سے کم میں نہ راضی ہو میرا جنوں
اے سخن کے خدا کردے مجھ کو عطا رنگ سب سے جدا اور نیا نعت کا

آتشِ شوق سے خوب دہکائے تن اپنی خوشبو سے مہکائے میرا بدن
دل کو مسکن کرے ذہن کو گھر کرے مجھ کو منظور ہے فیصلہ نعت کا

پرچمِ آمدِ مصطفےٰ ﷺ کھل گیا طائروں میں پڑا شورِ صل علیٰ
رقص کرتی ہے گلشن میں بادِ صبا شاخ در شاخ ہے غلغلہ نعت کا

نعمتیں خلد کی دور رکھو ابھی اے فرشتو نہ یاور کو چھیڑو ابھی
نامِ سرکار ﷺ سے تر ہے اِس کی زباں اِس کے ہونٹوں پہ ہے ذائقہ نعت کا

☆

وہ در و بام وہ آنگن وہ دریچا دیکھوں
کاش اک روز میں آقاؐ کا مدینہ دیکھوں

کرلوں محفوظ اِن آنکھوں میں ہواؤں کا خرام
ابرِ رحمت سے بہاروں کا برسنا دیکھوں

دیکھ کر استنِ حنانہ کی آہ و زاری
منبرِ سرورِ کونین کا جلوہ دیکھوں

دیکھوں کرنوں کا سفر گنبد خضرا کی طرف
پھر کھجوروں سے پرے چاند چمکتا دیکھوں

آئینے ہوتے ہیں کیسے درِ روشن پہ نثار
بابِ جبریلؑ سے منظر یہ سہانا دیکھوں

آنکھ ہو بند تو پہنچوں سرِ میدانِ جزا
سرِ میزان شفاعت کا نظارا دیکھوں

لوٹ کر آؤں تو اک پل نہ ملے چین مجھے
جس طرف اٹھے نظر گنبد خضرا دیکھوں

پھر وہی اُن کے مدینے کا سفر ہو یا ور
پھر وہی در وہی آنگن وہ دریچا دیکھوں

☆

☆

کوئی محراب نہ دیوار نہ در جانتے ہیں
ہم تو بس سیدِ ابرارؐ کا گھر جانتے ہیں

جھونپڑی بھی جو ملے طیبہ میں، جنت سمجھیں
یوں تو ہم شیش محل کو بھی کھنڈر جانتے ہیں

ہم سے کیا پوچھتے ہو قدر وہاں کی ہم لوگ
اُس درِ پاک کے ذروں کو گہر جانتے ہیں

بد دعا کے لئے ہاتھ اپنے اٹھاتے ہی نہیں
کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کا اثر جانتے ہیں

اس لئے ٹھوکروں میں ان کی پڑے رہتے ہیں
کہ غلامانِ نبیؐ اس کا اثر جانتے ہیں

جالیاں چوم کے کرتے ہیں سفر کا آغاز
عظمتِ شاہِ رسلؐ شمس و قمر جانتے ہیں

جب محبانِ نبیؐ کرتے ہیں طیبہ کا سفر
راہ کی گرد کو بھی رختِ سفر جانتے ہیں

جن کی تقدیر میں ہے سایۂ دیوارِ رسولؐ
وہ کڑی دھوپ میں جینے کا ہنر جانتے ہیں

یاؔور آقاؐئے دوعالم کی نوازش کے طفیل
دشتِ ظلمات کو ہم راہ گزر جانتے ہیں

☆

☆

جس نے بے نور چراغوں میں اجالے رکھے
کاش روشن وہ مرے سارے حوالے رکھے

بانٹ دی دولتِ کونین غلاموں میں مگر
اس نے اپنے لئے مٹی کے پیالے رکھے

سرد و گرم اس کی غلامی کی سند چاہتے ہیں
کیا ضروری ہے کہ وہ شال دوشالے رکھے

فرش تا عرش حکومت ہے اُسی کی لیکن
تاجِ شاہانہ ہی رکھے نہ رسالے رکھے

پیٹ پر باندھ کے پتھر سبقِ صبر دیا
اور منگتوں کے لئے اس نے نوالے رکھے

توڑ کر کفر کی تاریک شبی کا جادو
رنگ رحمت کے فضاؤں میں اچھالے رکھے

ہے وہی ذات جو بارانِ نوازش کر کے
مجھ سے گم کردۂ منزل کو سنبھالے رکھے

خلد بردوش فضاؤں میں پہنچنا ہو نصیب
کس طرح دل مرا اس شوق کو ٹالے رکھے

کر وہ صورت مرے مولیٰ کہ مرا شیشۂ دل
داغِ عشقِ شہِ کونینؐ سنبھالے رکھے

بیکراں رحمتِ سرکارؐ پہ قرباں جس نے
سوزشِ دل پہ مری برف کے گالے رکھے

دین فطرت کی اشاعت کے لئے آقاؐ نے
نہ سپر رکھی نہ تلوار نہ بھالے رکھے

کاش نذرانۂ توصیف مرا کر کے قبول
میری بخشش کا بہانہ وہ نکالے رکھے

مرہمِ دید کی امید میں ہم نے یاؔور
جس قدر زخم ملے سینے میں پالے رکھے

☆

☆

یہ مہر و فلک یہ مہ و اختر بھی انہیںؐ کے
یہ کوہ و بیاباں یہ سمندر بھی انہیںؐ کے

دنیائے سخن ان کی سخنور بھی انہیںؐ کے
الفاظ و معانی کے ہیں دفتر بھی انہیںؐ کے

ایوانِ جہالت کے لئے برق سی شمشیر
اور کفر کے آسیب کو خنجر بھی انہیںؐ کے

مہر و مہ و انجم میں بھی ہے عکس انہیںؐ کا
ہر سمت اجالے گئے منظر بھی انہیںؐ کے

یہ طاقتِ پرواز بھی صدقہ ہے انہیںؐ کا
اور طائرِ تخئیل کو شہپر بھی انہیںؐ کے

مٹی کو نمو ابر کو پانی بھی انہیںؐ کا
اور تہ میں سمندر کی ہیں گوہر بھی انہیںؐ کے

غنچوں میں ہے خوشبو بھی لطافت بھی انہیںؐ کی
ہر شاخ کے دامن میں گلِ تر بھی انہیںؐ کے

موجوں کی روانی میں ترنم میں بھی انہیںؐ کا
اور بحرِ شجاعت کے شناور بھی انہیںؐ کے

ہے انؐ کے چراغوں سے منور رہِ اسلام
ہیں نصب ہر اک میل پہ پتھر بھی انہیںؐ کے

ہیں عرش کے سائے میں غلامانِ محمد ﷺ
ہیں چاہنے والے لبِ کوثر بھی انہیںؐ کے

یاؔور جو ہیں دنیا میں ثنا خوانِ محمد ﷺ
چھیڑیں گے ترانے سرِ محشر بھی انہیںؐ کے

☆

☆

آسمانِ حسن کے شمس بھی قمر بھی وہؐ
روحِ خشک وتر بھی وہ جانِ بحر و بر بھی وہؐ

مظہر وجود بھی شاہد و شہود بھی
مژدۂ نجات بھی منبع خبر بھی وہؐ

نذرِ شاہِؐ دوجہاں سب مناظرِ جہاں
مقصدِ نظر بھی وہ حاصلِ نظر بھی وہؐ

رفعت ان کی دیکھئے عظمت ان کی دیکھئے
جا کے میہماں ہوئے بامِ عرش پر بھی وہؐ

عشق کا شعور بھی حسن کا غرور بھی
بابِ عشق بھی وہی عشق کی ڈگر بھی وہؐ

ہر قدم پہ ساتھ ساتھ اہلِ کارواں کے ہیں
رہنمائے راہ بھی حاصلِ سفر بھی وہؐ

ہر غریب سے قریں چارہ سازِ بیکساں
بوریا نشیں بھی وہ اور تاج ور بھی وہؐ

ہم سفر نبیؐ کے تھے جبرئیلِؑ محترم
سدرہ پر ہی رہ گئے رکھ کے بال وپر بھی وہ

یاؔور ان کا وصف ہم کس طرح بیاں کریں
احسن البشر بھی وہ فخر بوالبشر بھی وہؐ

☆

☆

فلک پہ چمک رہے ہیں نجوم و شمس و قمر انہیںؐ کے لئے
فصیلِ شبِ سیاہ سے ہے نمودِ سحر انہیںؐ کے لئے

چرند و پرند صل علیٰ کا روح فزا ترانہ پڑھیں
لٹائے صبا چمن بہ چمن خوشی کے گہر انہیںؐ کے لئے

ورائے شعور و فہم بشر ہے قدرتِ حق کا سارا نظام
شجر میں ثمر انہیںؐ کے لئے ثمر میں شجر انہیںؐ کے لئے

ہوا نے سنا سوال مرا تو عالمِ کیف میں یہ کہا
کیا ہے قیام انہیںؐ کے لئے کیا ہے سفر انہیںؐ کے لئے

انہیں کے عظیم نام کا ذکر وردِ زبانِ خلق خیال
پروئے ہوئے ہیں ایک کڑی میں شام و سحر انہیںؐ کیلئے

تجھے ہے نجات کی جو طلب تو اُنؐ کا وسیلہ مانگ کے دیکھ
دیا ہے خدائے پاک نے ہر دعا میں اثر انہیںؐ کیلئے

تمام عقیدتوں کے عوض بس ایک ہی آرزو ہے مری
رہے تو یہ سر انہیںؐ کے لئے کٹے تو یہ سر انہیںؐ کے لئے

درود و سلام و نعتِ نبیؐ کے پھول کِھلیں تو بات بھی ہے
نثار ہوئی ہے ساحلِ فن پہ موج ہنر انہیںؐ کے لئے

میں یاؔور انہیں کے در کا غلام کیوں نہ کہوں یہ گام بہ گام
یہ جسم یہ جاں انہیںؐ کے لئے یہ دل یہ جگر انہیںؐ کے لئے

☆

☆

غرور و فخر کا نشہ اتار دیتا ہے
نبیؐ کا نام ہر اک زہر مار دیتا ہے

جو مانگیے تو نبیؐ نیک بختیوں کا ہمیں
طویل سلسلۂ رہ گزار دیتا ہے

خیال گیسوئے رحمت جنوں نصیبوں کو
ہوائے اوج سرِ کوہسار دیتا ہے

بہت کریم نظارہ ہے سبز گنبد کا
خزاں کی رت میں بھی موجِ بہار دیتا ہے

ہمارے دامنِ خالی کو موتیوں کا وقار
رسولِؐ پاک کے در کا غبار دیتا ہے

گدائے رحمتِ عالم کو خالق عالم
متاعِ تذکرۂ چار یار دیتا ہے

تبسمِ گلِ شاخِ کرم کا نظارہ
اداس اداس سے چہرے نکھار دیتا ہے

درِ رسولؐ سے جس کا ہو رشتۂ الفت
خنک فضائی وہی آبشار دیتا ہے

نگاہِ بد سے نہاں کر کے مثل بادِ رواں
رہِ خطر سے بھی مجھ کو گزار دیتا ہے

جدھر جدھر سے گزرتا ہے انؐ کا ابر کرم
صدف صدف گہرِ آبدار دیتا ہے

وہ رحمتوں کا منارِ عظیم ہے یاؔور
جہت جہت شجرِ سایہ دار دیتا ہے

☆

☆

چھڑا ترانۂ رحمت وہ کیف و مستی میں
کہ نور پھیل گیا ظلمتوں کی وادی میں

بھرے ہیں لعل و گہر دامنِ سوالی میں
کمی نہیں ہے مگر رحمتوں کی ڈالی میں

میں گردِ روضے کے اڑتا رہوں کبوتر سا
طوافِ روضہ کا ارمان ہے مرے جی میں

ہر ایک شخص کھنچا جا رہا ہے انؐ کے قریب
عجب کشش کا ہے عالم سنہری جالی میں

جو نام عرش پہ آدم نے بارہا دیکھا
وہی تو لکھا ہے میری کتابِ ہستی میں

ہوائے گلشن طیبہ کے انتظار میں ہیں
دبے ہیں جتنے شرارے بدن کی مٹی میں

درِ حضورؐ پہ شاید یہ شام کا سورج
گلاب بھر کے لئے جا رہا ہے تھالی میں

بلند پرچم توحید ہو گیا یاؔور
ہے ایک زلزلہ دنیائے بت پرستی میں

☆

☆

یہ آرزو ہے اُجالا ڈگر ڈگر پہ رہے
ترا چراغِ کرم طاقِ ہر نظر پہ رہے

چلے جو قافلۂ شوق جانبِ طیبہ
غبار بن کے مرا دل بھی رہ گزر پہ رہے

ہر اک عروج بنے خاکِ پا خدا کی قسم
جو نقش پائے شہ دیں کا تاج سر پہ رہے

خزاں کا دور نہ آئے کبھی گلستاں میں
بہارِ مدحتِ سرکار ہر شجر پہ رہے

ہر ایک ذرۂ کوئے نبیؐ کا بوسہ لے
مرا خیال نہ محدود بام و در پہ رہے

ذرا سی خاک مدینے کی ، جڑ میں رکھ دینا
جو چاہتے ہو چمک ہر رخِ ثمر پہ رہے

فلک پہ مہر جہاں تاب ہو نہ ہو لیکن
نشانِ داغِ غمِ مصطفےٰ ﷺ جگر پہ رہے

کہیں بھی قوتِ پرواز دے سکے نہ جواب
جو دھول شہرِ مدینہ کی بال و پر پہ رہے

نبی ﷺ کے گیسو و رخ نے جسے سنوارا ہو
گزر بسر مری اس شام اس سحر پہ رہے

ہمیشہ بارشِ رحمت سے تر رہیں در و بام
ہمیشہ محفلِ میلاد میرے گھر پہ رہے

بضد ہے وقت مٹانے پہ ہر نشاں یاؔور
خدا کرے نظر انؐ کی مرے کھنڈر پہ رہے

☆

☆

ہاتھ میں لے کے مدینے کا پتہ نکلا ہے
آج ہنستا ہوا مہتابِ دعا نکلا ہے

میں سمجھتا تھا پڑا ہوگا کہیں سینے میں
دل تو سرکارؐ کے دروازے پہ جا نکلا ہے

اُس نے مداح شہِ دیںؐ کے قدم چومے ہیں
اس کا قد شہر میں یوں سب سے بڑا نکلا ہے

تب سفر کرنے کا سیکھا ہے ہنر دنیا نے
جب ترا قافلہ جود و سخا نکلا ہے

اب یقینی ہے کہ جل جائے گا آندھی کا غرور
نعت پڑھتا ہوا ننھا سا دیا نکلا ہے

قطرۂ اشک کی معراج ہوئی ہی سمجھو
چومنے کو درِ محبوبؐ خدا نکلا ہے

اجنبی لاش کے پاس اور نہیں کچھ بھی مگر
بند مٹھی میں مدینے کا پتہ نکلا ہے

حمد نکلی ہے لئے میم کا پرچم یاآور
خاک اوڑھے ہوئے جب نورِ خدا نکلا ہے

☆

☆

جس کے گدا گر افلاک والے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے
بھوکا جو رہ کر بانٹے نوالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

چہرے پہ جس کے مہتاب قرباں ہیبت سے جس کی سورج ہو لرزاں
قدموں سے جس کے پھوٹے اجالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

جو سیرِ عقبیٰ کرنے گیا تھا اللہ سے جو ملنے گیا تھا
جو عرش کی بھی قسمت اجالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

پیغام حق کا جس نے سنایا کردار جس کا قرآں کا سایہ
جس نے جگائے سب سونے والے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

کھوئے ہوئے کو رستہ دکھائے اور راستے پر چل کر دکھائے
جو گرنے والے بڑھ کر سنبھالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

ہرگز نہ کوئی دریا کھنگالو ہرگز نہ خود کو مشکل میں ڈالو
الفاظ جس کے موتی نرالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

میرے نبیؐ کا اسمِ گرامی ہر دل کو راحت بخشے دوامی
وہ ذکر جس کا ہر غم بٹالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

دنیا خدا کی مختار ہے وہ سرکار اس کی سرکار ہے وہ
جس کو بھی چاہے در پر بلالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

جس کی صدا ہے اللہ اکبر جو آخری ہے رب کا پیمبرؐ
قدموں میں جس کے پہونچے شوالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

سر پر ہے جس کے تاجِ شفاعت نبیوں کی جس نے کی ہے امامت
اللہ جس کی مرضی نہ ٹالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

بخشے غلاموں کو تخت شاہی بستر تھا جس کا ٹوٹی چٹائی
مٹی کے رکھے جس نے پیالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

مالک عجم کا مالک عرب کا محبوب رب کا مطلوب سب کا
عرش علیٰ ہے جس کے حوالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

الفاظ بخشے اسلوب بخشے ہر شعر مجھ کو کیا خوب بخشے
یاؔور جو بخشے مضموں نرالے میرا نبیؐ ہے میرا نبیؐ ہے

☆

نظر ہٹے نہ کبھی میری عمر بھر دیکھوں
فلک بھی آئیں جہاں سر کے بل وہ در دیکھوں

درِ نبیؐ پہ بکھر جائے میرا شیرازہ
غبار بن کے مدینے کے بام و در دیکھوں

غبارِ طیبہ مرے سر پہ رکھ قدم اپنا
میں چاہتا ہوں کبھی خود کو تاجور دیکھوں

نقاب رخ سے ہٹا دے وہ پیکرِ خوبی
تو روشنی کے سمندر میں ڈوب کر دیکھوں

فصیلِ شب پہ کروں نعت کے دیئے روشن
حریمِ خواب میں آقاؐ کو جلوہ گر دیکھوں

فرشتے کرنے لگیں رشک میری قسمت پر
ریاضِ خلد سے روضے کو اس قدر دیکھوں

نگاہ ان کی ، نگاہوں کی روشنی ان کی
جدھر دکھائیں مرے مصطفیٰ اُدھر دیکھوں

سرور و کیف کے باغوں کی سیر کرنی ہے
ترے خیال کے قدموں کو چوم کر دیکھوں

ترا غلام جہاں تھک کے چور ہو جائے
وہیں پہ نصب کوئی خیمۂ شجر دیکھوں

بہت دنوں سے مجھے انتظار ہے یاؔور
ہوائیں لاتی ہیں طیبہ سے کب خبر دیکھوں

☆

☆

چراغِ عشقِ سرورؐ جل رہا ہے
اندھیرا ہاتھ اپنے مل رہا ہے

تصور میں بسائے ہے جو طیبہ
وہی بے کھٹکے رستہ چل رہا ہے

نبیؐ کے نام کا اعجاز دیکھو
شجر بے وقت کیسا پھل رہا ہے

شب میلاد آقاؐ کی ہے آمد
غم و آلام کا دن ڈھل رہا ہے

نبیؐ کے در کا سائل ہوں، رہوں گا
وہی ہے حالِ دل جو کل رہا ہے

جو رکھتا ہے کدورت مصطفیٰؐ سے
ہر اک ابلیس اس کو چھل رہا ہے

اسے اُمی لقب نے ہوش بخشا
ہزاروں سال جو پاگل رہا ہے

سکوں بخشا ہے نعت مصطفیٰؐ نے
بہت دن تک یہ دل بیکل رہا ہے

کیا تخلیق سورج کو خدا نے
اشارے پر نبیؐ کے چل رہا ہے

درِ مختارِ کل ختم الرسلؐ سے
نظامِ ہر دو عالم چل رہا ہے

گلے جس نے لگائی ہے یتیمی
اسی کے در پہ یاؔور پل رہا ہے

☆

☆

پھول سے کام لیا جاتا ہے خنجر جیسا
کوئی لشکر نہیں سرکارؐ کے لشکر جیسا

شہر آقاؐ میں رہائش کا نہیں کوئی جواب
دھوپ کے دشت میں آرام ملا گھر جیسا

وہ کسی چشمِ تصور نے نہ دیکھا ہوگا
حسن ملتا ہے ہر اک راہ گزر پر جیسا

دل کے دامن میں چھپا لو کہ زباں پر رکھو
خار بھی طیبہ کا نازک ہے گلِ تر جیسا

جو بھی ملتا ہے یہ اعلان کئے جاتا ہے
چاہنے والا نہیں ساقیِ کوثر جیسا

محشری ڈھونڈ کے تھک ہار کے واپس آئے
کوئی ہمدرد نہ تھا شافعِ محشرؐ جیسا

ان کے کوچے کے سوا اور کہیں ہو نہ سکا
سنگ ریزوں پہ گماں لعل و جواہر جیسا

میری آنکھوں نے بہت ڈھونڈا بہت دیکھا ہے
کوئی ہیرا نہ ملا طیبہ کے پتھر جیسا

کاش سرکارِؐ دوعالم یہ سند دیں مجھ کو
ہند میں کوئی بھی شاعر نہیں یاؔور جیسا

☆

☆

میرے آقاؐ مرے سرکارؐ کو منظور جو ہو
اس کو نزدیک کریں خود سے بہت دور جو ہو

میں تو کہتا ہوں یہی سب سے بڑا ہے اعزاز
تیرے کوچے کا گداگر کوئی مشہور جو ہو

میرے سرکارؐ ! ہے برسوں سے تمنا میری
میں بھی طیبہ میں بسوں آپؐ کو منظور جو ہو

خاک بن کر یہ بدن در پہ نبیؐ کے ہو نثار
دل ہمارا شررِ عشق سے معمور جو ہو

خوشبوئیں چومنے آئیں در و دیوار خیال
تذکرہ سرورِؐ کونین کا دستور جو ہو

غیر ممکن سہی پھر بھی ہے تمنا میری
روز طیبہ کا سفر میں کروں مقدور جو ہو

وہ بھی سرکارؐ کے کوچے میں دکھائے نہ جنوں
اپنے سینے میں لئے جذبۂ منصور جو ہو

اہلِ قدرت سے تو میں کچھ نہیں کہتا لیکن
ان کا دربان بنے بیکس و مجبور جو ہو

سربراہانِ ممالک دیں سلامی مجھ کو
میرے ہمراہ ترے کوچے کا مزدور جو ہو

ربِ کونین اسے رحمت سے نوازے گا ضرور
دے صدا سرورِ کونین کو مقہور جو ہو

جوڑ سکتی ہے فقط رحمتِ محبوبؐ خدا
سنگِ دشنام سے آئینۂ دل چور جو ہو

خاکِ طیبہ میں ہے تاثیر کچھ ایسی یاؔور
ٹھیک ہو جائے گا اک لمحے میں ناسور جو ہو

☆

کرم آقاؐ کا ہو جائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں
رخِ زیبا نظر آئے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

مدینے سے ہوا خوشبو جو لے آئے تو دل جھومے
جو بادل پھول برسائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

بہت دن سے اسی امید پر میں چلتا رہتا ہوں
مرے آقاؐ کا گھر آئے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

مرے آقاؐ کے سر پر سائباں جو بن کے رہتا تھا
کہیں وہ ابر مل جائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

مرے آقاؐ کے پاؤں چومنے والا کوئی پتھر
مرا آئینہ بن جائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

مدینے کا تصور کر کے منت میں نے مانی ہے
خزاں کا پھول مرجھائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

بہت دن سے اندھیرے ذہن پر قبضہ جمائے ہیں
یہ بستی روشنی پائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

رہِ طیبہ پہ جم کر رہ گئی ہیں کیوں مری آنکھیں
ہوا یہ پیچ سلجھائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

مہینے سال میں بدلے خبر جس کی نہ مل پائی
وہ کھویا بھائی گھر آئے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

نبیؐ کا ذکر سنتا ہوں تو یاؔور شعر ہوتے ہیں
کوئی مجھ سے جو کہلائے تو میں اک نعت کہہ ڈالوں

☆

☆

رسولؐ پاک کے جتنے بھی ماہ پارے ہیں
قسم خدا کی وہ سب جان و دل ہمارے ہیں

درِ رسولؐ کے ذروں کو دیکھ کر یہ لگا
یہ ذرے ذرے نہیں آسماں کے تارے ہیں

کچھ اور اُن کے سوا میرے پاس ہے ہی نہیں
نبیؐ کی یاد میں دن رات جو گزارے ہیں

جمال و حسن کا پیکر ہے شہرِ شاہِ اممؐ
جدھر بھی دیکھئے ہنستے ہوئے نظارے ہیں

کرید راکھ ذرا اے ہوائے عشقِ نبیؐ
دبے ہوئے ابھی ایمان کے شرارے ہیں

جواب تو نہیں یاوٓر یہ پھول یہ خوشبو
مگر جمالِ شہِ دیںؐ کے استعارے ہیں

☆

☆

در نبیؐ پہ خیالات کا قیام ہے کیا
فلک نشینوں میں لکھا مرا بھی نام ہے کیا

فرشتے کس لئے آئے ہوئے ہیں اِس در پر
یہاں پہ نعت کی محفل کا اہتمام ہے کیا

حسیں سماعتیں یہ کہہ کے ہوگئیں رخصت
نہ ذکر جس میں نبیؐ کا ہو وہ کلام ہے کیا

تری کرن تو پہونچتی ہے شہر طیبہ تک
چراغ طاق تصور ترا مقام ہے کیا

امیرِ شہر ! مدینے نہیں گیا اب تک
بتا ، خرابۂ دنیا میں تیرا کام ہے کیا

زمانہ ڈھونڈ کے تھک جائے ، مل نہیں سکتا
نظام طیبہ سے اچھا کوئی نظام ہے کیا

میں شہرِ سرورؐ دیں میں قیام کرتا ہوں
مجھے خبر ہی نہیں ہے کہ وقت شام ہے کیا

خدا کا شکر مدینے گئی ہیں آنکھیں مری
یہ مجھ سے پوچھو کہ بادِ سبک خرام ہے کیا

غبارِ راہِ مدینہ کے حسن کے آگے
نجوم و کاہکشاں کیا ، مہِ تمام ہے کیا

سرور و ہوش ہم آغوش ہونے لگتے ہیں
نبیؐ کے عشق سے اچھا بھی کوئی جام ہے کیا

یہ رمز اشارۂ ابروئے مصطفےؐ سے کھُلا
حلال کہتے ہیں کس چیز کو حرام ہے کیا

نثار سطوت شاہی ہو جس کے قدموں پر
غلامِ سرورِ دیںؐ سا کوئی غلام ہے کیا

وہ بزم نعت میں آنے کا اہل ہے ہی نہیں
جسے خبر نہیں یاؔور کہ احترام ہے کیا

☆

چاندنی انؐ کی ہے چاند انؐ کے ہیں ہالے انؐ کے
روشنی دیتے ہیں دنیا کو حوالے انؐ کے

دشتِ عصیاں کی کڑی دھوپ کا جب سامنا ہو
کام آتے ہیں کرم بار دوشالے انؐ کے

انؐ کی سیرت کے چمکتے ہوئے اوراق پڑھو
عفو و بخشش کے ہیں انداز نرالے انؐ کے

ان کی مرضی جو ملے ان کا اشارہ جو ملے
سر کٹا دیتے ہیں میداں میں رسالے انؐ کے

کرتے رہتے ہیں انہیں کیلئے دنیا کا طواف
چاند سورج بھی تو ہیں چاہنے والے انؐ کے

ان کے صدقے میں مہکتا ہے گلوں کا پیکر
جن میں شبنم کا ہے گھر وہ ہیں پیالے انؐ کے

لِلّٰہ الحمد کہ ہر موسمِ بدگوئی میں
میرے ہونٹوں پہ لگے رہتے ہیں تالے انؓ کے

رات دن کرتی رہے سجدۂ شکر اُنؓ کے حضور
تیرگی کو جو میسر ہوں اجالے انؓ کے

عظمتیں اس کی گلی چھوڑ کے جائیں نہ کہیں
زندگی کو جو کوئی رنگ میں ڈھالے انؓ کے

ٹھوکریں لاکھ ہوں لیکن یہ یقیں ہے مجھ کو
گر نہیں سکتے کسی طرح سنبھالے انؓ کے

کس طرح کوئی کرے ان کی بزرگی کا حساب
ہیں حسینؑ اور حسنؑ گود کے پالے انؓ کے

جن میں بت رکھ کے کیا کرتے ہو سجدہ تم لوگ
پاؤں پڑتے ہیں وہ مندر وہ شوالے انؓ کے

ان کے منگتوں پہ ہی موقوف نہیں ہے یاور
ساری مخلوق کو ملتے ہیں نوالے انؓ کے

☆

حیثیت خاک کی ہے عرش علیٰ مانگے ہے
دل ہمارا درِ محبوبؐ خدا مانگے ہے

چاند تاروں کے اجالے سے بہلتا ہی نہیں
گھر مرا روشنیِ غارِ حرا مانگے ہے

منتشر ہونے سے پہلے ہی مری خاکِ بدن
ان کے کوچے میں پہونچنے کی دعا مانگے ہے

دل کے دروازے پہ دستک کو ہے تیار مگر
نکہتِ کوئے نبیؐ بادِ صبا مانگے ہے

پتھروں پر بھی کرم اپنا لٹانے والے
میرا سینہ ترا نقشِ کفِ پا مانگے ہے

پیرہن رنگ کے خونِ شہدا سے اپنا
سرخیِ رنگِ حنا تیری رضا مانگے ہے

تھک گیا ظلم و تشدد کی فراوانی سے
اب مرا ملک مدینے کی فضا مانگے ہے

مہرباں جب سے ہوا مجھ پہ غبارِ طیبہ
''کوئی دامن کوئی دامن کی ہوا مانگے ہے''

شعر گوئی کا ہنر آتا ہے لیکن یاؔور
نعت گوئی کے لئے عشق ترا مانگے ہے

☆

☆

شاخِ تصورات پر جب بھی کھِلا درِ نبیؐ
میری نگاہِ شوق نے چوم لیا درِ نبیؐ

مجھ کو الجھتے راستے خوف زدہ نہ کر سکے
میں ہوں مسافرِ ابد راہ نما درِ نبیؐ

پاسِ ادب ضرور ہے خاک نہیں ہے نور ہے
ہوش میں رہ نہ چوم یوں، برگِ نوا ! درِ نبیؐ

شکرِ خدا کہ گفتگو اور کوئی نہ کر سکا
جب بھی کھُلی مری زباں، میں نے کہا، درِ نبیؐ

ربِ کریم کی عطا سب ہیں عظیم و بے بہا
کوہِ احد کی رفعتیں ، غارِ حرا ، درِ نبیؐ

بزمِ جہاں کی سیر کو جاتی ہوا کو حکم کر
مجھ کو بھی بھیج ایک دن خاکِ شفا درِ نبیؐ

تیرا کرم جو مجھ پہ ہو طیبہ میں دن ہو رات ہو
راہِ نبیؐ کی خاک ہو میری ردا درِ نبیؐ

میں کہ شجر ہوں بے ثمر میں کہ دعا ہوں بے اثر
تجھ پہ تو آئینہ ہے سب حال مرا درِ نبیؐ

سینے سے میں نے اس لئے تشنہ لبی لگائی ہے
کاش برس پڑے کبھی بن کے گھٹا درِ نبیؐ

عزم کے واسطے خبر دشت کے واسطے شجر
انجم و ماہ کے لئے نور و ضیا درِ نبیؐ

یاؔور کی زبان پر ہے یہی مصرع آج کل
میرا سوال ہے فقط میرے خدا درِ نبیؐ

☆

☆

رحمتِ حق کا ابر برستا رہتا ہے
میرے دل میں شہر مدینہ رہتا ہے

چاند ستارے آتے ہیں سننے کیلئے
ذکر جہاں پر میرے نبیؐ کا رہتا ہے

اپنی بانہوں میں لے لیتی ہے خوشبو
ورد جو میرا آقاؐ آقاؐ رہتا ہے

پیاسے جہاں پر نام نبیؐ کا لیتے ہیں
پاؤں کے نیچے بہتا دریا رہتا ہے

ساری بلائیں پھیر کے منھ چل دیتی ہیں
اُن کی گلی میں رہنا اچھا رہتا ہے

یادِ نبیؐ کی چادر اوڑھیں دیوانے
صحرا میں بھی اُن پر سایہ رہتا ہے

ساتھ نہیں دیتی یہ زباں ان کے در پر
دل میں لیکن جانے کیا کیا رہتا ہے

عکس سے اس کے دنیا ہوتی ہے روشن
سورج انؐ کے در پر بیٹھا رہتا ہے

اس کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں
میرے نبیؐ کا نام جو لیتا رہتا ہے

شکر خدا ، اب کہنے لگے ہیں لوگ مجھے
جب اِسے دیکھو نعت ہی کہتا رہتا ہے

سب سے آگے چلتا ہے یاؔور اُن کا غلام
پیچھے اس کے سارا زمانہ رہتا ہے

☆

☆

غرور دن کا شبوں کی رعونتیں مٹ جائیں
نبیؐ کا عشق ہو روشن تو ظلمتیں مٹ جائیں

ترے خیال کے کنج اماں میں رہ جاؤں
تو خود بخود مری ساری مصیبتیں مٹ جائیں

تری کتابِ محبت جو ہاتھ میں آجائے
دل و دماغ میں بیٹھی عداوتیں مٹ جائیں

تری ہوائے توجہ اِدھر کا رخ جو کرے
رہیں نہ خوف کے دیوار و در چھتیں مٹ جائیں

نبیؐ کا نام وہ ہے جس کا عکس پڑتے ہی
زوال فخر پہ آئے جہالتیں مٹ جائیں

نبیؐ کا ذکر جو صیقل کرے تو لمحوں میں
دل آئینے پہ ٹھہرتی کثافتیں مٹ جائیں

جو ان کے چاہنے والوں کی صف میں آجاؤ
جو لوگ تم پہ لگاتے ہیں تہمتیں مٹ جائیں

نبیؐ کے نقشِ قدم کا فلک نہ چاہیں تو
عروج پانے کی جتنی ہیں چاہتیں مٹ جائیں

گلوں میں رنگِ تقدس نہ ہو تو گل نہ رہیں
درِ نبیؐ سے ہٹیں تو صباحتیں مٹ جائیں

اگر تصورِ طیبہ سے ہوں نہ وابستہ
خدا کرے کہ زمانے سے نکہتیں مٹ جائیں

خیال ان کا عبادت میں رنگ بھرتا ہے
خیال ان کا نہ ہو تو عبادتیں مٹ جائیں

حدودِ صوت و صدا سے جو نکلے نام ان کا
حروف و لفظ میں رکھی حلاوتیں مٹ جائیں

درِ رسولؐ پہ جب حاضری کا موقع ہو
خدا کرے کہ ہماری ضرورتیں مٹ جائیں

درِ رسولؐ سے جب واپسی کا موقع ہو
تو واپسی کی ہیں جتنی بھی صورتیں مٹ جائیں

لہو میں نعت نہ گردش کرے تو اے یاوَر
رگوں میں دوڑتی پھرتی حرارتیں مٹ جائیں

☆

☆

نظامِ شمس بدلتے ہیں فیصلے انؐ کے
پرے خرد کی حدوں سے ہیں مرتبے انؐ کے

سلگتے دن کی ریاضت کہ رتجگے انؐ کے
تمام کام تھے اُمت کے واسطے انؐ کے

اندھیرا ہونے نہیں دیتے تذکرے انؐ کے
ہوا بجھا نہ سکے گی کبھی دیئے انؐ کے

ہزارہا گلِ مدحت نثار کرتی ہوئی
بہار چومنے آتی ہے راستے انؐ کے

جہاں سوال کیا دشت تشنگی نے وہیں
نوازشات کے چشمے ابل پڑے انؐ کے

کوئی بھی راہ کی اڑچن نہ روک پائے گی
جہاں بھی چاہیں، پہونچتے ہیں قافلے انؐ کے

تمام عالمِ امکاں ہے رہ گزر انؐ کی
بہت دراز ہیں رحمت کے سلسلے انؐ کے

کہیں بھی جائیں ، کہیں بھی رہیں حضورؐ مگر
ہیں عرش و فرش ، زمین و فلک پتے انؐ کے

کرن قبول نہیں دوسرے چراغوں کی
مرے مکان میں روشن رہیں دئے انؐ کے

گزرتے وقت کے ہاتھوں بھی مٹ نہیں سکتے
ہمارے گرد کھنچے ہیں وہ دائرے انؐ کے

جو پھر رہے ہیں خلائے بسیط رحمت میں
نہ ہو سکیں گے کبھی پست حوصلے ان کے

ہے کوئے قرب میں رہنے کی آرزو جن کو
ترے فراق کے سب زخم ہیں ہرے انؐ کے

فضا پہ دھند سی افسردگی کی چھائی تھی
لیا جو نام تو دیوانے ہنس پڑے انؐ کے

جو تیز دھوپ کے تیروں کو روک دیتے ہیں
قدم قدم پہ ہمیں وہ شجر ملے انؐ کے

ہیں جتنے لوگ درودوں سے سینچنے والے
بقدرِ ظرف چمن ہیں ہرے بھرے ان کے

یہ راز خیبر و احزاب و بدر نے کھولا
کہ توڑ سکتے ہیں پتھر کو آئینے انؐ کے

جو خارزار تھے الجھے نبیؐ کے دامن سے
جو گل مثال تھے قدموں میں بچھ گئے انؐ کے

مہیب رات کا صحرا تھا اور ہم یاؔور
خدا کا شکر کہ قدموں میں آ گئے انؐ کے

☆

میں ہوں بیمار بہت میری دوا لے آئے
کاش یہ شام مدینے کی ہوا لے آئے

جب یہ پوچھا گیا محشر میں کہ کیا لے آئے
کام سرکارؐ دو عالم کے حوالے آئے

یہ تمنا ہے کہ جب آئے مرے گھر کی طرف
نکہتِ کوئے نبیؐ بادِ صبا لے آئے

اور کچھ مل نہ سکے زائرِ طیبہ کو اگر
میں تو کہتا ہوں کہ پتھر ہی اٹھا لے آئے

اپنی تنہائی کے دامن میں تڑپتا ہے بہت
اب کہاں سے گئے دن غارِ حرا لے آئے

چھوڑ آئے دلِ بیتاب مدینے میں مگر
زندگی کس کے لئے اپنی بچا لے آئے

ان کے کوچے کے در و بام ہی ہم تکتے رہے
انجم و ماہ چمکنے کی ادا لے آئے

عظمتِ و جاہ و حشم سب تھے میسر لیکن
صدقۂ سرورِؐ دیں شاہ و گدا لے آئے

یادِ سرکارؐ کے گلزارِ حسیں میں جا کر
لبِ خاموش گلِ حرف و نوا لے آئے

لَو پہ نامِ شہِؐ کونین رقم دیکھ کے ہم
روشنی کے لئے ننھا سا دیا لے آئے

رخنہ انداز ہوا یادِ نبیؐ میں جو کوئی
دفعتاً غم مرے تلوار سنبھالے آئے

لئے جاتے تھے فرشتے مجھے دوزخ کی طرف
بڑھ کے آگے مرے سرکارؐ بچا لے آئے

ہم جو یاؔور گئے طیبہ تو گلی سے انؐ کی
نعت کہنے کی جدا طرزِ ادا لے آئے

☆

شریکِ قافلہ شہر مصطفےؐ ہوں میں
ہوا کے دوش بدوش آج اڑ رہا ہوں میں

مرے مکان میں تاریکیوں کا مسکن ہے
درِ رسولؐ کی کچھ خاک چاہتا ہوں میں

مرے بدن سے لپٹ میرا پیرہن بن جا
غبارِ طیبہ بہت تجھ کو چاہتا ہوں میں

مرے رسولؐ کے دستِ کرم ! سہارا دے
میانِ بحر خلا ڈوبتی صدا ہوں میں

دکھا دے اپنے غلاموں کا راستہ آقاؐ
نہیں ہے جس کی کوئی سمت وہ گھٹا ہوں میں

جمال و حسن کا اپنے اسیر کر مجھ کو
سڑی بسُی ہوئی دنیا پہ مر مٹا ہوں میں

مری بساط کہاں تھی کہ دوبدو ہوتا
ترے بھروسے غموں سے الجھ رہا ہوں میں

ترے حصار سے باہر نہ جا سکے جو کبھی
وہی دماغ وہی آنکھیں مانگتا ہوں میں

کبھی خیال ترا اور کبھی تری باتیں
اسی طرح یہ شب و روز کاٹتا ہوں میں

جو تجھ کو بھولا تو ہوش و خرد بھی جاتے رہے
وفا کی خوشبوئیں خاروں سے مانگتا ہوں میں

رہے جو بند تو بس میں نہیں مرے لیکن
کھلے جو آنکھ ترے خواب دیکھتا ہوں میں

ہو تاجور بھی اگر کوئی ، مجھ کو کیا لینا
تری گلی کا بھکاری ، ترا گدا ہوں میں

ضرور تو بھی مجھے یاد کر رہا ہوگا
درود پڑھ کے تجھے یاد کر رہا ہوں میں

جو تیرے کوچۂ پرنور سے ہے وابستہ
اسی فصیلِ تمنا پہ جل رہا ہوں میں

خدا کے سامنے جس وقت ہاتھ پھیلاؤں
ترے ہی نام کی خیرات مانگتا ہوں میں

ترا کرم ہو تو آگے بڑھیں قدم میرے
خود اپنی راہ کی دیوار بن گیا ہوں میں

بس اک سوال ہے لیکن مرے لئے ہے اہم
مرے رسولؐ تجھے تجھ سے مانگتا ہوں میں

اُسے بھی اپنے حصارِ نوازشات میں رکھ
ترا غلام ہے ، یاؔور کو جانتا ہوں میں

☆

حاصل ہوا ہے نعت سا روشن دیا مجھے
بھٹکا سکے گا اب نہ کوئی راستہ مجھے

کب تک پھروں جہانِ تمنا میں بے دیار
کوئی بتادے شہرِ نبیؐ کا پتہ مجھے

روشن ہے میرے سامنے نقشِ قدم ترا
حیران کیا کرے گا کوئی نقشِ پا مجھے

پہونچا چکی ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
اب زندگی سے کچھ نہیں شکوہ گلا مجھے

حاصل جسے ہو تاج مدینے کی خاک کا
آقا مرے بنا دے وہی آئینہ مجھے

کام آ گیا مدینے کی گلیوں میں لوٹنا
اہلِ نظر نے خاک بسر کہہ دیا مجھے

تم سے بچھڑ نہ جاؤں کہیں روزِ حشر مَیں
رکھنا بہت قریب مرے مصطفیٰؐ مجھے

پہلے نقوشِ پائے نبیؐ کا وصال دے
چاروں طرف بکھیر دے پھر اے ہوا ! مجھے

میری جبیں پہ نقش مدینے کا کھینچ دو
بس چاہیئے نشاں یہی پہچان کا مجھے

میری سماعتوں کو ضرورت اسی کی ہے
آقاؐ عطا کریں کبھی شہدِ نوا مجھے

دل کو مرے کچوکے لگاتا ہے آج تک
یاؔور مدینے جا کے جو آنا پڑا مجھے

☆

اس طرف سیّدِ والا کی نظر ہونے تک
دم نہ گھٹ جائے کہیں ان کو خبر ہونے تک

سائبانی کے لئے یادِ مدینہ ہے بہت
عشقِ سرکارؐ کی شاخوں کے شجر ہونے تک

نعت گوئی کا یونہی شغل رہے گا جاری
اے شبِ تیرہ تری زلف کے سر ہونے تک

درِ سرکارِؐ دوعالم پہ بپا رہتی ہے
محفلِ انجم و مہتاب سحر ہونے تک

اپنا مختار ہوا میں تو بکھر جاؤں گا
خوش ہوں سرکار کا میں دست نگر ہونے تک

کیا ہوا گھر مرا اپنا جو نہیں ہے کوئی
کیوں ڈروں پیش نظر آپ کا در ہونے تک

لب پہ یاؔور کے رہے گا غمِ سرکارؐ کا ذکر
چشمِ سفاک ترے دیدۂ تر ہونے تک

☆

جو چاہتے ہیں کہ سانسوں کو ماہتاب لکھیں
لبوں پہ اپنے درودوں کی اک کتاب لکھیں

یہ آرزو ہے کتابِ وجود پر مرے اشک
نبیؐ کا نام پئے حرفِ انتساب لکھیں

گلی سے سرورِؐ کونین کی گزر جائیں
تو پتھروں کو قلم سر بسر گلاب لکھیں

نبیؐ کی جوئے کرم کا جواب ہے ہی نہیں
فرات لکھیں کہ دجلہ لکھیں چناب لکھیں

میں سائبانِ نگاہِ نبیؐ میں رہتا ہوں
یہ آفتاب مرے واسطے عتاب لکھیں

جو راہ پائیں کبھی میری گمشدہ نیندیں
تو میری پلکوں پہ شہرِ نبیؐ کے خواب لکھیں

تڑپتی ساعتیں دیوارِ شہرِ طیبہ پر
خدا کرے کہ مرا حالِ اضطراب لکھیں

خدائے پاک کے محبوبؐ ہیں وہ چاہیں تو
ہوا کو آب لکھیں آب کو سراب لکھیں

چمک کے برق کی صورت ہزارہا خامے
نبیؐ کی مدح سرِ دامنِ سحاب لکھیں

جو ایک مصرعۂ نعتِ رسولؐ ہو یاآور
تمام اہلِ نظر مجھ کو کامیاب لکھیں

☆

☆

میری جاں بن کے مرے دل میں رہے یادِ نبیؐ
چھوڑ کر جائے کبھی بھی نہ مجھے یادِ نبیؐ

جب بھی پڑتے ہیں مرے گھر میں ترے نوری قدم
بام و محراب پہ جل اٹھیں دیئے یادِ نبیؐ

درد سے جب کسی صورت نہ میسر ہو سکوں
آ کے فرقت کے سبھی زخم سیئے یادِ نبیؐ

پھوٹ کر روتا ہے دل تو جو نہیں ہوتی ہے
کوئی پھر تیرے بنا کیسے جئے یادِ نبیؐ !

تجھ سے دوری کا کوئی خوف نہیں اب باقی
مجھ کو اچھا ہوا سب بھول گئے یادِ نبیؐ

نذرِ حیرت ہوئی جاتی ہیں نگاہیں میری
خوبصورت ہیں بہت لمحے ترے یادِ نبیؐ

ایک پل چین سے کٹتا نہیں اس کا اب تو
راحتیں بخش دے یاؔور کے لئے یادِ نبیؐ

☆

رگ رگ میں رواں عشقِ شہنشاہؐ زمن ہے
طیبہ کے مسافر سے بہت دور تھکن ہے

اک نور کا مینار ہے تا اوجِ تصور
ذکرِ شہہِؐ کونین سرِ بزمِ سخن ہے

ہر گام پہ اگتے ہیں وہاں شوق کے پودے
طیبہ جسے کہتے ہیں محبت کا چمن ہے

کیسا بھی گنہگار ہو بے خوف چلا جائے
دامن میں چھپا لینے کا اُس در پہ چلن ہے

اس شخص کو دوزخ کی ہوا چھو نہیں سکتی
حاصل جسے گردِ رہِ طیبہ کا کفن ہے

سرکارِؐ دوعالم کی گلی میں جسے دیکھو
آنکھیں ہیں غزالوں سی حسیں، پھول سا تن ہے

مغرور نہ ہو باغ میں ہنستے ہوئے پھولو !
آقاؐ کے پسینے پہ فدا مشکِ ختن ہے

یادِ شہِؐ کونین کے کھُلتے ہیں دریچے
دم توڑنے والی مرے کمرے کی گھٹن ہے

پڑتی ہیں نگاہیں تو ہٹائے نہیں ہٹتیں
مسجد مرے آقاؐ کی ہے یا کوئی دلہن ہے

اللہ بہت جلد مٹا فاصلے سارے
پھر دل کو لگی گنبد خضرا کی لگن ہے

ہے چشمِ تصور میں شہِؐ دیں کا سراپا
رَم کرتا سرِ دشتِ جنوں میرا ہرن ہے

اے خامۂ وقت اسمِ نبیؐ لکھ دے خدارا
یہ میری جبیں ، یہ مرا سینہ ، یہ دہن ہے

تاعمر مدینے میں ٹھہرنا نہیں ممکن
اس خار کی مدت سے مرے دل میں چبھن ہے

میں گنبد خضرا کی طرف دیکھ رہا ہوں
ٹھوکر میں مری کوہِ غم و رنج و محن ہے

جس وقت سے دیکھا ہے درِ پاک کا ذرہ
حیرت کی انگوٹھی میں جڑا دُرِّ عدن ہے

آقا کا تبسم ہے حسیں یا کہ تکلم
یہ بحث سرِ انجمنِ سر و سمن ہے

دنیائے عرب میں مرے آقا کی بدولت
فردوس بدن سلسلۂ کوہ و دمن ہے

وہ خاکِ درِ سیدِؐ کونین ہے یآور
مہکا ہوا جس خاک سے خوشبو کا بدن ہے

☆

رکھی ہے خاکِ طیبہ نگر میرے سامنے
کیا چیز ہیں نجوم و قمر میرے سامنے

کنکر میں چن رہا ہوں دیارِ رسولؐ کے
لائے نہ کوئی گنجِ گہر میرے سامنے

چہرے پہ خاکِ کوئے نبیؐ ہے لگی ہوئی
شرما رہا ہے حسنِ سحر میرے سامنے

زنجیر کیوں ہلاؤں جہانگیرِ وقت کی
جب ہے مرے کریمؐ کا در میرے سامنے

ہے میرے ساتھ سایہ خیالِ رسولؐ کا
سر خم کئے ہیں سارے شجر میرے سامنے

مداحِ مصطفےٰؐ کا ملا ہے مجھے شرف
بیٹھیں ادب سے اہلِ نظر میرے سامنے

میں کرنے جا رہا ہوں رقم اسمِ مصطفےٰؐ
خم ہو رہا ہے خامے کا سر میرے سامنے

جب نعت گنگناتا ہوا سامنے گیا
جھکنے لگا منارِ ہنر میرے سامنے

بیساختہ سلام پڑھیں میرے سب حواس
آئیں مرے حضورؐ اگر میرے سامنے

نکلا ہوں لینے نعت نگاری کا کچھ ہنر
حسانِ مصطفےٰؐ کا ہے گھر میرے سامنے

شہپر غم نبیؐ کے ملے اور طے ہوا
صدیوں کا تھا طویل سفر میرے سامنے

جن کو نصیب ہو نہ چراغ ان کے نام کا
وہ سب عمارتیں ہیں کھنڈر میرے سامنے

جو آبشار بن نہ سکا ان کی یاد میں
کچھ بھی نہیں وہ دیدۂ تر میرے سامنے

یاؔور پڑھا درود جو میں نے خلوص سے
آنے لگا دعا کا اثر میرے سامنے

☆

چومنے سیدِؐ کونین کا در آ گئے ہیں
ایسا لگتا ہے کہ ہم لوٹ کے گھر آ گئے ہیں

اے تڑپتے ہوئے دل بات تری بن آئی
دیکھ وہ دیکھ مدینے کے شجر آ گئے ہیں

چل دیئے سوئے مدینہ جو کڑی دھوپ میں ہم
سائبانی کے لئے خود ہی شجر آ گئے ہیں

قافلے کوچۂ سرکارؐ کو چومیں گے ابھی
چلتے چلتے پسِ دیوار سحر آ گئے ہیں

راہِ طیبہ پہ جو ڈالی ہیں نگاہیں ہم نے
خاک میں لوٹتے افلاک نظر آ گئے ہیں

جب بھی سرکارؐ نے سوچا ہے اٹھانے کو قدم
راہ میں بچھنے کو خورشید و قمر آ گئے ہیں

در و دیوار نے چوما ہے کئی بار ہمیں
سفرِ طیبہ سے جب لوٹ کے گھر آ گئے ہیں

کچھ سوالات لئے اے مرے دلدار نبیؐ
آپ کے پاس مرے دیدۂ تر آ گئے ہیں

اک اشارے کی ضرورت ہے کہ جاں سے گزریں
نذر ہونے کے لئے شانوں پہ سر آ گئے ہیں

اب سنا نعتِ نبیؐ بزمِ سخن میں یاؔور
شعر سننے کے لئے اہلِ نظر آ گئے ہیں

☆

بنا دیا مجھے تو نے گدائے سرورِ دیںؐ
نثار تجھ پہ مرا دل عطائے سرورِ دیںؐ

فلک کے ساتوں طبق مصطفیٰؐ کی راہ گزر
نجوم و کاہکشاں خاکِ پائے سرورِ دیںؐ

کھلے ہیں پھول تبسم کا صدقہ لینے کو
زمیں کا فرش بچھا ہے برائے سرورِ دیںؐ

غبارِ شہر مدینہ سے مجھ کو نہلا دے
خدائے سرور دیں اے خدائے سرورِ دیںؐ

خوشی سے میری نگاہوں نے پاؤں چوم لئے
جو میرے سامنے تشریف لائے سرورِ دیںؐ

لبوں سے نعت کے جھرنے رواں ہوں شام و سحر
مرا خیال ہو مدحت سرائے سرورِ دیںؐ

خیال و فکر ، حروف و نوا ، حسیں لہجہ
یہ سب ملا ہے مجھے بر بنائے سرورِ دیںؐ

مرے مکان کا ہر گوشہ جگمگا اٹھا
تمہاری یاد میں آنسو جو آئے سرورِ دیںؐ

ہر امتی کو چھپالے گی اپنی بانہوں میں
چلے گی حشر میں جس دم ہوائے سرورِ دیںؐ

خوشی سے جھوم اٹھی روشنی کی پہلی کرن
کرم نواز ہوئی جب صدائے سرورِ دیںؐ

جب آفتابِ نوا ڈوب جائے اے یاور
خموشیاں کریں مدح و ثنائے سرورِ دیںؐ

☆

☆

ہر مرض کے لئے بے مثل دوا ملتی ہے
وہ مدینہ ہے وہاں خاکِ شفا ملتی ہے

میرے دل میں بھی کیا کرتے ہیں سرکارؐ قیام
میرے سینے میں بھی تنویرِ حرا ملتی ہے

جب بھی توصیفِ شہِ دیںؐ میں قلم اٹھ جائے
نعتِ سرکارؐ ملے ، یادِ خدا ملتی ہے

آسماں چاند میں تیرے ہے کہاں اُتنی چمک
جتنی اُس کوچے کے ذروں میں ضیا ملتی ہے

اُن کے دربار میں بکھری ہے جو خوشبو کی طرح
اُس خموشی میں عجب طرزِ ادا ملتی ہے

اُن کے باغاتِ توجہ کا نہیں کوئی جواب
اُس طرف جاؤ تو تحریکِ ثنا ملتی ہے

جب سے میں نعت کے گلزار میں آ بیٹھا ہوں
بزم یارانِ طرح دار خفا ملتی ہے

آنکھ میں گنبدِ خضرا جو نظر آنے لگے
آتے جاتے ہوئے لمحوں سے دُعا ملتی ہے

قیدِ تنہائی ہے اور گنبدِ بے در ہے حضورؐ
روشنی ملتی ہے مجھ کو نہ ہوا ملتی ہے

شہرِ سرکارؐ میں جس روز پہنچنا ہو جائے
کتنی اِترائی ہوئی بادِ صبا ملتی ہے

میری ہر رہ گزرِ اوج و ترقی یاور
نقشِ پائے شہِ کونینؐ سے جا ملتی ہے

☆

☆

جب سے خیالِ سرورِ دیںؐ زنجیر ہوا
نام مرا گلزاروں کی تقدیر ہوا

پلکیں اوپر نیچے ہونا بھول گئیں
شہرِ مدینہ دیکھ کے میں تصویر ہوا

بامِ ازل پر ایک ستارا چمکا پھر
رفتہ رفتہ باغِ جہاں تعمیر ہوا

نام نبیؐ کی لَو تھرائی ہونٹوں پر
آئینہ خانہ رقص گہہِ تنویر ہوا

تارِ نظر نے اُن کے در کو چوم لیا
دل بھی کماں سے نکلا ہوا اک تیر ہوا

آج نیا اک کام ہوا یہ اشکوں سے
نوکِ قلم پر نام نبیؐ تحریر ہوا

رہ گزرِ سرکارؐ دو عالم دیکھی تو
خاک نشیں خود تاجِ سرِ توقیر ہوا

نعت کے مضموں اتنی وسعت رکھتے ہیں
دائرہ میری فکر کا عالم گیر ہوا

عشق خدا کے جَام جہاں سے بٹنے تھے
عشقِ نبیؐ اُس میخانے کا پیر ہوا

جب بھی کسی بوجہل نے دیکھا اُن کی طرف
پھول نے فطرت بدلی اور شمشیر ہوا

سنگ نے پہنا موم لبادہ اُن کے لئے
زہر لبوں کو چوم کے بے تاثیر ہوا

اُن کا کھا کر گُن جو اَوروں کے گائے
یاؔور اُس سے اچھا تو قطمیر ہوا

☆

☆

رہا ہمیشہ یہ بندہ ترا مرے حق میں
بروزِ حشر کہیں مصطفےٰؐ مرے حق میں

حریمِ دل بنا غارِ حرا مرے حق میں
بہت دنوں میں مقدر ہوا مرے حق میں

میں چاہتا تھا ملے ان کے نقشِ پا کا گلاب
بچھا گیا کوئی زنجیرِ پا مرے حق میں

نظر نہ آتا تھا کچھ ، ان کا نام لیتے ہی
فصیلِ شب پہ جلا اک دیا مرے حق میں

غبارِ کوئے نبیؐ مل لیا جو چہرے پر
جواب دینے لگا آئینہ مرے حق میں

نبیؐ کا نام خلا میں جو لکھ دیا میں نے
چنگھاڑتا ہوا موسم ہوا مرے حق میں

سوال خار نے عشقِ نبیؐ پہ میرے کیا
جواب پھول نے ہنس کر دیا مرے حق میں

خرامِ یادِ نبیؐ سے ہے دل مرا روشن
کرے گا فیصلہ میرا خدا مرے حق میں

میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا درِ رسولؐ پہ جب
مکان حرف و نوا کا کھُلا مرے حق میں

تڑپ رہا ہوں مدینے میں حاضری کے لئے
پھر ایک بار خبر لا صبا مرے حق میں

میں بال بال غلامِ نبیؐ ہوں اے یاؔور
ہے رحمتوں کا ہر اک سلسلہ مرے حق میں

☆

☆

جہانِ زیست کا سب سے بڑا اعزاز پاتے ہیں
ہم آنکھیں بند کر کے ان کا روضہ دیکھ آتے ہیں

جو اپنے دل درِ شاہِ اممؐ پر چھوڑ آتے ہیں
ہم ان کے واسطے راہوں میں اپنے دل بچھاتے ہیں

چراغِ نقشِ پائے مصطفےٰؐ سے جو ہوئے روشن
نظر والوں کو وہ منظر جمال اپنا دکھاتے ہیں

نبیؐ کی مدح کرتے ہیں تو ان کا فیض ملتا ہے
پرندے ساعتوں کے شاخِ ماہ و سال پاتے ہیں

غلامانِ نبیؐ کو کوئی دشواری نہیں ہوتی
اندھیری رات میں رحمت کے جگنو جگمگاتے ہیں

ادا سی گھومتی رہتی ہے دل کے باغ میں لیکن
جب آقاؐ یاد آئیں سارے منظر مسکراتے ہیں

جو دیوانے نبیؐ کے ہیں جہانِ بے خیالی میں
زمینِ دل پہ نقشِ گنبدِ خضرا بناتے ہیں

فضا میں خوشگواری پھیل جائے جن کے صدقے میں
فراقِ سرورِ دیں میں وہ ابر آنسو بہاتے ہیں

جو ذرے اُڑ کے آتے ہیں درِ سرکارؐ سے یاؔور
وہی پتھر نگر کو آئینہ خانہ بناتے ہیں

☆

☆

نمازِ عشق کا جب میں قیام کرتا ہوں
خیالِ سرورِؐ دیں کو امام کرتا ہوں

نبیؐ کی نعت تو خود اپنے آپ ہوتی ہے
نہ سوچتا ہوں نہ کچھ اہتمام کرتا ہوں

درودِ پاک کے تحفے جو بھیجتا ہوں اُنہیں
لحد کے واسطے یہ انتظام کرتا ہوں

اک ایک سانس تو پہلے ہی لکھ چکا ہوں سو اب
جو اور کچھ ہے وہ سب ان کے نام کرتا ہوں

انہیں کے نام پہ کرتا ہوں دشتِ ہو کا سفر
انہیں کے نام کو اپنا خیام کرتا ہوں

وہاں کے لوگ تو سر پر بٹھانے والے ہیں
سگِ مدینہ کا میں احترام کرتا ہوں

وہ ڈال دیتے ہیں لقموں کی بھیک دامن میں
گزر بسر میں یونہی صبح و شام کرتا ہوں

حضورؐ کہتے ہیں آ جائے جو مرے در پر
میں اس ستارے کو ماہِ تمام کرتا ہوں

مدینہ جاتا ہوں رخشِ خیال پر یاؔور
طوافِ کوچۂ خیرالانامؐ کرتا ہوں

☆

☆

دیارِ طیبہ کی خاک پا کر امیر ہوں میں
جواب میرا نہیں ہے بدرِ منیر ہوں میں

حرم خدا کا ، حرم نبیؐ کا ہے میرے اندر
ملیں زمیں آسماں جہاں وہ لکیر ہوں میں

رسولِ اکرمؐ کی نعت کہہ کر ملا یہ رتبہ
ادب کو مجھ پر ہے فخر ادیبِ شہیر ہوں میں

میں عشق ہوں مصطفٰےؐ کا میری شناخت یہ ہے
جو دل میں پیوست ہوگیا ہے وہ تیر ہوں میں

جسے رسولِؐ خدا کی الفت کہا گیا ہے
اسی حسیں مہرباں قفس میں اسیر ہوں میں

میں مدحتِ مصطفٰےؐ ہوں مجھ کو نہ کم سمجھنا
غزل، رباعی، قصیدہ سب کی مشیر ہوں میں

غلام ادنیٰ سا ہوں مگر ہوں حبیبؐ رب کا
رسالۂ عزت و شرف کا مدیر ہوں میں

اک ایک عضوِ بدن سے ظاہر ہے اس کی قدرت
اسی لئے محو حمدِ ربِ قدیر ہوں میں

ہر ایک رنج و الم بھلانا ہے کام میرا
میں یادِ آقاؐ ہوں رحمتوں کی نظیر ہوں میں

نکال گم گشتہ راستوں سے ، سنبھال مجھ کو
رہِ رسولِؐ خدا ! ترا راہ گیر ہوں میں

دعا مرے شہپروں سے بابِ قبول چومے
درودِ پاکِ رسولؐ ہوں ناگزیز ہوں میں

وہی کہوں گا جو کہہ رہے ہیں حدیث و قرآں
کہ بولنا سچ ہے میری عادت ضمیر ہوں میں

پیام یاور مجھے بلانے کا لے کے آئے
صبا کسی دن کہے نبیؐ کی سفیر ہوں میں

☆

چمک رہا ہے مرے دل کا آئینہ کیسا
غبارِ کوئے نبیؐ نے کرم کیا کیسا

نبیؐ کے ذکر سے پہلے جھلس رہی تھی فضا
ذرا سی دیر میں موسم بدل گیا کیسا

کیا ہے رہ گزرِ کہکشاں سے کس نے سفر
فلک کی گود میں روشن ہے نقشِ پا کیسا

دیارِ سرورِ دیںؐ کی جو بات ہوتی ہے
چہکتا رہتا ہے دل عندلیب سا کیسا

جسے حصارِ حفاظت نبیؐ کا حاصل ہو
اُس آئینے کا کسی طور ٹوٹنا کیسا

گلوں کے ڈھیر لگے ہوں قدم قدم جیسے
مہک رہا ہے مدینے کا راستہ کیسا

مثال میں کوئی گلزارِ خلد بھی تو نہیں
بتاؤں کیسے ہے دربارِ مصطفےٰؐ کیسا

حصارِ اسمِ گرامی مصطفےٰؐ جو مِلا
تو آندھیوں میں بھی جلتا رہا دیا کیسا

حضورؐ اشارۂ ابرو اگر نہ فرمائیں
کسی بھی حال میں سورج کا ڈوبنا کیسا

اثر مدینے کی مٹی کا تم نے دیکھ لیا
اک ایک زخم بدن کا ہَوا ہُوا کیسا

پلک جھپکتے ہی منزل سے ہمکنار ہوئے
نبیؐ کا نام بھی یاوَر ہے ناخدا کیسا

☆

☆

حبیبِ خدا محمدِؐ مصطفٰے ہیں وہی
ازل ہے انہیں کے واسطے ابتدا ہیں وہی

انہیں کے لئے ہے طائرِ سدرہ خاک بسر
چراغ وہی ہیں روشنیِ حرا ہیں وہی

انہیں کے لئے ہے روزِ جزا کی بزم سجی
شفیعِ اممؐ وہی ہیں شہِ ھدیٰؐ ہیں وہی

کتابِ خدا ورق بہ ورق سمجھ کے پڑھو
تو رمز کھلے کہ باعثِ ارتقا ہیں وہی

کہیں کا سفر ہو کوئی سفر ہو راہ کوئی
جلائے ہوئے چراغِ نقوشِ پا ہیں وہی

وہ عرش نشیں ،خدا کے قریں ہیں اِس سے کھُلا
کہ قافلۂ عروج کے رہنما ہیں وہی

خدا نے انہیں کئے ہیں عطا علومِ جہاں
علیم ہیں وہ سمجھتے بھلا برا ہیں وہی

کہوں نہ اگر میں ان سے تو کس سے جَا کے کہوں
کہ میرے ہر اک مرض کے لئے شفا ہیں وہی

انہیں کی طرف ہے شام و سحر کا روئے طلب
اٹھائے نشانِ مملکتِ خدا ہیں وہی

عطا کے دروں کو باز کئے ہے ان کا کرم
نگاہیں بچھائے منتظر گدا ہیں وہی

طبیب ہیں یاؔور ان کے ہی در پہ محو صدا
کہ بانٹتے رنج و غم کی ہر اک دوا ہیں وہی

☆

☆

جب درودوں کے پرے ہم کو سلانے نکلے
آنکھ میں آنے کو سب خواب سہانے نکلے

دھوپ تھی سخت بہت آگ اگلتی تھی ہوا
ذکرِ سرکارؐ کی ہم چادریں تانے نکلے

خاکِ طیبہ پہ تجسس کی جو نظریں ڈالیں
ذرے ذرے میں ہزار آئینہ خانے نکلے

نعت کہنے کو جو اشکوں سے کیا میں نے وضو
حرف بھی عطر کے دریا میں نہانے نکلے

اذن پایا تو قدم اپنے بڑھائے آگے
عاشقِ سرورِ کونینؐ زمانے نکلے

ان کا درویش جو پہنچا ہے کسی بستی میں
اہلِ ثروت کے پرے عزتیں پانے نکلے

واسطہ سرورِ کونین کا یوں کام آیا
غیب کے ہاتھ مرا ہاتھ بٹانے نکلے

باندھ کر ان کا تصور جو نظر نیچے کی
میرے دامانِ تہی میں ہی خزانے نکلے

کاش اک نعت کبھی خواب کے عالم میں کہوں
جب مری آنکھ کھلے میرے سرہانے نکلے

پھر کروں عزم سفر شہرِ مدینہ کے لئے
پھر کوئی راہ کی دیوار گرانے نکلے

حالِ بیماریِ دل سن کے مسیحا یاؔور
مجھ کو نعتِ شہِ کونینؐ سنانے نکلے

☆

☆

ہو جاتے ہیں پتھر بھی شہکار مدینے میں
جا کر تو کوئی دیکھے اک بار مدینے میں

سرکارؐ کے گنبد کو آنکھوں میں چھپا لینا
جانا ہو جو قسمت سے اِس بار مدینے میں

رحمت کا خزینہ ہیں در شہر مدینہ کے
ہے نور بھری ہر اک دیوار مدینے میں

کیوں آتے ہیں جاتے ہیں کیوں رکتے ٹھہرتے ہیں
کھلتے ہیں زمانوں کے اسرار مدینے میں

دیکھے ہیں تخیل کی بے چین نگاہوں نے
آقاؐ کے زمانے کے آثار مدینے میں

جتنے بھی عطا ہوں گے مقبولِ خدا ہوں گے
دیکھے تو کوئی کہہ کے اشعار مدینے میں

پیروں سے زمیں چھونا کچھ زیب نہیں دیتا
آنکھوں کو بنا لینا رہوار مدینے میں

کیا ذکر کروں یاؔور محلوں کے چمکنے کا
دیکھے ہیں کھنڈر میں نے ضوبار مدینے میں

☆

☆

عرش پر ہے نقشِ پا سوچو ذرا
مصطفیٰؐ کا قد ہے کیا سوچو ذرا

عائشہؓ کی سوئی جس نے ڈھونڈ دی
اس تبسم کی ضیا سوچو ذرا

نام سے بھاگیں شیاطیں کے پرے
ذاتِ آقاؐ ہوگی کیا سوچو ذرا

پیرہن اپنا دیا سرکارؐ نے
عاشقوں کا مرتبہ سوچو ذرا

ساتھ جس کے ان کی رحمت ہوگئی
کیوں وہ بھولے راستہ سوچو ذرا

ذکرِ رب ہے مصطفیٰؐ اور جبرئیلؑ
عظمتِ غارِ حرا سوچو ذرا

کس کے صدقے میں کھلے شاخوں پہ پھول
کیوں چلی بادِ صبا سوچو ذرا

کس کے سر محبوبﷺِ رب کا تاج ہے
ابتدا تا انتہا سوچو ذرا

جھک گئی دیوارِ کعبہ دفعتاً
کس کے حق میں یہ ہوا سوچو ذرا

جس کو یثرب جانتے تھے خاص و عام
کیوں مدینہ بن گیا سوچو ذرا

مصطفیٰﷺ کا ورد کیا ہے روز و شب
ربِّ جبلی کے سوا سوچو ذرا

شاہِ دیں نے گھر میں کچھ رکھا نہیں
عالمِ جود و سخا سوچو ذرا

ان کے منگتے گر نہیں یاآور تو پھر
ابر کیا ہے ، کیا ہوا ، سوچو ذرا

☆

لے کے جو نعت کے اشعار کا جام آتے ہیں
وہی لمحات برے وقت میں کام آتے ہیں

جب کڑی دھوپ میں ہوتا ہے سفر صحرا کا
اُن کی یادوں کے شجر گام بہ گام آتے ہیں

کھول دیتا ہے خدا اپنی رضا کے ابواب
جب بھی لب پر شہِ کونینؐ کے نام آتے ہیں

انگلیاں قد پہ شہِ دیںؐ کے اٹھانے والو
چومنے نقشِ قدم ماہِ تمام آتے ہیں

مرحبا سید مکی مدنی کہتے ہوئے
آشیانوں کو پرندے سر شام آتے ہیں

دل کے ہمراہ جہاں سر بھی کیا جائے نثار
راہِ طیبہ میں کچھ ایسے بھی مقام آتے ہیں

پوچھ مت شانِ گدایانِ نبیؐ اے یاؔور
در پہ شاہانِ زماں بن کے غلام آتے ہیں

☆

وہ کوچہ ہو کہ رستہ ہو کہ پتھر جاں سے پیارا ہے
''نبیؐ کے شہر کا ہر ایک منظر جاں سے پیارا ہے''

دیارِ سرورِ دیں کی جناں بردوش راہوں میں
گٹرگوں کرتا پھرتا ہر کبوتر جاں سے پیارا ہے

نگاہیں چوم کر عز و شرف کے عرش تک پہونچیں
شہِ دیں کا نشانِ پائے اطہر جاں سے پیارا ہے

ثنائے مصطفٰےؐ کے باغ میں رہنا ہے خو جس کی
قسم رب العلیٰ کی وہ سخنور جاں سے پیارا ہے

میسر جس کو تلواریں تھیں، خنجر تھے، نہ بھالے تھے
مجھے وہ تین سو تیرہ کا لشکر جاں سے پیارا ہے

شرف شہرِ نبیؐ سے جس کو نسبت کا ہوا حاصل
وہ کانٹا جاں سے پیارا وہ گلِ تر جاں سے پیارا ہے

ثنائے مصطفٰےؐ کے بعد جتنا وقت بچ جائے
درودِ پاک پڑھتے رہنا یاؔور جاں سے پیارا ہے

☆

دیتے ہوئے سرکارِؐ دوعالم کو صدا میں
جاتا ہوں مدینے کی طرف بادِ صبا میں

روضے کے در و بام کو بانہوں میں سمو لوں
اے کاش کہ بن جاؤں مدینے کی ہوا میں

بچپن میں عطا کی تھی مری ماں نے یہ مجھ کو
اس وقت سے اوڑھے ہوں درودوں کی ردا میں

آجاؤں گا محفل میں مگر چاند ستارو !
خاکِ درِ آقا میں نہا تو لوں ذرا میں

پھر میری نگاہوں پہ کرم کردے خدارا
کرتا ہوں بہت یاد تجھے غارِ حرا میں

کیوں ملتا کسی اور سے روضے کے مقابل
اس وقت تو خود سے بھی پلٹ کر نہ ملا میں

جس بزم میں سرکارؐ کی یادیں تھیں مرے ساتھ
اس بزم میں ہر شخص کی نظروں میں رہا میں

ایسا ہے کوئی عطر نہ ہے مشک نہ گل ہیں
خوشبو جو مدینے کی ملی جھوم اٹھا میں

نعتِ شہِؐ کونین کا دیوانہ جو پایا
واللہ بہت ٹوٹ کے یاؔور سے ملا میں

☆

☆

خاکِ پائے سرور دیں تک رسائی ہوگئی
کس قدر آسان اب مشکل کشائی ہوگئی

میرے دل نے جب تقابل حسن کا ان کے کیا
اک طرف وہ اک طرف ساری خدائی ہوگئی

ہوگی کیا اس پیرہن کی قدر و قیمت سوچیے
جس کو حاصل دستِ زہراؑ کی سلائی ہوگئی

ہوگیا ان کا عمامہ تاجِ شاہی کا بدل
تختِ شاہی کا بدل انؐ کی چٹائی ہوگئی

مشورہ دل نے مرے جب ذکرِ آقاؐ کا دیا
مشغلہ میرے لئے مدحت سرائی ہوگئی

نعت لکھنے کو قلم میں نے اٹھایا جس گھڑی
مجھ کو حاصل آنسوؤں کی روشنائی ہوگئی

آگے بڑھ کر مخمل و کمخواب قابض ہوگئے
محو ذہنوں سے جو آقاؐ کی چٹائی ہوگئی

مل گئے جاروب کش جب کوچۂ سرکار کے
ایسے ویسوں سے مری یاؔور جدائی ہوگئی

☆

☆

یہ کیا کہ آسماں ہو کہیں پر زمیں کہیں
آقاؐ مرے مجھے بھی بلالیں وہیں کہیں

کہتا تھا چاند تیرے تبسم کو دیکھ کر
پیدا نہیں زمانے میں تجھ سا حسیں کہیں

آقاؐ ہیں ، دل کا باغ ہے ، خوشبو کا رقص ہے
مشکل سے مل سکے گا یہ منظر کہیں کہیں

پڑھتا ہے کوئی نعت نبیؐ جھوم جھوم کر
ہونٹوں پہ مرحبا ہے کہیں آفریں کہیں

دھوتا ہوں آنسوؤں سے ہر اک کونا اس لئے
آتے نہ ہوں مکاں میں مرے شاہِؐ دیں کہیں

معراجِ مصطفیٰؐ کا جو ہوتا نہ اہتمام
ملتا نہ کائنات میں عرشِ بریں کہیں

آقاؐ کے در کو چومتی رہتی ہے رات دن
امر محال ہے ، جھکے دل کی جبیں کہیں

ارزاں ہیں جیسے کوچۂ خواجہ میں ہر طرف
ملتے ہیں دیکھنے کو وہ منظر کہیں کہیں

یاؔور حسین شہر کئی ہیں جہان میں
لیکن مرے نبیؐ سا مدینہ نہیں کہیں

☆

☆

اچھی لگتی نہیں مجھ کو گلِ تر کی خوشبو
چاہتا ہوں مرے آقا ترے در کی خوشبو

آج بھی سارے زمانے کو ہے مسحور کیئے
تیرے کردار کے سرسبز شجر کی خوشبو

بس فقط قیصر و کسریٰ پہ نہیں ہے موقوف
مسجدِ قرطبہ میں بھی ہے عمرؓ کی خوشبو

شہر میرا بھی مدینے کی طرح خوشبو دے
کاش تھوڑی سی چلی آئے اُدھر کی خوشبو

فاطمہؑ ہوں کہ علیؑ ہوں کہ حسنؑ اور حسینؑ
کتنی اچھی ہے ترے برگ و ثمر کی خوشبو

فیض پانے کے لئے آئے زمانہ کھینچ کر
میرے آقا ہو عطا علم و ہنر کی خوشبو

بھول سکتا نہیں یاؔور کبھی مرتے دم تک
شہرِ سرکارؐ ترے شام و سحر کی خوشبو

☆

قصرِ اصنام کو ڈھانے والے
کوہِ فاراں پہ ہیں آنے والے

دیکھ کر اُن کو چراغوں نے کہا
آئیں اب ہم کو بجھانے والے

عشق ہے شہرِ نبیؐ سے ہم کو
ہم کہیں اور نہیں جانے والے

ہم ہیں زندانِ ہوس کے قیدی
وہ ہیں آزاد کرانے والے

مصطفےٰؐ نیم چڑھے لہجوں کو
شہد و شکر ہیں بنانے والے

آگئے آئینۂ ہستی سے
جہل کا زنگ چھڑانے والے

یہ مدینے کے ہیں رستے یاؔور
ہیں یہ پلکوں میں چھپانے والے

☆

اے دل مدینہ آگیا باہر نکل کے آ
ممکن نہیں ہے آنا تو اشکوں میں ڈھل کے آ

اے بادِ صبح ! گلشنِ ذکرِ رسولؐ میں
چہرے پہ رنگِ عشقِ شہِ دیں کے مل کے آ

لغزش روا نہیں ہے یہاں، اے مرے جنوں!
یہ شہرِ شاہِ کون و مکاں ہے ، سنبھل کے آ

میری جبیں بھی کرتی ہے مدت سے انتظار
اے سنگ راہ طیبہ ! ادھر بھی اچھل کے آ

کھویا ہوا ہوں گنبدِ خضرا کے حسن میں
لِللہ میرے پاس نہ لمحے اجل کے آ

آواز دے رہی ہیں مدینے سے رحمتیں
بچوں کی طرح تو مری جانب مچل کے آ

یاؔور بلا رہا ہے درِ مصطفٰےؐ تجھے
گھر ٹھوکروں پہ مار کے رستہ بدل کے آ

☆

بے مثل آئینہ گر تشریف لا رہے ہیں
اب آخری پیمبرؐ تشریف لا رہے ہیں

بہتر نظامِ ہستی کرنا ہے پیش اُن کو
وہ بن کے سب سے بہتر تشریف لا رہے ہیں

نادارو ! آؤ آؤ ، اے بے سہارو ! آؤ
آقاؐ لٹانے گوہر تشریف لا رہے ہیں

پیاسو ! بڑھاؤ آگے دست سوال اپنے
ساقیِ روزِ محشر تشریف لا رہے ہیں

پہچان لو غلامو ! محبوبِ ربِ اکبر
رحمت کی اوڑھے چادر تشریف لا رہے ہیں

احمدؐ ہے نام ان کا رحمت ہے تاج ان کا
وہ رہبروں کے رہبر تشریف لا رہے ہیں

سرکارؐ کو منانے سرکارؐ کی گلی میں
خوش بختیوں کے پیکر تشریف لا رہے ہیں

قدموں پہ ہو رہے ہیں یاؔور فدا ستارے
رشکِ مہِ منور تشریف لا رہے ہیں

☆

☆

رہنے کی آرزو نہیں شمس و قمر کے ساتھ
رہنا میں چاہتا ہوں ترے سنگ در کے ساتھ

خاکِ درِ رسولؐ مقدر سے مل گئی
کیوں وقت کا زیاں میں کروں چارہ گر کے ساتھ

دیدار جس سے گنبدِ خضرا کا ہو مجھے
لِللہ باندھ دو اسی شاخِ شجر کے ساتھ

سرکارؐ کا غلام جدھر کہہ دے چل پڑوں
چلتا ہے کوئی جیسے کسی تاجور کے ساتھ

جب واپسی کا وقت مدینے میں آ گیا
رونے لگا لپٹ کے میں دیوار و در کے ساتھ

نعتوں سے دور دور جو اہلِ ہنر رہے
انصاف کر سکے نہ وہ اپنے ہنر کے ساتھ

یاؔور درِ نبیؐ سے لپٹ کر گزر گیا
جاتی ہے جان جائے مگر اس خبر کے ساتھ

☆

اوراقِ مقدر پر روشن تحریریں سجدہ کرتی ہیں
سرکارِؐ دوعالم کے در پر تقدیریں سجدہ کرتی ہیں

کیا ذکر وہاں کا کرتے ہو کیا بات وہاں کی کرتے ہو
طیبہ کی چمکتی راتوں کو تنویریں سجدہ کرتی ہیں

دیواریں سب گر جاتی ہیں زندانِ الم ہو خاک نشیں
جب ان کا کرم ہو جاتا ہے زنجیریں سجدہ کرتی ہیں

سرکارِؐ دوعالم کے صدقے ہر شعر نیا ہو جاتا ہے
افکار و تخیل کو میرے تصویریں سجدہ کرتی ہیں

آقاؐ کا وسیلہ ہے ایسا بیکار نہیں جاتی ہے دعا
جب ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تاثیریں سجدہ کرتی ہیں

روضہ ہے نبیؐ کا گھر اِس کا پلکوں پہ سجایا جاتا ہے
یہ ذرہ وہ ذرہ ہے جس کو جاگیریں سجدہ کرتی ہیں

گلزارِ تمنا میں یاؔور خوشیوں کے اجالے رقص کریں
جب خواب میں آئے شہرِ نبیؐ تعبیریں سجدہ کرتی ہیں

☆

نعت کا فن ہوا آسان تری نسبت سے
میں نے پایا یہ قلمدان تری نسبت سے

نعمتوں کا ہوا عرفان تری نسبت سے
مل گئی سورۂ رحمان تری نسبت سے

میرے آقاؐ ! مرے ایمان ! تری نسبت سے
میری بخشش کا ہے امکان تری نسبت سے

تو ہے وہ پھول کہ دنیا کی ہے زینت جس سے
یعنی دنیا ہوئی گلدان تری نسبت سے

عہدِ پارینہ کی تاریخ پڑھی تو یہ کھُلا
آدمی بن گیا انسان تری نسبت سے

کوششیں کیں تو بہت بڑھتے ہوئے ہاتھوں نے
ہے سلامت یہ گریبان تری نسبت سے

مہر توثیق لگادے تو کسی قابل ہوں
میرے جتنے بھی ہیں دیوان تری نسبت سے

راز کھل جائے تو آجائیں گے قدموں میں ترے
ابھی اذہان ہیں انجان تری نسبت سے

کوئی مشکل نہیں یاؔور کو بنانا یاؔور
ہوئے حسان بھی حسان تری نسبت سے

☆

☆

درِ نبیؐ پر پہونچ گیا ہوں
اب اپنے قد سے بہت بڑا ہوں

ہوائیں رحمت کی چل رہی ہیں
گلی میں ان کی پڑا ہوا ہوں

زمین ان کی فلک ہے ان کا
انہیں کے ٹکڑوں پہ پل رہا ہوں

سنا ہے سرکارؐ آ رہے ہیں
سو دل کو رستہ بنا رہا ہوں

لبوں پہ نعتِ نبیؐ سجا کر
متاعِ خوشبو لٹا رہا ہوں

ہے خاکِ طیبہ کا تاج سر پر
کہا یہ کس نے گرا پڑا ہوں

نبیؐ کا باغِ عطا ہے مسکن
خزاں کی آنکھوں میں جھانکتا ہوں

مری نہ بولی لگاؤ شاہو !
نبیؐ کا ہوں میں ، بکا ہوا ہوں

ٹکے ہوئے ہیں ہزاروں تارے
غبارِ طیبہ پہن چکا ہوں

جو ساعتیں ان کے در پہ گزریں
انہیں کی یادوں میں کھو گیا ہوں

جو ان کے لہجے پہ مر مٹے ہیں
میں ان کے لہجے میں بولتا ہوں

نبیؐ کے در پر فدا ہوں یاؔور
نبیؐ کی دیوار چومتا ہوں

☆

☆

زمیں کی انتہا آخر کہاں ہے ؟
وہیں ہے ، گنبدِ خضرا جہاں ہے

جسے کہتے ہیں روضہ مصطفیؐ کا
مرا دل ہے جگر ہے میری جاں ہے

تھکی ہاری ہوئی انسانیت ، سن !
مدینہ آج بھی دارالاماں ہے

یہاں پودے نہ کیاری ہے نہ گل ہیں
درودوں سے مہکتا یہ مکاں ہے

سویرا دیکھنا ان کی گلی کا
اندھیروں کے مقدر میں کہاں ہے

مدینہ جانتا ہے یا مرا دل
جو قربت میرے اس کے درمیاں ہے

مضامیں نعت کے آئے ہوئے ہیں
سنو ! میرا قلم کاغذ کہاں ہے

اُنہیںؐ کے واسطے ہے وادیٔ شب
اُنہیںؐ کا چاند اُنہیںؐ کی کہکشاں ہے

چٹائی پر مرے آقاؐ کی یاؔور
فدا کمخواب ہے ، آبِ رواں ہے

☆

☆

چاہئے کیا مجھے اس خلعت و اکرام کے بعد
نام کوئی نہ لیا جائے ترے نام کے بعد

انجمن ساز کوئی اسم گرامی آقاؐ
ہے ترے نام سے پہلے نہ ترے نام کے بعد

جس کی آغوش میں ہو صبحِ ولادت تیری
پھر کوئی شام نہ دیکھی گئی اک شام کے بعد

حسنِ کونین ترے حسن کا اک عکس ہے بس
میں نے دیکھا نہ کوئی بام ترے بام کے بعد

عالم کیف میں جنت بھی قدم چومتی ہے
کیا مزا دے گا کوئی جام ترے جام کے بعد

خلد ایسی نہ کہیں پاؤ گے دنیا بھر میں
دیکھ لو طیبہ بھی کشمیر و پہلگام کے بعد

کوششیں اہلِ تجسس نے بہت کیں یاؔور
کوئی مذہب نہ ملا مذہبِ اسلام کے بعد

☆

جاں کو قرطاس کریں دل کو قلم کرتے ہیں
نعت کے شعر ہم اشکوں سے رقم کرتے ہیں

کام میرا ہے بس اتنا کہ لکھوں کاغذ پر
نعت گوئی تو مرے دیدۂ نم کرتے ہیں

جن کی آغوش میں ہو یادِ شہِ ﷺ کون و مکاں
وہی لمحات مری آنکھ کو نم کرتے ہیں

نام سرکار ﷺ کا لکھیں جو ورق پر دل کے
شاخِ احساس کو ہم اپنا قلم کرتے ہیں

جن کو اللہ نے بخشی ہے تصور کی اڑان
جب بھی جی چاہتا ہے طوفِ حرم کرتے ہیں

پھول برساتی ہے دنیا پہ مسرت کی گھڑی
بزم کردار بپا شاہِ ﷺ امم کرتے ہیں

یاد شداد کی آتی ہے 'ارم' سے یاؔور
کس لئے اہلِ حرم ذکرِ ارم کرتے ہیں

☆

جس گلی میں جلوہ فرما سید ابرارؐ ہیں
گل تو گل ہیں اُس گلی کے خار بھی غمخوار ہیں

خامۂ خوشبو سے لکھتے ہیں سرِ اوراقِ جاں
محوِ نعتِ سرورِ کونینؐ سب گلزار ہیں

آج بھی مصروف ہیں کوزہ گرانِ مصطفےٰؐ
جس قدر ہیں چاک ان کے آج بھی بیدار ہیں

جس طرف سے دیکھئے جیسے بھی چاہیں دیکھئے
گنبدِ خضرا کے سارے زاویئے شہکار ہیں

ملکیت ہے میرے آقا کی مرے دل کا مکاں
اور جتنے لوگ ہیں اِس میں کرائے دار ہیں

اپنی اک اک سانس کر دی ہے فدائے مصطفےٰؐ
بے مثالی کی مثال آقاؐ کے چاروں یار ہیں

چاند جتنے ہیں کھلونا ہیں مرے سرکارؐ کا
جتنے سورج ہیں مرے آقاؐ کے تابعدار ہیں

سلطنت بھی غیر اگر بخشے تو ٹھکرا دیں اُسے
انؐ کے منگتے ظرف والے ہیں بڑے خوددار ہیں

ناپتے پھرتے ہیں قد جو سرورِ کونینؐ کا
عقل سے پیدل ہیں وہ سب ذہن سے بیمار ہیں

انؐ کی یادوں کے دئے ہیں اور میرے دل کا در
وقت شب ہے میں ہوں اور میرے در و دیوار ہیں

امن یکجہتی رواداری ہمارا ہے عمل
گنبد خضرا سے وابستہ ہمارے تار ہیں

چاہتے ہیں آپ سے یا مصطفےٰؐ کوئی علاج
ہم خود اپنے روز و شب سے آج کل بیزار ہیں

ہیں جمالِ گنبدِ خضرا کی لو سے تابناک
کائناتِ دل میں جتنے بھی در و دیوار ہیں

گفتگو میں سب سے اچھی مصطفےٰؐ کی بات ہے
شاعری میں سب سے اچھے نعت کے اشعار ہیں

آنسوؤں کے پھول رستے میں بچھاتا ہے کوئی
قافلے والے مدینے کے لئے تیار ہیں

دفعتاً موسم بدل جاتا ہے کھل اٹھتا ہے دل
تذکرے ان کے اداسی کے لئے تلوار ہیں

اس لئے یاؔور زمانہ در پہ ہے کاسہ بکف
قاسمِ نعمت مرے آقاؐ مرے سرکارؐ ہیں

☆

☆

مصطفیؐ پر ہیں فدا سب خشک و تر ؟ ہاں اور کیا
سجدہ کرتے ہیں انہیں سارے شجر ؟ ہاں اور کیا

کیا یہ سچ ہے دن میں سورج اُنؐ کا در چوما کرے؟
رات میں نعتیں پڑھے بزمِ قمر ؟ ہاں اور کیا

بس درودوں کے دیئے ہر طاق پر رکھتا چلوں !
خود چمک جائے گا قسمت کا کھنڈر ؟ ہاں اور کیا

ابر انہیں کے واسطے دن رات ہیں محو کرم!
انؐ کے صدقے شاخِ تر ہے شاخِ تر ؟ ہاں اور کیا

دھڑکنیںؐ اُن کے قدم رکھنے اٹھانے کی صدا !
دل جسے کہتے ہیں وہ ان کا ہے گھر؟ ہاں اور کیا

ملکیت انؐ کے خلائے بیکراں کی وسعتیں!
ہیں وہی خشکی تری کے تاجور ؟ ہاں اور کیا

وہ حبیبؐ کبریا کا تاج ہے جن کے لئے !
ہیں وہی بدرالدجیٰؐ خیرالبشرؐ ؟ ہاں اور کیا

ساعتوں کے قافلے اذنِ سفر کے منتظر !
خم جبینِ وقت ہے دہلیز پر ؟ ہاں اور کیا

رات دن لکھتا رہا اشکوں سے یاؔور اُنؐ کا نام
آگیا بس نعت گوئی کا ہنر ؟ ہاں اور کیا

☆

☆

قحط ہے الفاظ کا کیسے کہوں
کیا ہے شہرِ مصطفٰےؐ کیسے کہوں

وہ چمک رکھتا کہاں ہے آئینہ
سنگِ در کو آئینہ کیسے کہوں

واسطہ جس میں نہ ہو سرکارؐ کا
اس دعا کو میں دعا کیسے کہوں

اے صبا چلتے تھے کیسے مصطفٰےؐ
تو نے دیکھا ہے بتا کیسے کہوں

ہر ڈگر پر ان کے نقشِ پا نہیں
ہر ڈگر کو راستہ کیسے کہوں

نعت کہنی ہے بہت حیران ہوں
تو بتا میرے خدا کیسے کہوں

جس کے لب پر نعت کے غنچے کھلیں
اس کو یاؔور بے نوا کیسے کہوں

☆

مرے نبیؐ نے سوالی سے ’نا‘ کہا ہی نہیں
قسم خدا کی وہاں یہ معاملہ ہی نہیں

درِ رسولؐ پہ برگِ نوا گیا ہی نہیں
ابھی بہار کا موسم اُسے ملا ہی نہیں

مکانِ خلد کا ہے راستہ مدینے سے
سوائے اُس کے کوئی اور راستا ہی نہیں

مثالِ سرو و صنوبر زباں پہ کیسے آئے
کہ انؐ کی قامت و قد کا مقابلہ ہی نہیں

مری تلاش میں دنیا کی خاک مت چھانو
درِ نبیؐ کے سوا میرا کچھ پتا ہی نہیں

یہ انؐ کی بندہ نوازی ہے کرلیا جو سوار
وہی ہیں ناؤ کے مالک بھی ناخدا ہی نہیں

تمام خلق کی آنکھوں کا نور بھی کہئے
مرا رسولؐ فقط جانِ انبیاؑ ہی نہیں

حروف مل نہ سکے مدحتِ نبیؐ کے لئے
جو کہنا چاہتا ہوں وہ ابھی کہا ہی نہیں

نگاہ حضرتِ جبریلؑ کی پڑی تو کہا
رسولؐ پاک کے تلوؤں سا آئینہ ہی نہیں

نبیؐ کے شہر میں بھی سر اٹھا کے چلتا ہے
ادب کے نام سے کمبخت آشنا ہی نہیں

جو اُنؐ کے جسم کی خوشبو کا حق ادا کردے
ابھی وہ پھول کسی شاخ پر کِھلا ہی نہیں

ہر ایک طاق پہ لکھا ہے نام آقاؐ کا
مرے مکاں میں اندھیرا کبھی ہوا ہی نہیں

دیارِ ہند میں یاؔور کا آشیانہ ہے
مگر وہ طیبہ سے باہر کبھی گیا ہی نہیں